



انبیاء کرام ملیم السلام کے میلادیراللہ تعالی کاسلام

ولادت مصطفى التكليم يرجشن ميلاد

احاديث مباركه مين تذكرهٔ ميلاد

صحابة كرائم كم محفل ميلا د

عيدميلا دالنبي سيتقليغ كالصل طريق

نبی اکرم مانقانیم کی ولا دت ہے

ايك ہزارسال قبل جشن عيدميلا والنبي؟

تاريخ عالم ميس عيدميلا والنبي التقليل كاليبلاجلوس

حضرت ابوابوب انصاري رضي اللّهءنية كي سعادت

سب سے بہلا عاشق رسول النقالية

حالتِ قیام میں درود اور سلام پڑھنا

سيداحدزني شافعي بييية

شيخ على بن بر بان الدين حلبي شافعي ميسة

حضرت امام مجى بينية كا قيام

حضرت شيخ عبدالرحمن صفورى شافعي ميسة

مولا ناسيّدجعفر برزنجي بيهية

فقيهه محدث مولا ناعثان بن حسن دمياطي بهيية

علامهابوزيديين

مولا ناس<u>تداحدزین دحلان کمی</u> قدس سرؤ الملکی

مولا نامحر بن ليجيٰ حنبلي مينية

سراج العلما عبداللدسراج بييية مكي مفتى حنيفه

میلا دالنبی النقلیز کے بارے میں

ا کابرین حق کی رائے

تاریخ میلا د

حجتةالدين امام محمد بن ظفر المكي ميسية

امام عما دالدين بن كثير مييد

حافظا بن جرعسقلاني مييد

امام شهاب الدين ابوالعباس قسطلاني بيسيه

امام محمد الزرقاني بيييه

امام جلال الدين سيوطى مينية

شخ امام ابوشامه ﷺ

حافظتمس الدين الجزري مينية

حضرت امامتمس الدين سخاوي ميسه

حضرت علامه يوسف بن المعيل نبها في مييه

محدث حضرت علامهابن جوزي مسيه

حضرت علامہ ابن جوز<mark>ی</mark> ہیلیہ کے پوتے کا قول

حفزت سيّداحدز بي شافعي مينية

شخ شاه عبدالحق محدث د <mark>بلوی بیسی</mark>ه

حضرت شاه ولی الله محدث و ہلوی ہیستہ

حضرت مولا نامولوي محمرعنايت احمد كاكوري بيسة

حافظ ابوالحسنات محمد عبدالحتي تكصنوي بيسة

حاجي محمرابدا دالله مهاجر مکي بينية

امام صدرالدين موهوب بن عمرالجزري بيية

امام ظهبيرالدين جعفرالتزمنتي بيسية

علامهابن تيميه بيالة

حضرت مجد دالف ثاني بيييه

إمام على بن ابراہيم الحلبي مينية

ملاعلى القارى بينية

شاه عبدالرحيم دبلوي مييه

حضرت شيخ اساعيل حقى مييية

شاه عبدالعز رزمحدث دبلوي ميية

فينخ عبدالله بن محمر بن عبدالو باب بينية

شاه احد سعید مج<mark>د د</mark>ی د بلوی میسیه

مولا نااحم على سباران يورى مينية

سيداحمه بن زيني وحلان مينيد

نواب صديق حسن خان بھويالي مين

حكيم الامت علامه محمدا قبال ميلة

مولا نااشرفعلی تفانوی میسید

مفتى رشيدا حمدلدهيانوي مينية

علمائے ویو بند کا متفقہ فیصلہ

مفتى محمر مظهرا للدد بلوى بيهية

شيخ محد بن علوى المالكي المكي مييية

عالم اسلام ميں جشن عيد ميلا دالنبي التَّهَا لِيامَ

مكة مكرمه مين عيدميلا دالنبي الماللي

مدينه منوره مين عيدميلا دالنبي سينكين

مصراورشام ميس عيدميلا دالنبي الأفاييل

سپين ميس عيد ميلا دالنبي التاليم

برصغير پاك و مندمين جشن ميلا دالنبي مائيليم

حاصل بحث اور پیغام حق

باب پنجم

باباول

باب دوم

بابجہارم

نغير

10

12

12

14

16

17

19

26

28

29

32

33

33

34

34

35

36

38

38

38

39

40

40

41

42

43

44

45

46

47

48

49

49

49

51

52

52

53

53

54

55

55

56

57

58

58

59

61

62

62

62

64

64

65

66

66

67

69

70

71

71

73

73

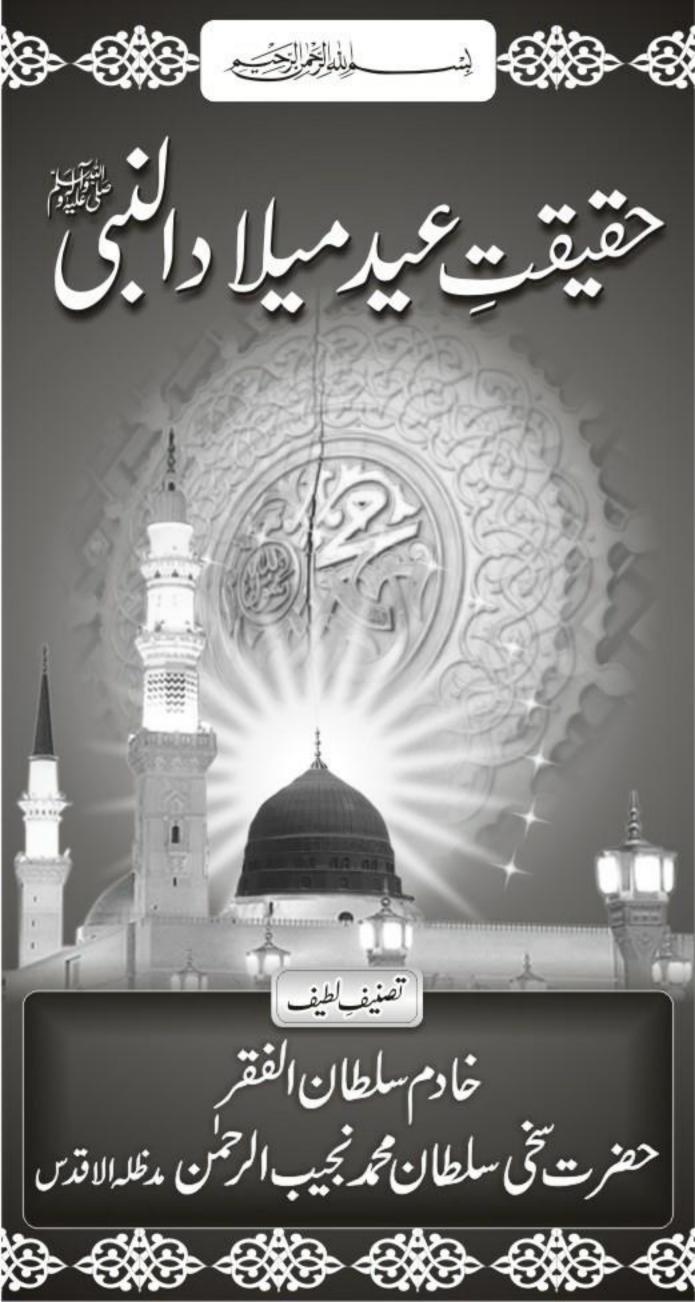
78

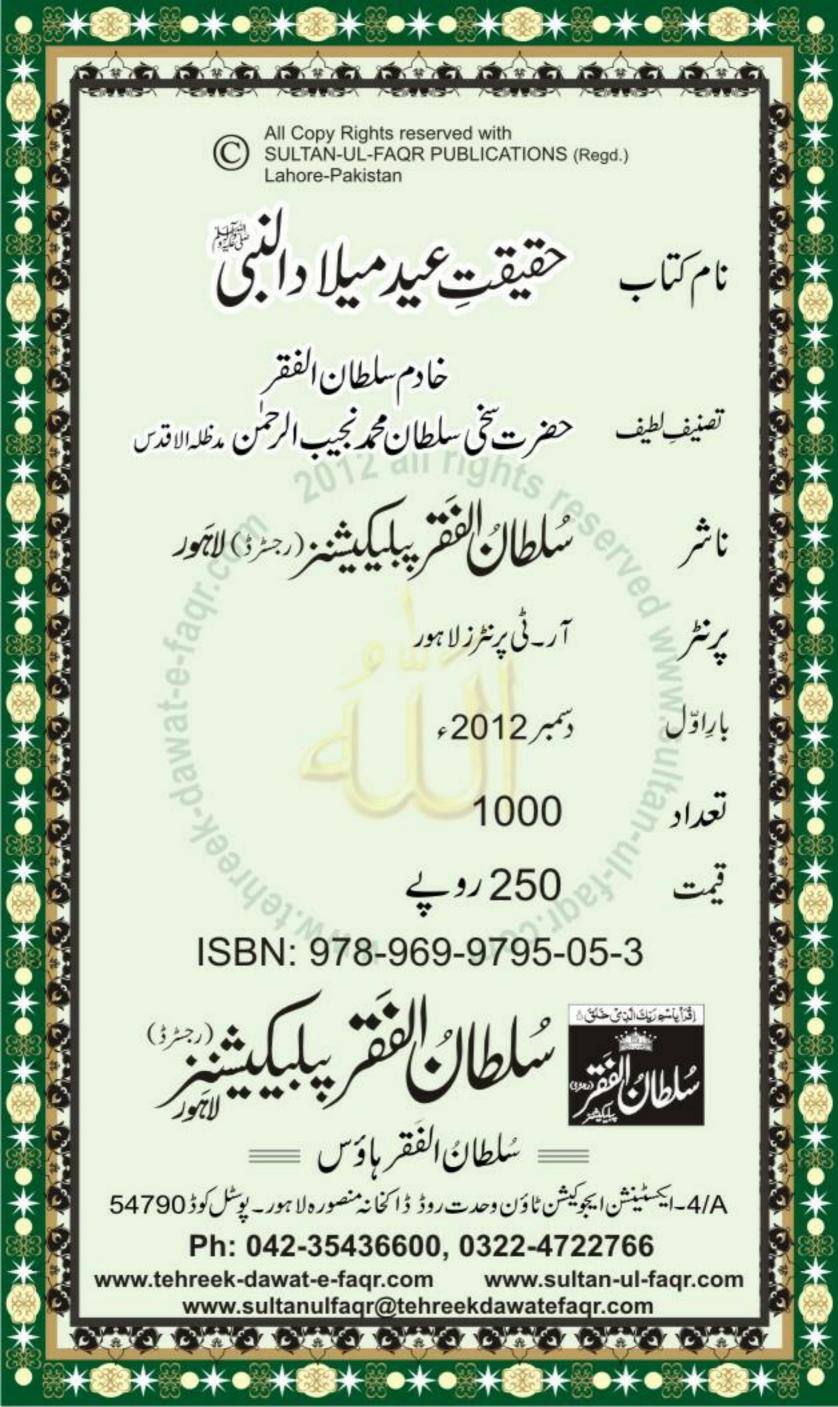
79

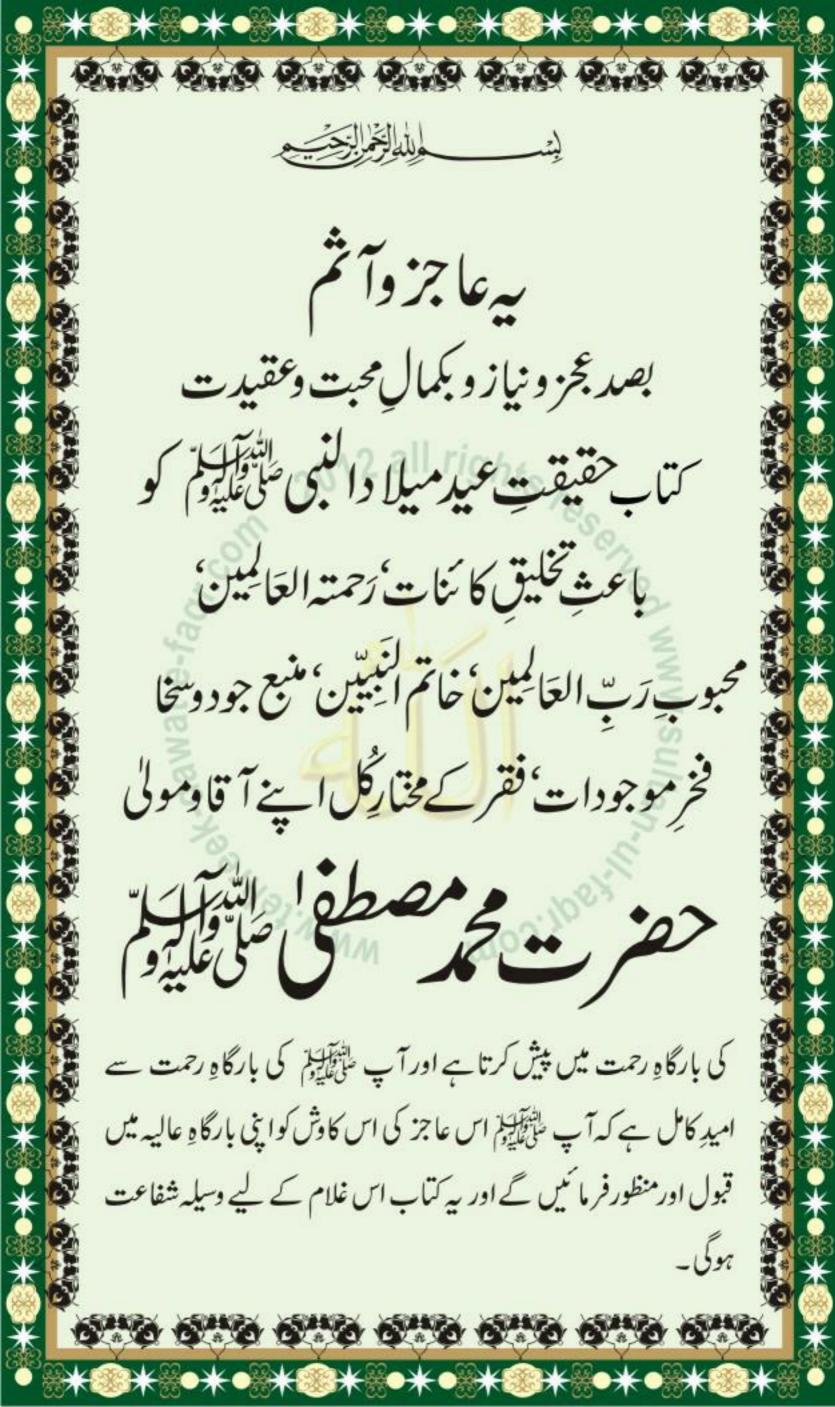
81

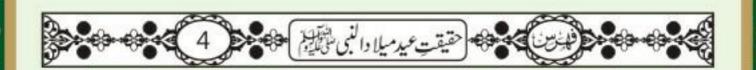
81

85



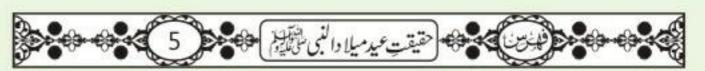




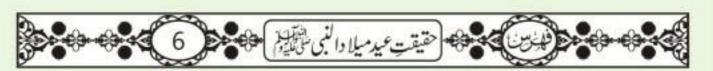


فهرس

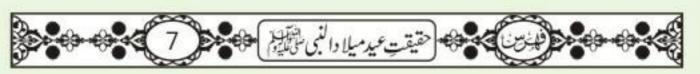
صفحةبر	عنوانات	بابنمبر
9	عيدميلاد النبي طلي النبي النبيالية	باباوّل
10	عالم ارواح میں میلاد پاک	2
12	انبیاء کرام علیم السلام کے میلاد پراللد تعالی کا سلام	N. N.
12	ولادت مصطفی التفایم پرجشن میلاد	S.M
14	احاديثِ مباركه ميں تذكرهٔ ميلاد	4/n
16	صحابه کرامؓ کی محفل میلاد	7
17	عيدميلا دالنبي التيكيل كالصل طريق	
19	نبی اگرم طاق کی ولادت سے ایک ہزارسال قبل جشن عیدمیلا دالنبی ؟	باب دوم
26	تاريخ عالم مين عيدميلا والنبي التيليظ كايبلاجلوس	
28	حضرت ابوا یوب انصاری رضی الله عنهٔ کی سعادت	
29	سب سے پہلا عاشقِ رسول ملی آلیا کم	
32	حالتِ قيام ميں درود اور سلام پڑھنا	بابسوم



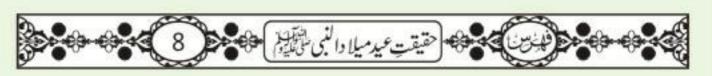
		-
صفحةبر	عنوانات	بابتمبر
33	سيداحدزيني شافعي ميسية	
33	شيخ على بن بر ہان الدين حلبي شافعي ميليد	
34	حضرت امام سبكي ميشة كا قيام	
34	حضرت شيخ عبدالرحمان صفوري شافعي ميسية	
35	مولا ناسيّد جعفر برزنجي بينانة	
36	فقيهه محدث مولا ناعثان بن حسن دمياطي بياية	
38	علامهابوزيدين	2
38	مولا ناس <u>تداحمه زین دحلان مکی ق</u> دس سرهٔ الملکی	NN
38	مولا نامحر بن يجياحنبلي بينية	S.N
39	سراج العلماءعبدالله سراج بيليية مكي مفتى حنيفه	e;//n
40	میلا دِ النبی النبی النبی کے بارے میں اکا برینِ فق کی رائے	باب چہارم
40	تاریخ میلاد	
41	حجتة الدين امام محمد بن ظفر المكي عينية	
42	امام عما دالدين بن كثير مينية	
43	حافظا بن حجرعسقلانی میشد	
44	امام شهاب الدين ابوالعباس قسطلاني ميلية	
45	امام محمد الزرقاني مينية	



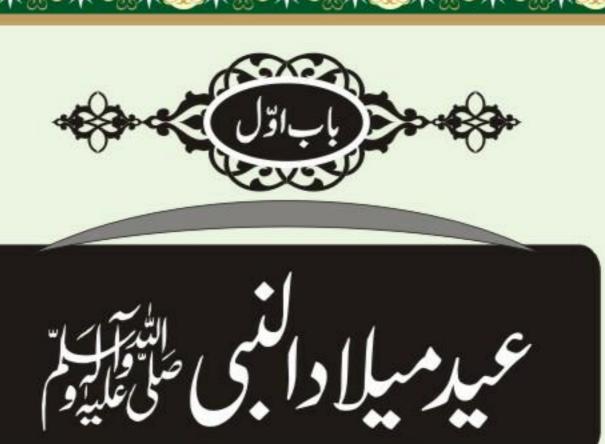
صفحةبر	عنوانات	بابنمبر
46	امام جلال الدين سيوطى مينية	
47	شيخ امام ابوشامه ميئية	
48	حافظتمس الدين الجزرى مينية	
49	حضرت امامثمس الدين سخاوى ميسية	
49	حضرت علامه يوسف بن اسلعيل مبها في ميسية	
49	محدث حضرت علامها بن جوزی میسید	
51	حضرت علامہ ابنِ جوز <mark>ی</mark> میں ہے پوتے کا قول	2
52	حضرت سيّداحدزين شافعي ميسية	3
52	شخ شاه عبدالحق محدث د ہلوی میں	V.S.
53	حضرت شاه ولی الله محدث د ہلوی میشد	Ilta
53	حضرت مولا نا مولوی محمد عنایت احمد کا کوری میسید	
54	حافظ ابوالحسنات محمد عبدالحي لكصنوى فيسلة	1
55	حاجى محمد امدا دالله مهاجر مكى ميسية	
55	امام صدرالدين موهوب بن عمرالجزري ميلية	
56	امام ظهيرالدين جعفرالتزمنتي ميسية	
57	علامهابن تيميه بياللة	
58	حضرت مجد دالف ثاني ميد	



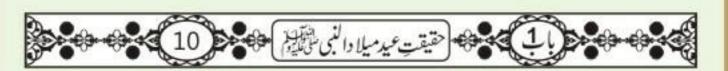
صفحةبر	عنوانات	بابنمبر
58	إمام على بن ابراجيم الحلبي مينية	
59	ملاعلى القارى مينية	
61	شاه عبدالرحيم د بلوى مينية	
62	حضرت شيخ اساعيل حقى ميسية	
62	شاه عبدالعزيز محدث د بلوى ميسية	
62	شيخ عبدالله بن محمد بن عبدالو باب ميشة	
64	شاه احمد سعید مج <mark>د</mark> دی د ہلوی میں	2
64	مولا نااحر على سهارن بورى مينية	N.N.
65	سيّداحد بن زيني دحلان مينيد	S.N
66	نواب صديق حسن خان بھو پالی مينيد	1/5
66	حكيم الامت علامه محمدا قبال مينية	7
67	مولا نااشرف علی تھا نوی میں پیر	
69	مفتی رشیداحد لدهیا نوی مینید	
70	علمائے دیو بند کا متفقہ فیصلہ	
71	مفتی محد مظهر الله د ملوی عیشانی	
71	شيخ محمد بن علوى المالكي المكي مُنظِينة	
72	سلطان الفقر حضرت سنخى سلطان محمد اصغرعلى ميشة	
		-



صفحةبر	عنوانات	بابنمبر
73	عالمِ اسلام ميں جشنِ عيدميلا دالنبي الني الني الني الني الني الني الني الن	باب پنجم
73	مكه مكرمه مين عيدميلا دالنبي الميتلية	
78	مدينه منوره مين عيدميلا دالنبي الميالية	
79	مصراورشام میں عیدمیلا دالنبی النہ اللہ اللہ مصراورشام	
81	سپين مين عيد ميلا دالنبي النظاية	
81	برصغیر پاک و ہند میں <mark>ج</mark> شنِ میلا دالنبی مائی آلیا ہ	2
85	حاصلِ بحث اور پیغام حق	بابشد.
	E ON MAN MOS. IDENING	Ilta.



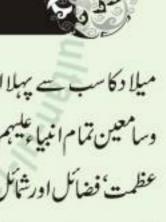
لفظ میلا و''ولا دت'' ہے ہے اور عید ہے مراد خوشی ہے اور عید میلا دِالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد حضورِ اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی منانا ہے۔ پچھ لوگ اسے بدعت قرار دیتے ہیں اس بنا پر کہ بیر حضورِ اکر م صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام ڈی اُنڈیز کے دور میں نہیں منائی گئی۔اس طرح بہت می ایسی چیزی<mark>ں</mark> ہیں ج<mark>و کہ حضورِا کرم صلی اللہ علیہ وآ کہ وسلم اور</mark> صحابہ جن ﷺ کے دور میں موجو زنہیں تھیں بعد میں اجماع ہے عمل میں آئیں کیکن ہم اس کتاب میں بیہ ثابت کردیں گے کہ ولا دت نبوی طافی ایک خوشی نہ صرف اللہ تعالی نے منائی بلکہ دور نبوت صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین کے دور میں بھی منائی گئی۔ پھرسب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم اُس ذات ِاقدس صلى الله عليه وآليه وسلم كي ولا دت باسعادت پرعيد كيوں نه منائيں جن كي بدولت ڄميں دوعيدين(عيدالفطراورعيدالاضح) اورراهِ مدايت اورصراطِ منتقيم نصيب ہو ئی۔ کچھلوگوں کا کہناہے کہ موجودہ دور میں عیدمیلا دالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاز (مکهٔ مدینه) اور تمام عرب میں نہیں منائی جاتی ،ان کے علم کے لئے عرض ہے کہ اسلام چود ہسوسال قبل آیا تھاا ورموجود ہ دورجس کا تذکرہ بیلوگ کرتے ہیں دوسری جنگ عظیم کے بعداورخلافتِ عثمانیہ کے زوال کے بعد 70 یا 80 سال قبل شروع ہوا۔خلافتِ عثانیہ تک نہ صرف مکہ اور مدینہ بلکہ سارے عالمِ اسلام میں عیدمیلا دالنبی ﷺ آیا ہم عقیدت واحتر ام سے منائی جاتی رہی ہے۔ بیکوئی خودساختہ اور گھڑا



ہواافسانہیں ہے بلکہ حقائق کے ساتھ تاریخ کے صفحات پرموجود ہے۔اس کتاب کا مقصد کسی کی ول آزاری نہیں بلکہ حق کو پیش کرنا ہے کیونکہ حدیثِ نبوی طافی آلیا ہے کہ: ''جوحق بات کہنے سے ڈراوہ گونگا شیطان ہے۔' قرآن وحدیث اکابرین حق کے اقوال سے اور تاریخی طور پر بی ثابت ہے کہ خلافت عثانية تك عالم عرب مين عيدميلا دالنبي صلى الله عليه وآله وسلم برسى شان وشوكت سے منائي جاتي

حضورِ اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی آ مہ ہے ہی دنیا کو دولت ِ ایمان اور مدایت ورحمت نصیب ہوئی دنیا وآخرت کی تمام تعتیں ورحمتیں آپ سائٹائیا ہی کی وجہ سے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کونتمام جہانوں کے لئے رحمت اورمومنین کے لئے انعام واحسان فرمایا ہے۔

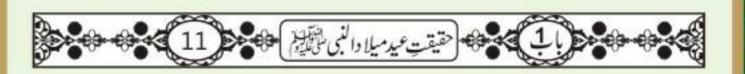
عالمِ ارواح ميں ميلا دياك



میلا د کاسب سے پہلا اجتماع عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے خودمنعقد فر مایا اس اجتماع میں حاضرین وسامعين تمام انبياء عليهم السلام تتصداس محفل كانعقاد كامقصد حضورا كرم صلى التدعليه وآليه وسلم كي عظمت وضائل اورشائل كابيان تفا-اس محفل مين تمام انبياء كرام يليل ہے آپ صلى الله عليه وآله وسلم کے بارے میں عہدلیا گیا اور اس عہد پر انبیاء کرام پیٹا کے ساتھ خود اللہ تعالی کی ذات پاک بھی گواہ بنی۔قرآن کریم میں نبی اکرم سانٹھائیلم کی شان اورعظمت کے بیان کے لیےمنعقد کی گئی اس محفل کابیان ان الفاظ میں کیا گیاہے:

 ﴿ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ كُمْ رَسُولٌ اللَّهِ عَادَ أَخَذَ اللَّهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ كُمْ رَسُولٌ اللَّهِ عَلَيْ اللَّهُ مِيْثَاقِ اللَّهِ عَلَيْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمُ لَتُوْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ قَالَءَ ٱقْرَرْتُمُ وَ اَخَذَتُمُ عَلَى ذَٰلِكُمْ اِصْرِي ۗ قَالُوْآ أَقُرُزُنَا ﴿ قَالَ فَاشُّهَدُوا وَ أَنَّا مَعَكُمُ مِّنَ الشَّاهِدِينَ (آلِ مران 81)

ترجمہ:-اور(اےمحبوب ملٹھالیام)! وہ وفت یاد کریں جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جس



میں تہہیں کتاب اور حکمت عطا کردوں پھرتمہارے پاس وہ (سب پرعظمت والا)رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے جو اِن کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہوجوتمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور اِن پرایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور اِن کی مدد کرو گے۔فرمایا! کیاتم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پرمیرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب (انبیاء) نے عرض کیا ہم نے اقرار کر لیا۔فرمایا کہتم گواہ وہ وجاؤاور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ وں میں سے ہوں۔

گویا ذکرمصطفیٰ صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے لئے محفل کا انعقاد سنتِ الہیہ ہے اور سب سے پہلی محفل خوداللہ یاک نے منعقد فر مائی۔ پہلی محفل خوداللہ یاک نے منعقد فر مائی۔

قرآنِ پاک میں الله تعالیٰ نے اپنی نعتوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللهِ لاَ تُحْصُوهَا ط (الحل - 18)

ترجمہ: اوراگرتم اللہ کی نعمت<mark>وں کوشار کرنا جا ہوتو نہیں</mark> کرسکو گے۔

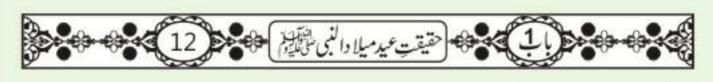
مگرکسی نعمت پراحسان نہیں جتلا یا سوائے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ذات کی نعمت کے۔

اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ (آل مران -164)

ترجمہ: بے شک اللہ پاک نے ان میں ہی سے اپنارسول بھیج کرمومنین پراحسان کیا ہے۔
کیا اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان کا شکر ہم مسلمانوں پرلازم نہیں ہے؟ یقیناً لازم ہے بلکہ اس عظیم
نعمت کا ذکروشکر ہم باری تعالیٰ ہے:

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّنْ (الشَّىٰ-١١)
 ترجمہ: اینے رب کی دی ہوئی نعمت کا تذکرہ کرو۔

اس کی ایک صورت بیجھی ہے کہ مسلمان اجتماعی طور پراللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت پراس کی حمد و ثناء کریں اوراس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات و کمالات سے آگاہ ہوں اور جیسے جیسے لوگ آپ کے درجات و کمالات سے آگاہ ہوں گے آپ ملٹی تالیج کے عشق کی آگ دل میں روشن



ہوگی۔

و انبیاء کرام علیم کیا کے میلاد پراللہ تعالی کا سلام کی انبیاء کرام علیم کا کھنے کا سلام کی انتہا کا کہ انتہا کہ انتہ

الله تعالی نے خود انبیاء کرام علیہم السلام کے یوم ولادت پرسلام بھیج کرمیلا دالنبی صلی الله علیه وآله وسلم کی ترغیب دی ہے۔

حضرت یجیٰ علیہ السلام کی ولا دت کے حوالے سے سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد

فرمايا:

اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ (مرهم يم-15) عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ (مرهم يم-15)

ترجمہ: (اللّٰد کی طرف ہے)ان (حضرت کیجیٰ علیہ السلام) پرسلام ہواُن کے میلا دے دن۔

یمی الفاظ اور سلام حضرت عیسیٰ علیه السلام کے بارے میں ہیں۔

السَّلاَمُ عَلَىّٰ يَوْمَ وُلِدُتُّ (مرمريم-33)

ترجمہ: مجھ پرسلام ہومیرے میلاد کے د<mark>ن۔</mark>

ولادت مصطفى النظيلة رجشن ميلاد



الله تعالى نے خودولا دت مصطفی النه آلیا کے موقع پر برزم کا ئنات میں جشن کا سال پیدا فر مایا تا کہ میلا دِمصطفیٰ سائی آلیا کم کی خوشی اور جشن سنتِ الہی قرار پا جائے ۔ مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔ "تا کہ میلا دِمصطفیٰ سائی آلیا کم کی خوشی اور جشن سنتِ الہی قرار پا جائے ۔ مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

1- ولا دت مصطفیٰ ﷺ کی وقت ستاروں کو پنچا تار کردنیا میں چراغاں کیا گیا۔

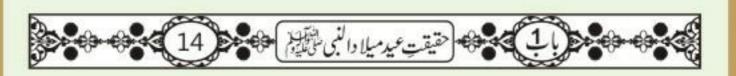
2- مشرق ومغرب تک پوری زمین بقعهٔ نور بنا دی گئی حتی که حضرت آمنه رضی الله عنها نے شام کے محلات تک دیکھے لیئے۔

3- آسان اور جنت کےسب دروازے کھول کرعالمِ بالا کوخوشبوؤں ہے مہکا دیا گیا۔

۵- مشرق ومغرب اور کعبه کی حیجت پر پر چم لهراد ئے گئے۔

5- ستر ہزار حورانِ بہشت کو استقبال کے لئے فضا میں نیچے اتارا گیا اور ان میں ہے کئی حضرت آمنہ ڈاٹٹھا کے گھر پر مامور کی گئیں۔

- 6- ہزار ہافرشتوں کو بھی استقبال پر مامور کردیا گیا۔
- 7- جنتی پرندے بھی استقبال کیلئے نیچا تارد ئے گئے۔
- 8- وقت ولا دت حضرت آمنه وللها كومبار كبادى كاجنتى مشروب بلايا گيا۔
- 9- شبِ ولا دت قریشِ مکہ کے سب جانوروں کو بھی میلا دِمصطفیٰ سائٹا ہے ہے کہ خوشی کے اظہار کے لئے زبان دے دی گئی۔
 - 10- شبولادت تمام ملائکدام الهی سے نیچاتر کرایک دوسرےکومبارک با دوینے لگے۔
- 12- وقت ولادت پہاڑوں دریاؤں اور سمندروں نے بھی اپنے اپنے حال میں خوشیاں منائیں، پہاڑوں کی چوشیاں منائیں، پہاڑوں کی چوٹیاں معمول سے زیادہ بلند ہو گئیں دریاؤں اور سمندروں کی سطح تموج کے ساتھ خاصی اونجی ہوگئی اور سمندری مخلوق نے بھی ایک دوسرے کومبار کہاددی۔
- 13- ولادت مصطفیٰ صلی الله علیه وآله وسلم کی خوشی میں باری تعالی نے سال پھر عرب کی عور توں کو بیٹے عطافر مائے تا کہ اس سال جاہلیت عرب کے ظالمانه دستور کے مطابق کوئی بیٹی ناحق قبل نہ ہو۔
 بیٹے عطافر مائے تا کہ اس سال جاہلیت عرب کے ظالمانه دستور کے مطابق کوئی بیٹی ناحق قبل نہ ہو۔
 14- میلا دِصطفیٰ صلی الله علیه وآله وسلم کی خوشی میں عرب کے درخت بچلوں سے لا دوئے گئے ،
 سو کھے ہوئے کھیت ہرے بھرے ہوگئے اور قبط کو ہریالی وشادا بی سے بدل دیا گیا۔
- 15- شبِ میلاد آسانوں پر زبر جداور یا قوت کے مینار بنا کرروشن کئے گئے جوشبِ معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھائے گئے اور بتایا گیا کہ بیآ پ سائی آلیا ہم کا دات کی رات سے روشن ہیں۔
- 16- شبِ میلا د جنت میں نہرِ کوثر کے کناروں پرستر ہزارعطر بیز درخت اگائے گئے اور انہیں سے لوں سے لا داگیا۔



احادیثِ مبارکه میں تذکرهٔ میلاد کی اعادیثِ مبارکه میں تذکرهٔ میلاد

حضرت ابن عباس طائف سے مروی ہے کہ پچھ صحابہ طائف بیٹھ کر مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کے درجات و کمالات کا تذکرہ کر رہے تھے۔ایک نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے دوسرے نے حضرت موئ علیہ السلام کا تذکرہ کیا اور کہا وہ کلیم اللہ تھے تیسرے نے حضرت معنی علیہ السلام کے جارے میں کہا کہ وہ روح اللہ تھے ایک نے حضرت آ دم علیہ السلام کو صفی اللہ کہا۔ اسے میں حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرما یا جو پچھتم نے کہا میں نے س لیاوہ سب درست ہے اور میرے بارے میں س لو!

ترجمه: مين الله كاحبيب مول اوراس برفخر تبين - (مفكوة المصابح)

غور کیا آپ نے ؟ بیم علی میلا دنہیں تواور کیا ہے اگرایسی عافل جائز نہ ہوتیں تو حضورا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرمادیت ہے افل میلاوی دوسری اصل ،حدیث رسول میں موجود ہے آپ ساتھ آلیا کی کا اظہار کرنا ایمان کی علامت ہے۔جب آپ ساتھ آلیا کی مدینہ تشریف لاے تو مرداور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام راستوں پر چیل گئے سب لوگ نعرے لگا رہے تھے یا محمد رسول اللہ کیا محمد رسول اللہ (مسلم 419/2) فبیلہ بنونجار کی بچیاں دف بجا کر نعت پڑھ رہی تھیں (طلع الب کہ علیدنا) ہم پر چودھویں رات کا جاند طلوع ہوا ثنیات کی پہاڑیوں کی طرف سے ہم پر اس نعمت کا شکر منانا واجب ہے۔حضور اقد س صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر خوثی کا اظہار فرمایا۔

ایک اور روایت سیحی بخاری شریف میں منقول ہے کہ ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے حضورِ اقدس سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری ابولہب کو سنائی تو اس نے انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے لونڈی سے کہا'' جاؤ آج سے تم آزاد ہو''۔ پھر جب وہ حالتِ کفر میں مرگیا تو ایک مرتبہ حضرت عباس طالبی کے خواب میں آیا اور کہنے لگا کتم سے جدا ہوکر میں سخت عذاب سے دو جارہوں

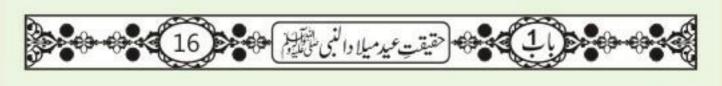
بس سوموار کے دن اس انگلی سے سیراب کیا جاتا ہوں (جس کے اشار سے تو بیہ کو آزاد کیا تھا)۔ تمام شارعین حدیث کا اتفاق ہے کہ اگر ابولہب جیسا کا فر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا سمجھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلا دکی خوشی منائے 'تو اس بھی سیراب کیا جائے 'تو اس اُمتی کی کیا شان ہوگی جو آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کا حبیب سائی آلیے ہم سمجھ کر میلا دمنا تا ہے۔

الله علی الله علیه وآله و ملم پیر کے دن روز ہ رکھا کرتے تھے استفسار پر فر مایا اس دن میں پیدا ہوا ہوں اور اس دن مجھ پر قر آن نازل ہوا ہے۔ (مسلم مقلوۃ)

معلوم ہوامیلا دِصطفیٰ سُنِی آیہ اورزولِ قرآن کی مسرت خود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرمائی ہوئی۔ حضرت ہے۔ پھرکتنی ہی محافل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں نعت خوانی ہوئی۔ حضرت حسان بن ثابت مضرت کعب بن زہیر 'حضرت عباس شُنگا نے آپ کے مناقب و فضائل آپ سُنگا ہے ہمناوں کی تردید کی اورآپ سُنگا ہے ہمناوں کی تردید کی اورآپ سُنگا ہے ہمناوں کی تردید کی اورآپ سُنگا ہے ہمناوں کے ان تمام کو انعامات سے سرفراز فرمایا۔ کیا یہ محافل میلا دنہیں تھیں ؟ اگریہ محافل میلا دنہیں ہیں تو پھراور کونی محفل میلا دہوتی ہے؟

کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک میرے پاس حضورا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے میلا دکا ذکر کرتے رہے۔ (مجنع الزوائد - طرانی کیر) امام بیشمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیہ حدیث حسن ہے تعصب سے بالاتر ہوکر دیکھا جائے تو بیہ روایت میلا دکی حقانیت پرکتنی صریح ہے۔

صفورا کرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا میں الله کا بندہ ہوں اور اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جب که دم علیه السلام ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے میں حضرت ابراہیم علیه السلام کی دعا اور حضرت عیسی علیه السلام کی بشارت ہوں ، میں اپنی والدہ کا چشم دیدواقعہ ہوں کہ دیگرا نبیاء کی دعا اور حضرت عیسی علیه السلام کی بشارت ہوں ، میں اپنی والدہ کا چشم دیدواقعہ ہوں کہ دیگرا نبیاء کی طرح میری والدہ نے میری ولادت پر ایک نور دیکھا جس کی روشنی سے ملک شام کے محلات کی طرح میری والدہ نے میری ولادت پر ایک نور دیکھا جس کی روشنی سے ملک شام کے محلات



و كھائى ويئے۔(منداحد متدرك دلاكل النوة)

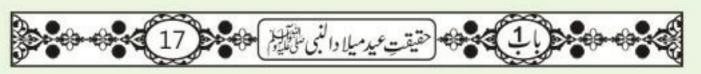
فرمایا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا چشم دیدواقعہ ہوں جو انہیں میری پیدائش کے وقت دکھائی دیا ان کے جسم اطہر سے نور نکلاجس کی نورانیت سے بُھر کی کے درو دیوارروشن ہو گئے۔ (المتدرک بیرت ابن ہشام طبقات ابن سعد) ان دواحا دیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ طبق اللی کی ولا دت مبارکہ پر اللہ تعالی نے نور سے سارے جہان کوروشن کردیا اگر کوئی اُ متی میلا وِصطفیٰ طبی اُلی کے دن چراغاں کرتا ہے تو یہ اللہ تعالی کی اس سنت پڑمل کرتا ہے۔

صحابه کرام کی محفلِ میلا د

طرانی کیر اور منداحد میں حدیث موجود ہے کہ ایک دن صحابہ کرام جوائی کا جم غفیر موجود تھا آپ طرانی کی جی خلاموں کواس طرح اکٹھے دیکھا تو فر مایا ما اجلسکھ بیجلسک کے ہے؟ صحابہ کرام خوائی نے کہاجلسنا تذکر الله و نحمدہ علی هذا نا لدینه و من علینابك "ہم اللہ تعالی کے ذکر اور حمد کے لئے بیٹے ہیں کیونکہ اس نے ہمیں اپنے دین کی ہدایت دی اور آپ سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہم پراحسان فر مایا" آپ سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہم پراحسان فر مایا" آپ سلی اللہ عند وقتی کا اظہار فر مار ہا عند وجل یب اھی بکھ الملائک اللہ تعالی تمہارے اس عمل پر ملائکہ میں خوشی کا اظہار فر مار ہا عدد وجل یب اھی بکھ الملائک اللہ تعالی تمہارے اس عمل پر ملائکہ میں خوشی کا اظہار فر مار ہا

کیا بیحدیث میلا دِمصطفیٰ سلی ایس کا پروگرام مرتب کرنے کے لئے اصل نہیں کہ اس نے ہمیں اپنامحبوب عطافر مایا۔

امام جلال الدین سیوطی رحمته الله علیه فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک محفلِ میلادی اصل احادیث میں آپ سائی آلیا کے کا بیمل ہے کہ مدینہ منورہ میں الله تعالی کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں جانور ذرج کے بعض لوگوں نے حضورِ اکرم صلی الله علیه وآلہ وسلم کے اس عمل کو

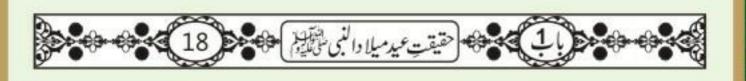


عقیقہ قرار دیا تھالیکن امام موصوف اس کا رد کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ عقیقہ تو آپ سائٹا کیا ہے دا دا حضرت عبدالمطلب رضی الله عنهٔ کر چکے تھے اور عقیقه زندگی میں دوبار ہنہیں کیا جاتا آپ سال اللہ الم کے اس عمل کواس پرمحمول کیا جائے گاحضورِ اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے اس بات پراللہ تعالیٰ کے شكر كا اظهار كيا كه آپ صلى الله عليه وآله وسلم كورحمت اللعالمين بنا كر بھيجا- بيدوا قعداس بات كى دليل ہے کہ آپ النا اللہ نے اپنی ولادت کی خوشی منائی۔ 🛞 💎 حضرت عباس رضی الله عنهٔ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کواطلاع ملی کہ

تحسی گنتاخ نے آپ سانٹھ کیا ہے نسب شریف میں طعن کیا ہے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پرتشریف لائے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہ جھ اٹھ نے فرمایا آپ ساٹھ اللہ کے رسول ہیں'' فر مایا!''میں عبد المطلب کے بیٹے عبد اللہ کا بیٹا ہوں ، اللہ نے مخلوق پیدا کی ان میں سب سے بہتر مجھے بنایا پھرمخلوق کے دوگروہ کئے ان می<mark>ں مجھے بہتر بنایا پھران</mark> کے گھرانے بنائے اور مجھےان میں بہتر بنایا تومیں ان سب میں اپنی ذات کے اعتبار اور گھرانے کے اعتبار سے بہتر ہوں'' (مقلوۃ شریف) اس حدیث ہے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود محفلِ میلا دمنعقد فر مائی جس میں اپنا حسب ونسب بیان فر مایا اور بیجھی ثابت ہوا کی مخطلِ میلا د کا ایک مقصد بیجھی ہے کہ اس محفل میں ان لوگوں کا رد کیا جائے جوآپ کی بدگوئی کریں اور آپ سٹی آلیا ہے باطنی اور ظاہری بغض

عيدميلا دالنبي النيليل كااصل طريق المنافيليل كالصل طريق

عیدمیلا دالنبی کےمسئلہ پر دوگروہ بن چکے ہیں۔ پہلا گروہ تو وہ ہے جوعیدمیلا دالنبی کا سرے سے ہی منکر ہےاورا سے شرک اور بدعت قرار دیتا ہےاور دوسرا گروہ عیدمیلا دالنبی مناتے ہوئے شریعت کی حد بھلانگ جاتا ہے اور بہت ہی غیر شرعی حرکات کا مرتکب ہوجاتا ہے۔ ہمارے خیال میں ان دونوں گروہوں کا رویہ درست نہیں ہے اور ایک دوسرے کی ضد اور تعصب برمبنی



-4

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ میلا دِمصطفیٰ صلی الله علیہ وآلہ وسلم یا جشنِ عید میلا دسے مراد فقط یہ ہے کہ حضورِ اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پاک کے لئے شریعتِ مطہرہ کے اندرر ہتے ہوئے اجتماع منعقد کرنا، اس میں آپ صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ مطہرہ کے روشن پہلوؤں کا ذکر کرنا، آپ صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اور درجات کا بیان، حقیقتِ محمد یہ طاق الله علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اور درجات کا بیان، حقیقتِ محمد یہ طاق الله علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اور درجات کا بیان، حقیقتِ محمد یہ طاق کے مطابق کی عظیم نعمت کا تذکرہ خوشی میں جلوس محمد یہ طاق کو کو کو کا بیان، آپ طاق کے کہ کا بیان، آپ طاق کے کہ کا اور آپ طاق کی کی شان میں نعت خوانی کرنا اور لوگوں کو حسب استطاعت کھانا کھلانا۔



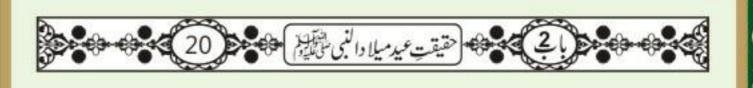
moz.ips,

WWW. ESPI



حضرت ابوابوب انصاری رضی الله عنهٔ کے گھر کے سامنے ہی حضور علیہ الصلوٰہ والسلام کی اونٹنی کیوں رکی؟ آیئے حضرت ابوابوب انصاری رضی الله عنهٔ کی اس فضیلت کی تاریخی حقیقت بیان کرتے ہیں۔

یہ یڑب کے گوچہ و بازار کا منظر ہے۔ عجیب دکش سمال ہے ہزاروں افراد پرمشمل ایک قافلہ عاشقاں رواں دواں ہے۔ ہرخص نہایت احترام اورعقیدت کے ساتھ سر جھکائے چل رہا ہے۔ لوگ یئرب کے درود یوار ہے دیوانہ وارلیٹ رہے ہیں اوران کے ساتھ لگتے ہی بے اختیارانہیں چومنے لگتے ہیں۔ چھافراد کی آئکھیں اشکبار ہیں اور بعض کی آئکھوں ہے آنسوؤں کا سیلاب رواں دواں ہے۔ ان سب کے آگے ایک شخص دیوانہ وارچل رہا ہے۔ وہ بھی یئرب کی گیوں اور بھی مکانوں کی دیواروں کو بے اختیار چومنے لگ جاتا ہے اور بھی انہیں حسرت سے تکنے لگتا اور بھی مکانوں کی دیواروں کو بے اختیار چومنے لگ جاتا ہے اور بھی انہیں حسرت سے تکنے لگتا ہے۔ یشخص کوئی معمولی آدی نہیں شاہانہ لباس میں ملبوس ہے اور اپنے طور واطوار سے اس قافلہ عشاق کا قائد نظر آتا ہے لیکن آج وہ شاہانہ جاہ وجلال ، ممطراق اور شان و شوکت کی بجائے عجز وائل کا کیکراور والہانہ جذبات کا مظہر دکھائی دیتا ہے۔ وہ عجب وارفی اور شیفتگی کے عالم میں کچھ کہدرہا ہے۔ اس کی آواز اور لیج میں نہایت دردمندی اور سوز وگداز موجود ہے۔ وہ نہایت



پایاں خوشبوآ رہی ہے وہ کہدر ہاہے۔

"پیژب کی گلیو! گواہ رہنا کہ تبع الحمیر ی تمہارے آتا کا سچاغلام ہے۔ بیژب کے بازارہ اور اس کے مکانات کی پاکیزہ دیوارہ! شاہدرہنا اور یادرکھنا کہ میں تمہارے مولی کا نہایت ادنی عقیدت منداورنام لیواہوں۔اےمقدس اورمحترم دروازہ! مختشم اورمکرم دیوارہ! میں تمہیں بوسے دیتا ہوں۔ تمہاری گلیوں کی خاک کو چوم رہا ہوں بلکہ اس خاک پاکوا پنی آئکھوں کا سرمہ بنانے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔''

"اے ارض پیڑب! یہ آسان صرف اس لیے سربلند وسرفراز ہے کہ اس نے تیرے شہر کی حصت کو بوسہ دیا ہے۔ یہ خاک اس لیے ارجمند ہے کہ یہ میرے آقا ومولا کی ججرت گاہ بننے والی ہے۔ ہاں آفتاب سعادت طلوع ہونے والا ہے اور جس کی آمد سے دنیا بحر کی ظامتیں جھٹ جائیں گی۔ ہر طرف نور ہی نور ہوگا اور ساری کا تنات ارضی سعاد توں اور برکتوں سے معمور ہوجائے گی۔ اے ارضِ اقدس! یہاں بدر منیر طلوع ہوگا جس کی چاندنی سے ساری فضا بروجائے گی اور دلوں کے اندھیر مے کا فور ہوجائیں گے۔"

میخص اسی وارفگی اوردل بستگی کے ساتھ یٹر ب کی تمام گلیوں اور بازاروں کا گشت کرتا ہے ۔
اور تعظیم بجالا تا ہے۔ وہ یوں چل رہا ہے گویا کسی مقدس شے کا طواف کررہا ہے۔ وہ عربی کے دل
آ ویز اشعار پڑھتا جا تا ہے۔ معلوم ہوتا ہے وہ کسی ان دیکھے اور نامعلوم محبوب کی شان میں رطب
اللیان ہے وہ کہتا ہے:

شهدت عملی احسد انسه رسول من المله باری النسم فلومد عمری الی عمره وجاهدت بالسیف اعدا و فرجت عملی صدر کمل غم میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ احمر مجتبیٰ سکی ملکی اللہ کے رسولِ برحق ہیں۔

اگرمیری عمراُن تک پینچی تومیں ضروران کامعین ومددگار ہوں گا۔

 اور میں ان کے دشمنوں سے جہاد کروں گااوران کے دل سے ہرغم دور کردوں گا۔ تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی ہے پتہ چلتا ہے کہ پیڑ ب کے کو چہ و بازار میں وارفظی کے عالم میں بیشعر پڑھنے والا اورلباسِ شاہانہ میں ملبوس تبع انحمیری ہے جس کااصل نام حمیر بن دروع ہے اور تاریخ میں وہ ملک تنع کے نام ہے مشہور ہے۔ وہ یمن کا شہنشاہ ہے اور کئی بادشاہوں سے برتر وافضل ہے' چار دانگ عالم میں اس کی دھاک ببیٹھی ہوئی ہے' لیکن آج وہ پیڑ ب کے کو چہ و بازار میں اینے نادیدہ محبوب کی یاد میں دل فگار ہے۔ وہ پریشان حال پھررہا ہے اور اس کی فوج کے تمام سیاہی ٔ درباری ٔ وزراءاورامراء بھی عجز وانکسار کی تصویر ہے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ ایک ہزارسال بعداسی شہرکا نام اب مدینہ ہے میلے اسے بیٹر ب کہتے تھے۔ایے ساتھیوں کے ہمراہ ایک نورانی شخصیت ناقبہ پرسوار داخ<mark>ل ہورہ</mark>ی ہے<mark>۔ ل</mark>وگ جو<mark>ش وخر</mark>وش سے اس پیکرِ نوراور دل آ ویز شخصیت کا استقبال کررہے ہیں۔ ہر شخص آ گے بڑھ کرناقہ کی باگ پکڑنے کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہے اور ہر فر دعالم وارفکی میں ان کے آگے بچھا جاتا ہے۔ معصوم بچیاں خوش الحانی سے گارہی ہیں کہ آج وداع کی گھاٹیوں سے چود ہویں کا جا ندطلوع ہوا ہے۔شہر میں داخلے کے بعد ہرشخص کی خواہش اور کوشش ہے کہ بیمہمانِ عزیز ای کے گھر رونق افروز ہوں۔ درد کے مارے لوگوں کا عجیب حال ہے۔شہر کا عجیب وغریب ساں ہے۔ پورا شہر بقعہ 'نور بنا ہوا ہے۔ لوگوں نے بڑھ چڑھ کریہ کوشش کی کہ اونٹنی کی مہار پکڑ لیں اورمہمانِ گرامی کواپنے گھرلے جائیں گریہ برتر شخصیت' پیکرِ نورونکہت' اچا نک لب کشاہوتی ہے۔'' اس اونٹنی کو چھوڑ دویہ اللہ کی جانب سے مامور ہے۔'' بیلفظ سنتے ہی سار بےلوگ' بےقراراشخاص بیحھے ہٹ جاتے ہیں اوراونٹنی چلتے چلتے ایک مقام پر آ کرخود ہی رک جاتی ہےاور بیٹھ جاتی ہے کیکن اس ناقہ کے عظیم سوار جب نیچے نہیں اتر تے تو وہ پھراٹھ کھڑی ہوتی ہے اورتھوڑی دور جا کرایک دروازے کے سامنے بیٹھ جاتی

"مردای سامان کے ساتھ ہوتا ہے۔"

پھریہ مہمانِ گرامی ای گھر میں تشریف لے جاتے ہیں جہاں بیاونٹنی بیٹھتی ہے۔ یہ حضرت ابوا یوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر ہے۔ مہمان ذی وقار نے اپنے چاہنے والوں میں ہے کسی کا دل نہ توڑا اور اپنے رب کے حکم کا انتظار کیا حتی کہ اونٹی خود بخو داپنی منزل پر جا کر بیٹھ گئی۔ ہر شخص جران ہے کہ اور مہمان ذی وقار مہمان ذی وقار کیوں بیٹھی ؟ اور مہمان ذی وقار مہیں کیوں انز گئے ؟ نہ صرف اس روز ہر شخص جران تھا بلکہ پندرہ سوسال سے تاریخ کا ہرقاری مشتدر ہے کہ آخراس میں کیا مصلحت اور کیا حکمت تھی کہ اونٹنی ہڑے بڑے امراء کے درواز وں پہیں بیٹھی ، باگ پکڑنے والوں کے اشاروں پر نہیں رکی اور جب بیٹھی تو حضرت ابوا یوب انصاری رضی اللہ عنہ کے درواز ہے کہ سامنے۔

جے چاہا اپنا بنا لیا' جے چاہا در پہ بلا لیا یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے آئے آج تاری کے اوراق کی ورق گردانی کرتے ہیں اورد کیصتے ہیں کہ مہمان ذی شان اس چار پاؤں کے جانور کو مامور من اللہ کیوں فرماتے ہیں اور یہ حیوان حضرت ابو ایوب انصاری ڈاٹیڈ ہی کے گھر کے سامنے کیوں رکتا ہے؟ وہ کون ساسر بستہ راز ہے؟ جس کا انکشاف نہیں ہوتا اوروہ کون ہی وجہ ہے جس کا اظہار نہیں کیا جاتا؟ تاریخ بتاتی ہے کہ سرور کا نئات رسول مقبول سائیڈ اولم کی ولادت باسعادت ہے ایک ہزار سال قبل کی بات ہے کہ بمن کا بادشاہ ملک تع ہڑے ہواں رہا ۔ جمد الحق اور شان وشوکت کا حامل تھا جو اپنی عقل و فہانت کی وجہ سے صدیوں ممتاز جہاں رہا ۔ جمد الحق اپنی کتاب ''مغازی'' میں لکھتے ہیں کہ تع ان پانچ باوشا ہوں میں سے ایک تھا جنہوں نے کا نئات ارضی پر قبضہ جمار کھا تھا۔ اس دور میں بھی اس کے پاس بہت بڑالشکر تھا جس میں ایک لا کھ 33 ہزار سوار اور ایک لا کھ 13 ہزار بیدل سپاہی شامل تھے۔ اس کے دربار میں وائش مند وزراء اور ارکانِ سلطنت ہروقت موجودر ہے بیدل سپاہی شامل تھے۔ اس کے دربار میں وائش مند وزراء اور ارکانِ سلطنت ہروقت موجودر ہے بین کی تعداد ہزاروں تک پہنچی تھی۔ یہ شہنشاہ ایک بار اپنے لشکر قاہرہ کے ساتھ گردونواح کے بیات کھاتوں کو فتح کرنے کے لیے بمن سے نکلا اور فتو جات کے خیمے گاڑتا ہوا جب مکہ مکر مہ کے پاس کینچا تو اہل مکہ نہ تو اس کے شکر گوت سے اس کیا تھا ہوں کو فت سے مرعوب ہوئے اور نہ کی فرد نے شان وشوکت سے اس کا استقبال کیا۔ اس صورت حال سے وہ بہت غضب ناک ہوا۔ وزراء میں سے کی نے اسے بتایا: کا استقبال کیا۔ اس صورت حال سے وہ بہت غضب ناک ہوا۔ وزراء میں سے کی نے اسے بتایا: ' بیا ہی عرب اپنی عظمت پرناز ان ہیں اور چونکہ اس شہر میں کعبۃ اللہ ہے جے بیت اللہ کہا گیا ہوں اس کے پاسبان ہونے کے ناطے کسی کوخاطر میں نہیں لاتے۔''

بادشاہ نے غصے میں آ کراس شہرکو تباہ و برباد کرنے اوراس کے باشندوں کے تِلِ عام کا تھم دے دیالیکن اس تھم کے جاری ہوتے ہی اسے ایک پُر اسرار بیاری نے آن گھیرا اوراس کے کان ناک اور منہ سے خون بہنے لگا۔ وہ سر کے در دسے بے حال ہو گیا۔ کئی طبیبوں نے علاج کیالیکن کوئی علاج بھی کارگر ثابت نہ ہوا۔ حتیٰ کہ اس عجیب وغریب بیاری کے باعث وہ موت کے منہ سے جالگا۔ بادشاہ کی بے بی اور بے چارگ د کی کرایک صاحب بصیرت شخص سامنے آیا اور اس نے کہا:

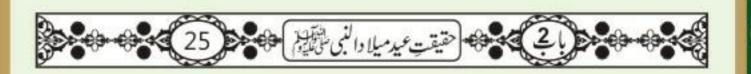
''میں بادشاہ کاعلاج کرسکتا ہوں بشرطیکہ میں جوبھی سوال کروں اس کا مجھے صحیح جواب دیا جائے۔''

بادشاہ نے اس مر دِدانا کی شرط مان لی اورالگ کمرے میں چلا گیا۔ بیمر دِدانا بادشاہ سے

سوال کرتار ہااور بادشاہ جواب دیتار ہا۔ جب بادشاہ نے تعبۃ اللہ کومسار کرنے اور اہلِ مکہ کا قتلِ عام کرنے کے ارادے کا ذکر کیا تو اس دانانے کہا:

"بادشاہ سلامت! یہی تمہاری اصل بیاری ہے جس نے تمہیں کئی دنوں سے مبتلائے عذاب کررکھا ہے۔ اس خیالِ خام کودل سے نکال دو کیونکہ اس گھر کا مالک اللہ تعالیٰ ہے جس نے اس کی حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے۔"
اس کی حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے۔"

بادشاہ نے دانائے راز کے کہنے پراپنے مذموم ارادے کوترک کیااور سے دل ہے تو ہدی۔ کہتے ہیں کہ وہ مردِحق پرست بادشاہ کے کمرے ہے ابھی باہر نہ نکلاتھا کہ بادشاہ کی پراسرار بیاری جاتی رہی اور وہ مکمل طور پرصحت یاب ہوگیا۔اس کے بعد بادشاہ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اہلِ مکہ کو بہت بڑی ضیافت دی جس میں میں جھی چھوٹے بڑے اورادنیٰ واعلیٰ شریک ہوئے۔ضیافت میں پینے کے پانی کی بجائے شہد پیش کیا گیا۔اس کے بعد بادشاہ نے نایاب سم کےریشم سے کعبة الله کا غلاف تیار کرایا مگرخواب میں اشارہ ہوا کہ بیرمنا<mark>سب نہیں، پھرخوشبودار کیڑے کا غلاف بنوایا مگر</mark> خواب میں پھروہی اشارہ ہوا۔تیسر<u>ے روز بردیمانی اور حریم</u>لا کرسات پردوں والا غلاف تیار کرا دیا۔اس کے بعد بادشاہ نے کعبہ سے تمام بنوں کو نکلوا دیا اور اس کی خوب تزیمین وآ رائش کی۔ درواز ہمقفل کر کے حیابی محافظ کے حوالے کر دی اور پھراپنی مہم پر چل پڑا۔ کئی علاقے فتح کر کے یثرب آپہنچا۔اہلِ یثرب مقابلے کی تاب نہ لاتے ہوئے شہر کے دروازے مقفل کر کے قلعہ بند ہو گئے۔کئی ماہ گزر گئے کیکن بادشاہ اینے کشکرِ قاہرہ کے باوجود شہر کو فتح اور اہلِ یثر ب کومطیع نہ کر سکا۔ آ خرکاراہلِ شہر کے حالات کی جنتجو میں لگ گیا تا کہ کہیں کوئی کمزوری نظرآ ئے اوراس سے فائدہ اٹھا کروہ شہر پرحملہ کر سکے۔ ہفتوں اور مہینوں گزرنے کے باوجودا سے کا میابی کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔اےشب خون مارنے کا بھی موقع نہ ملا۔ایک روزعلی تصبح اس نے اپنے لشکر کے خیموں کے با ہر کھجوروں کی گٹھلیاں پڑی دیکھیں تو وہ بہت جیران ہوا کیونکہاس کےاینے زادِراہ میں کھجوروں کا نام ونشان بھی موجود نہ تھا۔اس نے اہلِ اشکر سے استفسار کیا تو سیاہیوں نے بتایا کہ رات کے



آ خری حصے میں یثر ب شہر کی فصیل کے اوپر سے تھجوروں سے بھری ہوئی بوریاں بھینک دی جاتی ہیں جنہیں ہم کھالیتے ہیں۔بادشاہ تبع الحمیری بین کرجیران وپریشان رہ گیااور کہنے لگا:

''ہم تو مہینوں سے اس شہر کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں۔ باہر سے تمام رسد بندگر کے انہیں بھو کے مار نے کی کوشش میں ہیں اور اس کے مکینوں کولوٹنا' قتل کرنا اور تباہ و ہر باد کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ عجیب لوگ ہیں جو حالتِ جنگ میں اپنے دشمنوں کے ساتھ دوستوں والاسلوک کر رہے ہیں۔''

بادشاہ گہری سوچ میں پڑ گیا۔ مسئلہ طل نہیں ہور ہاتھا۔ آخراس نے وجہ دریافت کرنے کے لیے اپنی فوج کے اکابر کو یٹر ب کے اکابرین کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کا حکم ویا۔ جب بات پٹر ب کے مستندعاماءاورا حبارتک پہنچی تو انہوں نے کہا:

''ہم دور دراز کے علاقوں ہے آگر یہاں آباد ہوئے ہیں۔ہم میں سے کسی کا تعلق خیبر سے ہوگی کا تعلق خیبر سے ہوگی کا کسی دوسرے علاقے ہے' کوئی شام سے آبا ہے اورکوئی مصرے' لیکن ہم یہودی ہیں۔ہم نے تورات اور زبورجیسی الہامی کتابوں میں پڑھا ہے کہ یہاں نبی آخرالز ماں سی آبید ہم نے والے ہیں اورہم یہاں رہ کرانہی کا انتظار کررہے ہیں۔ہماری کتب اور صحائف آسانی کے مطابق پنجیبر آخرالز ماں سی آبید ہم جھی اپنے آپ کوان جیسی صفات کر یمہ سے متصف کرنے کی کوشش کر میں ہوں گے۔اس لیے ہم بھی اپنے آپ کوان جیسی صفات کر یمہ سے متصف کرنے کی کوشش کر میں ہوں گے۔اس لیے ہم بھی اپنے آپ کوان جیسی صفات کر یمہ سے متصف کرنے کی کوشش کر میں ہوں گے۔اس لیے ہم بھی اپنے آپ کوان جیسی صفات کر یمہ سے متصف کرنے کی کوشش کر میں ہوں گے۔اس لیے ہم بھی اپنے آپ کوان جیسی صفات کر یمہ سے متصف کرنے کی کوشش کر میں ہوں گے۔اس لیے ہم بھی اپنے آپ کوان جیسی صفات کر یمہ سے متصف کرنے کی کوشش کر میں ہوں گے۔اس لیے ہم بھی اپنے آپ کوان جیسی صفات کر یمہ سے متصف کرنے کی کوشش کر میں ہوں گ

تع الحمرى ابل یثرب کی ان با توں اور حسنِ سلوک سے نہایت متاثر ہوا۔ اس کے سینے میں سوز وگداز سے معمور دل پھل گیا اور وہ بے اختیار رونے لگا۔ وہ اس بات سے اثر پذیر ہوا کہ وہ پیغیم مبعوث بھی نہیں ہوئے لیکن ان کے اوصاف کریمہ پرلوگوں نے ممل شروع کر دیا ہے، وہ روتا جاتا تھا اور کہتا تھا کہ کاش وہ اس نبی کریم طاق کے دور مسعود میں ہوتا۔ ان پرایمان لاتا اور سرخرو ہوتا اور جب وہ اپنی قوم کے مظالم سے ننگ آ کریہاں تشریف لاتے تو ان کا خدمت

عققت عيدميلا دالنبي الليل الله المنافقيل

گزارہوتا۔

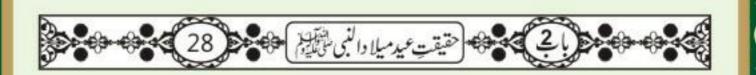
نجی اکرم طاق آیا کے بارے میں دل آ ویز باتیں سن کراس کا شوق دیدار بڑھ گیا۔اس نے اہلِ ییڑ ب سے اجازت ما نگی تا کہ وہ اس شہر محبوب کی گلیوں بازاروں اور مکانوں کی زیارت کرسکے۔ اجازت ملنے پر وہ شہر میں داخل ہوا۔ پورالشکر اس کے ساتھ تھا۔ آج وہ فاتح نہیں مفتوح تھا' بادشاہ نہیں دلگیرتھا۔ وہ دل گرفتہ جلوس کے ساتھ بیڑ ب کے بازاروں اور گلیوں میں گھومتار ہا۔ اس کے شوق فراواں اور ذوق بے پایاں کا بیعالم تھا کہ درد سے لبریز اور سوز سے معمور اشعار پڑھنے لگا۔ حتی کہ مورخین بتاتے ہیں کہ اس کے شکریوں نے یا محمد (سائی آلیونی) یا محمد دو تا اس کے نوبر کے بے محمد دو تا اور آئیونی کی محمد دو تا اس کے نوبر کے اسائی کو تا کو تا کی کا میالی کی کا محمد دو تا اور آئیونی کے دور کی کا کی کا میالی کی کا کی کا کی کا کی کی کا کا کی کا کا کی کا کا کی کا کی

یوں معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ عالم میں عیدمیلا دا لیبی سائٹی آئی کا یہ پہلاجلوں تھا جو سرور کا نتات سائٹی آئی کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار برس قبل اسی شہر میں نکالا گیا جہاں آپ سائٹی کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار البحرت بنے والا تھا۔ آقائے نامدار کی ولادت یعنی آمد کی خوشی میں بیالیاعظیم الشان جلوس تھا جس کی قیادت اس وقت کا بہت بڑا حکمران کررہا تھا اور اس کے اکابرین سلطنت عمالہ این اور لشکری عقیدت واحترام کے پھول نجھاور کرتے مست بستہ اور سر جھکائے اس کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ انسان اس واقعہ سے جیران وسٹ دررہ جاتا ہے۔ وہ کیسے مہمانِ محترم ہیں جن کا جلوس ان کی آمد سے ایک ہزارسال قبل نکالا جارہا تھا جس میں شاہ وگدا ادنی واعلیٰ امیر وغریب بھی خلوصِ دل سے شریک تھے۔

تبع الحمری نے اس کے بعد ییڑب کے سارے شہر کو صاف کرایا۔ عالی شان اور خوبصورت عمارتیں تغمیر کرائیں۔اس کی خواہش تھی کہ وہ یمبیں کا ہور ہے اور یہودی علماء کے ساتھ وہ بھی نبی آخرالز ماں سائنگیا ہے۔ کا انتظار کر لے لیکن امور سلطنت نے بیخواہش پوری نہ ہونے دی۔

بعض روایات کے مطابق وہ کافی مدت یہاں مقیم رہائیکن اس کی عدم موجودگی میں یمن میں بغاوت ہوگئی تواہ شرکی تھیل کے لیے چار سُو بغاوت ہوگئی تواہ شرکی تھیل کے لیے چار سُو بغاوت ہوگئی تواہ شرکی تھیل کے لیے چار سُو علماء کوخوبصورت مکانات بنوا کر دیئے اور آنہیں گذراوقات کے لیے باغات لگوا کر دیئے اس کے بعدا پنے ہاتھ سے لکھا ہوا ایک خط بھی دیا جس پراپنی مہرلگا کر بادشاہ نے اسے صندو تیج میں مقفل کر دیا۔ چابی اور خط وہاں بسائے جانے والے اپنی فوج کے ایک سردار'' شامول''کے حوالے کر کے اسے سخت تاکید کی کہ اگراسے نبی آخرالز ماں سائے گیائے کا زمانہ اور دیدار پُرانوارنصیب ہوتو یہ خط کے اسے سخت تاکید کی کہ اگراسے نبی آخرالز ماں سائے گیائے کا زمانہ اور دیدار پُرانوارنصیب ہوتو یہ خط وہاں ایک کے اسے سخت تاکید کی کہ اگراہے کی کہ وہ روز سعید آجائے جب وہ پیغیم ور ہمر کامل دنیا وہ نسلاً بعد نسل وصیت کا سلسلہ جاری رکھے تی کہ وہ روز سعید آجائے جب وہ پیغیم ور ہمر کامل دنیا وجہاں میں تشریف لے آئیں۔ شاہ یمن تنج الحمری نے اپنے خط میں لکھا:

''یے خط حضرت مجم مصطفیٰ سائیلیون کی جانب ہے جو حضرت عبداللہ کے بیٹے خاتم النہیان اور رسولِ رب العالمین ہیں۔ تبع بن وردع کی طرف ہے۔ امابعداے محد (سائیلیونی) ہیں آپ پراور آپ کی کتاب پر ایمان لا یا جواللہ نے آپ پر نازل کی۔ آپ کے دین پراور آپ کی سنت پر بھی ایمان لا یا ، آپ کے رب پر ایمان لا یا جو تمام جہانوں اور تمام چیز وں کا رب اور مالک ہے۔ میں ایمان لا یا۔ آپ سائیلیونی کے رب پر ایمان لا یا جو تمام جہانوں اور تمام کی جو فضیلینیں نازل ہو ئیں میں ایمان لا یا۔ آپ سائیلیونی کے رب کی طرف ہے ایمان اور اسلام کی جو فضیلینیں نازل ہو ئیں میں ایمان لا یا۔ آپ سائیلیونی کے رب کی طرف ہے ایمان اور اسلام کی جو فضیلینیں نازل ہو ئیں میں نے آپ (سائیلیونی) کو پایا تو ہیں نے نعمت حاصل کر کی اور اگر نہ پاسکا تو آپ میرے لیے قیامت کے دن شفاعت فرما دیجے اس لیے کہ میں آپ کی اقباع ' آپ (سائیلیونی) کی اتباع ' آپ (سائیلیونی) کی اتباع ' آپ (سائیلیونی) کی اتباع ' آپ (سائیلیونی) کی ملت اور کی تشریف آ وری اور آپ (سائیلیونی) کی بعثت سے پہلے کی ہے۔ میں آپ (سائیلیونی) کی ملت اور کی تشریف آ وری اور آپ (سائیلیونی) کی بعثت سے پہلے کی ہے۔ میں آپ (سائیلیونی) کی ملت اور کی ایکان کی بیت سے پہلے کی ہے۔ میں آپ (سائیلیونی) کی ملت پر قائم ہوں۔ ''



حضرت ابو ابوب انصاری والاندیکی سعادت کی

کتبِ سیروتاریخ میں درج ہے کہ یہ خطانسلاً بعدنسل حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنهٔ کے پاس پہنچا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنهٔ شامول کی اکیسویں پشت میں سے سے ہے۔ یہی وجی کی کہر ورکا نتات سی آلیج کی اونڈی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنهٔ کے گھر کے قریب بیٹے گئی اور حضور پُر نور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنهٔ کے گھر تھرہے۔ وہ انصار جنہوں نے آئے خضرت سی آلیک کے مایت و مدد کی تنج کے آباد کردہ چارسوعلاء و حکماء کی اولاد میں جنہوں نے آئے خضرت سی کہا تھا کہ انصار کوئی معمولی لوگ نہ تھے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضور نبی اکرم سی آلیک جب مدینہ تشریف لارہ ہے تھے تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنهٔ نے ایک معتبر خص کے ذریعے وہ مکتوب گرامی حضور پر نور سی آلیک کی خدمت میں روانہ کردیا تا کہ وہ جلد از جلد آپ سی آلیک کی خدمت میں روانہ کردیا تا کہ وہ جلد از جلد آپ سی آلیک کی جائے اور وہ اس بارا مانت سے سیکدوش ہوجا کیں جوصد یوں سے ان از جلد آپ سی تھا کہ یہ خاندان میں چلاآ رہا تھا۔ جمرت کے دوران نبی اگرم سی قبیلہ بی سیم میں تھے کہ یہ قاصد پہنچ گیا۔ آنخضرت سی آلیک کے خاندان میں چلاآ رہا تھا۔ جمرت کے دوران نبی اگرم سی تھی کہ یہ قاصد پہنچ گیا۔ آخضرت سی آلیک کے خاندان میں جلاآ رہا تھا۔ جمرت کے دوران نبی اگرم سی تھی کہ یہ قاصد پہنچ گیا۔ آخضرت سی آلیک کی خدمت بی فرمایا:

''توابویعلی ہے؟اور کیا تبع کا خط تیرے ہی پاس ہے؟''

بیالفاظ سن کروہ شخص حیران وسٹسٹدررہ گیا کیونکہوہ حضور سائٹلیا کو پہچانتا بھی نہیں تھااور نہ حضور سائٹلیا ہم پہلے بھی اس سے ملے تھے۔اس نے حیران ہوکر دریافت کیا:

'' آپکون ہیں اور مجھے آپ کے چہرے سے جادو کے آثار بھی نظر نہیں آتے۔'' حضور ملی آیے نے فرمایا:

" میں محمد بن عبداللہ ہوں اور صاحب کتاب ہوں۔اللہ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ "
ابویعلی نے خط جیب سے نکالا اور حضور سلی آلی ہی خدمتِ عالیہ میں پیش کر دیا۔حضور اکر م سلی آلی کی جب اس خط کے مضمون سے مطلع ہوئے تو آپ سلی آلی کی نے زبان مبارک سے تین مرتبہ وقيقت عيدميلا دالني الليل الله المنافظ المنافظ

فرمايا: مرحبا يااخي الصالح يعنى اصالح بحائى مرحبار

﴿ ﴿ ﴿ سبت پہلاعاشقِ رسول مالکھیانا ﴾ ﴿ ﴾

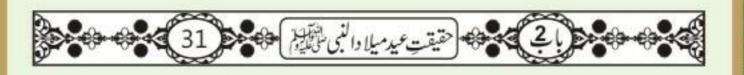
اس واقعہ سے یہ بات کھل کرسامنے آجاتی ہے کہ حضور اقدس سائٹ الیام نے بیارشاد کیوں فرمایا کہ بینا قیہ اللہ تعالیٰ کی جانب ہے مامور ہے اور بیرو ہیں کھہرے گی جہاں اس کی منزل ہے۔ چنانچہ دنیا والوں نے دیکھا کہ آقائے نامدار کی اونٹنی وہاں پر ہی رکی جوحضرت ابوایوب انصاری رضی الله عنهٔ کا دروازه تھا اور پھریہبیں مسجد نبوی بھی تغمیر ہوئی۔ اسی بناء پریشنخ زید الدین مراغی فرماتے ہیں کداگر ہے کہد دیا جائے کدرسول اکرم مانٹی کیا جھزت ابوا یوب انصاری رضی اللہ عنهٔ کے مکان میں نہیں اترے بلکہ اینے ہی مکان میں اترے تھے تو بے جانہ ہوگا کیونکہ بیر مکان ایک ہزار سال قبل آپ سائٹ کا اور کے لیے ہی تغمیر کرایا گیا تھا اور ایک سے عاشقِ رسول کی بیآ رزوتھی کہ نبی آخر الرّ ماں ساتھ ہے وہاں قیام فرمائیں ا<mark>ور اس طرح اس کا پیغام درداُن تک پہنچ سکے۔ بیال</mark>ک در دمند کی فریادتھی جومقبول بارگاہ ہو چکی تھی <mark>۔ زمان ومکان کے فاصلے مٹ چکے تھے</mark> اور نبی اکرم ساتھ آپانے کی ناقہ وہیںری جہاں ایک ہزارسال قبل رکنے کااللہ نے تبع احمیر ی کے ذریعے انتظام فرمادیا تھا۔ یہ مکان دراصل آپ النالیام ہی کے لیے تعمیر کیا گیا تھا اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنهٔ کا قیام محض آپ سی التی این کی تشریف آوری کے انتظار کے لیے تھا۔ پھر آنخضرت سی التی کی کے بیالفاظ مبارک پُرازمعنی معلوم ہوتے ہیں کہ'' مردایے سامان کے ساتھ ہوتا ہے۔'' چنانچہ نبی اکرم مان الم الم نے اسی مکان میں قیام فر مایا۔ کتنے محتر م ہیں وہ لوگ جن کی آرز وئیں یا پینچمیل تک پہنچ جاتی ہیں۔ کتنے سعادت مند ہیں وہ لوگ جن کی تمنا ئیں برآتی ہیں اور برگ وبار لاتی ہیں اور کتنے عظیم ہیں وہ لوگ جن کی خواہشیں اور دعا ئیں مقبولِ بارگاہ ہو جاتی ہیں۔ تبع انحمیر ی اوراس کے حیار سوساتھی كتغظيم تضاور كتنے سعادت مند تھے كہ ايك ہزار سال نبي آخر الزّ مال سَلَيْمَالِيمْ كـا نظار ميں گزار دیئے۔ دس صدیوں پرمحیط طویل فاصلے ندان کی آرزوؤں میں کمی کر سکے اور ندان کے

ارادوں کومتزلزل کرسکے۔انظار کے لمحات کتنے کھن ہوتے ہیں۔ بیان سے پوچھے جومحبوب کے انظار میں ہوتے ہیں۔انظار میں تو لمحات مہینے اور مہینے سال بن جاتے ہیں اور سال صدیاں گئی ہیں کین ان لوگوں کی عظمت ہمت اور جرائت پر سلام جنہوں نے انتظار محبوب میں صدیاں گزار دیں۔آ خرکاران کی اولا دِسعید نے وہ مقام بلند حاصل کیا جس کے لیے دنیا ترستی ہے اور ابدالآباد کی ترستی اور تربی ہے۔

مدیندگی اس سرز مین پردس صدیوں کے دوران کیا کیا واقعات بیت گئے، کیا کیا اور کیسے نشیب و فراز گزر گئے، کیسے کیسے قافے اور کارواں آئے اور چلے گئے؟ کتنے ماہ وسال آئے کین نشیب و فراز گزر گئے، کیسے کیسے قافے اور کارواں آئے اور کرتے رہے انتظار ہی ان کی معراج تھا اور انتظار ہی ان کا مقصود اور نصب العین تھا اور آخر کاروہ وقت آیا کہ وہ اپنی مراد پاگئے۔ دوسری طرف اہلِ مکہ کی تا مرادی دیکھیے کہ ان کے گھر چاند نکا لیکن اس کی روشی و کھے کران کی آئیسیں چندھیا گئیس اور ادھریا ہل انتظار تھے کہ مرفر از ہو گئے اور اپنے منتہائے مقصود کو پہنچ گئے۔ جہاں تک تبع الحمری کا تعلق ہے وہ بھی سرفر از ہوا اور اپنی منزل مراد کو پہنچا اور صالح بھائی کا خطاب پایا۔ خط کے مندرجات سننے کے بعد اس کے بارے میں رسول میں گئیری کا ارشادتھا کہ مرحبا! صالح بھائی۔ یہ کوئی مندرجات سننے کے بعد اس کے بارے میں رسول میں گئیری کا ارشادتھا کہ مرحبا! صالح بھائی۔ یہ کوئی اسلام عند کو میز بانی کا شرف حاصل ہوا جو کی اور کو بسیار کوشش اور خوا ہش کے باوجو دندیل سکا۔ اللہ عند کو میز بانی کا شرف حاصل ہوا جو کی اور کو بسیار کوشش اور خوا ہش کے باوجو دندیل سکا۔

یں کے ساتھ ساتھ اہلِ مدینہ کو''انصار'' کا لقب ملا۔ یعنی مدد کرنے والے۔ اگر تبع الحمیری کے اشعار کی جانب توجہ کی جائے تو اس نے ایک ہزارسال قبل کہاتھا:

''اگر میری عمر آپ طافقالیا تک پنجی تو میں ادنی غلام کی طرح آپ طافقالیا کی خدمت کروں گا اور آپ طافقالیا کامعین و مددگار بنوں گا۔ آپ طافقالیا کے دشمنوں کے ساتھ جہاد کروں گا اور آپ طافقالیا کے دل سے ہڑم کودورکردوں گا۔''



تبع الحمیری کی بید عاقبول و مسعود کھیری اور اس کے آباد کیے گئے چار سوعلاء و حکماء کی اولا د آگے چل کرنبی ائی سی آلیا ہے کہ معین و مددگار بنی اور انہوں نے رسولِ اکرم سی آلیا ہے تمام دکھ در د دور کرنے میں اپنی تمام ترقو تیں اور تو انائیاں صرف کر دیں جان و مال سے در لیغ نہ کیا اور امداد طلب کرنے کے وقت کہا:

''یارسول اللہ طَنْ اَلَیْ اِللهِ الله عَلَیْ اللهِ الله عَلَیْ الله الله عَلَیْ الله عَلِی الله عَلَیْ اللهُ عَلَیْ الله عَلْمُ الله عَلَیْ الله عَلْ

انصار کو بیاعز از اور مرتبہ <mark>حضورا کرم مائی آلیا</mark> کے پہلے عاشق تبع الحمیری کی بدولت حاصل ہوا جس نے جلوں کی صورت میں میلا دمصطفیٰ مائی آلیا کم منانے کی اوّلین سعادت حاصل کی تھی۔

عطاہوا کہ جس پر تاریخ عالم رہتی د ن<mark>یا تک فخر کرتی رہے</mark>گی <mark>۔</mark>



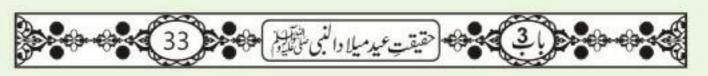


عرف عام بیں قیام کے معنی کھڑے ہوکر آقا پاک علیہ الصلاۃ والسلام پر درود وسلام بھیجنا ہے۔

بعض لوگ درود دوسلام کھڑے ہوکر پڑھنے پراعتراض کرتے ہیں تو اُن کی خدمت ہیں عرض ہے کہ
حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر من کر کھڑے ہونا تعظیم ہے جو بند ہ مومن کا شعار ہے۔
قیام صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے عمل سے ثابت ہے۔
حضرت ابوہریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ
تشریف فرما ہوا کرتے ۔ جب مجلس برخاست کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جاتے
تصاور جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از واج مطہرات میں سے کسی کے مجرہ میں داخل نہ ہو
جاتے ہم کھڑے رہے۔

در بار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعت خوال حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے

قیامی للعیزیے علی فیرض و تسرك البفیرض انسی یستقیم عجبت لسمن لسه عقل و لب یسری هذا البحسال ولایقوم ترجمہ: دوست کی تعظیم میں کھڑے ہونا مجھ پر فرض ہے تعظیم کو چھوڑ دینا کیے درست ہوسکتا ہے صاحب عقل وشعور کے لئے بیام رتعجب انگیز ہے کہ وہ اس جمالِ جہان کو دیکھے مگر کھڑانہ ہو۔



حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بیا شعار جوحضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کھے گئے اور آپ ملی ہیں اور ہمیں کسی درانہ میں کھے گئے اور آپ ملی ہیں اور ہمیں کسی دوسر نے فتو سے کی ضرورت نہیں ہے اور پھر بیا دب کا نقاضا ہے کہ کا نئات کی سب سے اعلیٰ ہستی کا ذکر ہوا ور سننے والا ادب سے کھڑا ہو جائے تو اسے ناجا کز کیسے کہا جاسکتا ہے؟ ہمارے نزد کی تو 'دوب پہلاقرینہ ہے محبت کے قرینوں میں' اور' باادب بانصیب بادب بے ادب بے نصیب'۔ چندا کا ہرین حق کی رائے پیش خدمت کرتے ہیں:

سيداحمدز بني شافعي ميلية

آپ رحمته الله عليه مكه مكرمه كے مفتی بھی رہ چکے ہیں۔

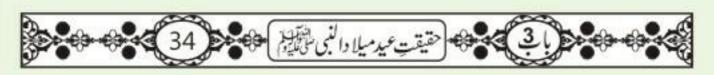
جرت العارة ان الناس اذا سمعوا ذكر و ضعه صلى الله عليه وسلم يقولون تعظيما كه صلى الله عليه وسلم و هذا القيام مستحسن لما فيه من تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم و هذا القيام مستحسن لما فيه من تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم و قدفعل ذلك كثير من علماء الامة الذين يقتدى بهم - (سرت بوئ الله الله عليه و الدين يقتدى بهم الوئيل عادت جارى م كرجب ولادت پاك كاذكر سفتة بين تو نبي كريم صلى الله عليه وآله سلم تغظيم كمارين من و بد ، ترومستحد من من به مد نبي مروبي كريم صلى الله عليه وآله سلم تغظيم كمارين من و بد ، ترومستحد من من به مد نبي مد نبي من المرافقة المنافقة من المنافقة من المنافقة المنافقة الله عليه و الدين المنافقة الله عليه و الله عليه و الدين الله عليه و الله و الله عليه و الله و الله

وسلم کی تعظیم کیلئے قیام کرتے ہیں 'یہ قیام مستحسن ہے کیونکہ اس میں نبی کریم سائٹ کیلئے کی تعظیم ہے اور سے قیام بہت سے علمائے اُمت نے کیا ہے جومقتد ااور پیشوا مانے گئے ہیں۔

على بن بر مان الدين على شأخ على بن بر مان الدين على شأفعي ميشاد

الكه على وجد القيام عند ذكر اسمه صلى الله عليه وسلم من عالم الامة ومقتدى الائمة دينا و ورعا الامام تقى الدين السبكى و تابعه على ذلك مشائخ الاسلام فى عصره - (بريام)

ترجمہ: بیٹک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کے ذکر کے وقت ایسے عالم اُمت اور



پیشوائے آئمہ سے قیام ثابت ہے جو دین اور پر ہیز گاری میں مشہور ہیں جن کا نام امام تقی الدین سبکی میں ہے۔ سبکی میں ہے۔ ہے اس قیام میں بڑے بڑے مشارکے اسلام نے اینے زمانہ میں اتباع کی ہے۔

حضرت امام سبکی میشد کا قیام (م-756ھ)

فأنشد منشدا قول الصر صرى في ماحه صلى الله عليه وسلم قليل لمدح المصطفى فأنشد منشدا قول الصر صرى في ماحه صلى الله عليه وسلم قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب على و رق من خط احسن من كتب ان تنهض الاشراف عند سماعه قياماً صغوفا او جثيا على الركب فعند ذلك قام الامام السبكي رحمه الله و جميع من في المجلس فحصل انس كبير بذلك المجلس و يكفي مثل ذلك في الاقتدآء ـ (يرت طبي ويرت نوى)

ترجمہ: بعض حضرات نے بیان کیا کہ حضرت امام بھی ہُٹھٹے کے پاس ان کے زمانہ میں ایک بڑی جماعت علاء کی حاضرتھی کہ ایک نعت خوال نے ابوذ کریا بھی صرصری ہُٹھٹے کے وہ اشعار جوسر کاردو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح شریف میں تھے، پڑھے "مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح شریف میں تھے، پڑھے"مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کے خط سے سنہری خط چاندی پر لکھوایا جائے تو بھی کم ہے اگر شریف انسان مدح کیلئے اچھے کا تب کے خط سے سنہری خط چاندی پر لکھوایا جائے تو بھی کم ہے اگر شریف انسان مان کا ذکر سنتے ہی کھڑے ہوجا میں محالت قیام میں صف بستہ یا گھٹنوں کے بل۔ "بیسنتے ہی امام سبکی رحمتہ اللہ علیہ کھڑے ہوگئے اور سب مجلس والوں نے بھی قیام کیا اور مجلس میں ایک وجد طاری ہوگیا' ایسے امام اور علاء کا قیام کرنا ہمارے لئے کا فی ہے۔

منزت شخ عبدالرحمن مفورى شافعى عليه

القيام عند ولدته صلى الله عليه وسلم لاانكار فيه فانه من البدع المستحسنة وقد أفتے جماعته باستحبابه عند ذكر ولادته و ذلك من الاكرام و التعظيم

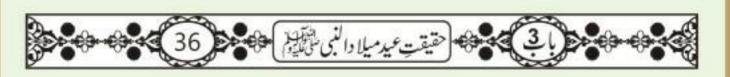
له صلى الله عليه وسلم و اكرامه و تعظيمه واجب على كل مومن ولاشك ان القيام له عند الولادة من التعظيم والاكرام قال مؤلف رحمته اللعلمين لواستطعت القيام على داسى لفعلت ابتغى بذلك الزلفى عندالله عزوجل - (نزمة الجاس) ترجمه: سركار دوعالم صلى الله عليه وآله وسلم ك ذكر ولادت ك وقت قيام كرني ميس كوئى ا نكارنيس كيونكه يه بدعت حسنه سے باور بشك ايك جماعتِ علاء نے آپ الله عليه وآله وسلم كا اكرام ك ذكر ك وقت استخباب قيام كافتو كى ديا ہے كيونكه اس ميں نبى كريم صلى الله عليه وآله وسلم كا اكرام وقت ذكر وقت استخباب قيام عين حضور نبى كريم صلى الله عليه وآله وسلم كى تعظيم ماكرام مين حضور نبى كريم صلى الله عليه وآله وسلم كى تعظيم ماكرام مين حضور نبى كريم صلى الله عليه وآله وسلم كى تعظيم ماكرام مين حضور نبى كريم صلى الله عليه وآله وسلم كى تعظيم ماكرام ہے - خود مؤلف (عبد الرحمان صفورى رحمته الله عليه) كہتے ہيں "وقتم ہے اس ذات كى! جس نے اپنے حبيب الله عليه كو دونوں جہانوں كے ليے رحمت بنا كر بھيجا ہے آگر ميں سر كے بل كھڑ اموسكنا تو بھى قيام كرتا ، محض بارگا والله ى ميں قرب حاصل كرنے كيلئے۔

امام احمد رضاخاں بریلوگ نے ''اقامۃ القیامہ کی طاعن القیام النبی تہامہ'' کے عنوان سے قیام کے مسئلہ پر رسالہ تحریر فرمایا ہے جس میں بہت سے آئمہ، محدثین اور مشارکے کی تحریروں سے درود وسلام میں قیام کو ثابت کیا ہے۔ اس میں سے انتخاب پیشِ خدمت ہے۔

1_ مولاناسيّد جعفر برزنجي رحمته الله عليه

عالم کامل عارف بالله سیّد مولانا سیّد جعفر برزنجی قدس سرهٔ العزیز جن کارساله عقد الجوهد فی مولد النبی الازهد سیّ آلیا جمین محتر مین و دیگر بلادِ اسلام میں رائج ہے اور مولانا رفیع الدین نے تاریخ الحرمین میں اس رسالے اور اس کے مصنف جلیل القدر کی نہایت مدح و ثنالکھی ہے۔ اپنے رسالہ مبارکہ میں فرماتے ہیں:

قد استحسن القيام عند ذعر ولادته الشرينة ائمة ذورواية وردية فطوبلي لمن كان تعظيمه صلى الله عليه وآله وسلم غاية مرامة



ترجمہ: بے شک نبی کریم طاق آلیا کے ذکرِ ولا دت کے وقت قیام کرناان اماموں نے مستحسن سمجھا ہے جوصا حبِ روایت و درایت تصفیقو شاد مانی اس کے لیے، جس کی نہایت مراد ومقصود نبی کریم طاق آلیا کی کی تعظیم ہے۔

2 حفيه محدث مولاناعثان بن حسن دمياطي رحمته الله عليه

ققيم محدث مولاناعثان بن حسن ومياطي آپ رساله اثبات قيام بين فرمات بين:
القيام عند ذكر ولادة سيد المرسلين و المراكبر لاشك في اسحبابه و استحسانه وندبه يحصل لفاعله من الثواب الاوفرر الخير الاكبر لانه تعظيم اى تعظيم النبي الكريم و سي الخلق العظيم الذي اخرجنا الله به من ظلمات الكفر الى الايمان و خلصتا الله به من نار الجهل الى جنات المعارف والايقان فتعظيمه صلى الله عليه وآله وسلم قيه مارعة الى رضاء رب العلمين و اطهار اقوى شعائر لدين و من يعظم شعائر الله ناتها من تقوى القلوب ومن يعظم حرمت الله فهو خير له عند ربه

من عوبی العلوی العلوی العلوی میں ذکر ولا وت سیّدا الم سلین النّظیار کے وقت حضور نبی کریم النّظیار کی وقت حضور نبی کریم النّظیار کی تعظیم کے لیے قیام کرنا ہے شک مستحب وستحن اورادب ہے اورابیا کرنے والے کو تواب کیر و خیر اکبر حاصل ہوگی اور نبی کریم النّظیار کی تعظیم اس سے بڑھ کر ہوئی چاہیے کہ جو صاحب خلق عظیم علیہ الصلو ہ والسلام ہیں جن کی برکت سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں ظلمات کفر سے نورائیمان کی طرف لا یا اوران کے سبب ہمیں دوزخ اور جہل سے بچا کر بہشتِ معرفت و یقین میں داخل فرمایا تو حضور نبی کریم مانی آئے ہے کہ کوشنودی رب العالمین کی طرف دوڑ نا ہے اور جو تعظیم میں خوشنودی رب العالمین کی طرف دوڑ نا ہے اور جو تعظیم میں خوشنودی رب العالمین کی طرف دوڑ نا ہے اور جو تعظیم شعائر دین کا آشکار کرنا اور جو تعظیم کرے شعائر خدا کی تو وہ دلوں کی پر ہیز گاری سے ہے اور جو تعظیم کرے شعائر خدا کی تو وہ دلوں کی پر ہیز گاری سے ہے اور جو تعظیم کرے خدا کی تو وہ دلوں کی پر ہیز گاری سے ہے اور جو تعظیم کرے خدا کی تو وہ دلوں کی پر ہیز گاری سے ہے اور جو تعظیم کرے خدا کی تو وہ دلوں کی پر ہیز گاری ہے ہے اور جو تعظیم کرے شعائر خدا کی تو وہ دلوں کی پر ہیز گاری ہے ہے اور جو تعظیم کرے خدا کی تو وہ دلوں کی پر ہیز گاری ہے ہے اور جو تعظیم کی میں خوشنودی رب کے یہاں بہتر ہے'۔

فاستفيد من مجموع ما ذكرنا استحباب القيام له صلى الله عليه وسلم عند ذكر ولادته

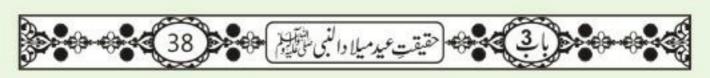
لما في ذلك من التعظيم له صلى الله عليه وآله وسلم لا يقال القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وآله وسلم بدعته لا نالقول ليس كل بدعت مذمومة كما اجاب بذلك الامام المحقق الولى ابو ذرعة العراقي سئل عن فعل المولد امستحب او مكروه وهل وردفيه شئى او فعل به من يقتدى به فاجاب بقوله الوليمة و اطعام الطعام مستحب كل وقت فيكف اذا اتفم الى ذلك السرور بظهور نور النبوة في هذا الشهر الشريف ولا نعلم ذلك عن السلف ولا يلزم من كوته بدعة كوته مكروها فكم من بدعة مستحبة بل واجبة اذا لم تنضم بذلك مفدة والله الموفق

ترجمہ:ان سب دلائل سے ثابت ہوا کہ ذکرِ ولادت شریف کے وقت قیام متحب ہے کہ اس میں نبی کریم النہ آلیا کی تعظیم ہے کوئی بینہ کیے کہ یہ قیام تو بدعت ہے اس لیے ہم کہتے ہیں کہ ہر بدعت بری نہیں ہوتی جیسا کہ یہی جواب اہام محقق ولی ابوذ رعہ قراقی نے دیا جب ان سے مجلس میلاد کے بارے میں پوچھا گیا تھا کہ مستحب ہے یا مکر وہ اور اس میں پچھوار دہوا ہے یا کسی پیشوانے کی ہے، تو جواب میں فرمایا ولیمہ اور کھانا کھانا ہر وقت مستحب ہے پھر اس صورت کا کیا پوچھنا، جب اس کے ساتھ اس ماقھ اس ماومبارک میں ظہور نور نبوت کی خوثی مل جائے اور ہمیں یہ امر سلف سے معلوم نہیں۔ نہ بدعت ہونے سے کراہت لازم کہ بہت تی بدعتیں مستحب بلکہ واجب ہوتی ہیں جب ان کے ساتھ کوئی خراب مضمون نہ ہوا ور اللہ تعالی تو فیق دینے والا ہے۔

کوئی خراب مضمون نہ ہوا ور اللہ تعالی تو فیق دینے والا ہے۔

پھرار شاد فرماتے ہیں:

قد اجتمعت الامة المحمدية من اهل السنته والجماعة على استحسان القيام المذكور و قد قال صلى الله عليه وآله وسلم لا تجتمع امتى على الضلالة ترجمه: بشك امت مصطفى المنظير على المستحن ترجمه: بشك امت مصطفى المنظير عن المستحن وجماعت كالجماع واتفاق م كم بيرقيام مستحن بحاور بيشك نبى كريم المنظير فرمات بين ميرى امت مرابى يرجمع نهيس موتى "-



3 علامه ابوزيدر حمته الله عليه

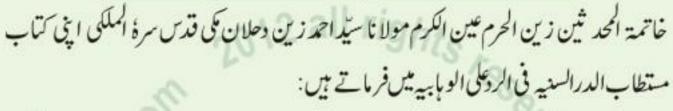


علامه ابوزيداي رساله ميلا دميس لكهة بين:

استحسن القيام عند ذكر الولادة

ترجمہ: ذکرِ ولا دت کے وقت قیام مستحسن ہے۔

4_مولاناستيداحمرزين دحلان كلى قدس سرة الملكى



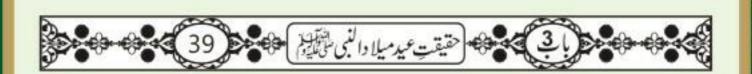
من تعظيمه التركي الفرح بليلة ولادته و قرائة المولى و القيام عند ذكر ولادته التركيم واطعام الطعام و غير ذلك مما يعتاد الناس فعله من انواع البرفان ذلك كل من تعظيمه المالية وقد افردته المولى وما يتعلق بها بالتاليف داعتني بذلك كثير من العلماء فالموافي ذالك مصنفات <mark>مش</mark>حونة بالادلته والبراهين فلا حاجة لنا الي طالالة

ترجمہ: (قیام) نبی کریم سانقالیلم کی تعظیم سے ہے حضور نبی کریم سانقالیلم کی شب ولا دت کی خوشی منانا اورمولد شریف پڑھنااور ذکرِ ولا دتِاقدس کے وقت کھڑا ہونااورمجلس شریف میں حاضرین کو کھانا کھلا نااوران کے سوااور نیکی کی باتیں جومسلمانوں میں رائج ہیں کہ بیسب نبی کریم ملی کا کی تعظیم سے ہیں اور بیمسئلہ مجلسِ میلا داور اس کے متعلقات کا ایسا ہے جس میں مستقل کتابیں تصنیف ہوئیں اور بکٹر تعلائے دین نے اس کا اہتمام فر مایا اور دلائل و براہین ہے بھری ہوئی کتابیں اس میں تالیف فر مائیں تو اس مسئلہ میں تطویل کلام کی حاجت نہیں۔

5_ مولانامحرين ليجي حنبلي رحمته الله عليه

مولا نامحد بن یجی حنبلی رحمته الله علیه فرماتے ہیں:

نعم يجب القيام عند ذكر ولادته التألك إز يحضر روحانية التالك فعند لك يجب



التعظيم والقيام

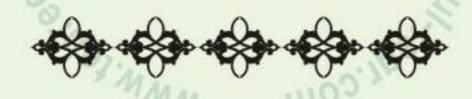
ترجمہ: ہاں! ذکرِ ولا دتِحضور نبی کریم طاق کیا ہے وقت قیام ضروری ہے کہ روحِ اقدس حضور نبی کریم طاق کیا ہے جلوہ فر ماہوتی ہے تواس وقت تعظیم وقیام لازم ہوا۔

6-سراج العلماء عبدالله سراج رحمته الله عليه محکی مفتی حنیفه

سراج العلماء عبدالله سراج مکی مفتی حنیفه فرماتے ہیں:

توارثه الائمه الاعلام و اقرة الائمة والحكام من غير نكير و رواد و لهذا كان حسنا و من يستحق التعظيم غيرة الله عنه ما راة من يستحق التعظيم غيرة الله عنه ما راة المسلمون حسنا فهو عند الله حسن

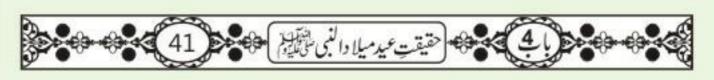
ترجمہ: یہ قیام مشہوراماموں میں برابرمتواتر چلا آتا ہے اورائے آئمہ و حکام نے برقر اررکھااور کسی نے رداورانکارنہیں کیالہذامت بھرااور نبی کریم سی آلیے کے سوااورکون تعظیم کاستحق ہے اورسیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عند کی حدیث کافی ہے ''جس چیز کواہلِ اسلام نیک جمیس وہ اللہ تعالی کے نزد کی جھی نیک ہے۔''





کثیراس بارے میں لکھتے ہیں:

''سلطان مظفررہ یع الاوّل کے مہینے میں میلا دشریف کا نہایت شان وشوکت اور تزک واحتشام سے ا هتمام کرتا تھااوراس سلسلہ میں ایک عظیم الشان جشن منعقد کرتا-وہ ایک ذکی القلب' دلیر' زیرک' عالم اور عا دل حکمران تھا-اللّٰداس پر رحمت کرے اور معزز مقام ومرتبہ ہے نوازے - شیخ ابوخطاب بن دحیہ نے اس کیلئے میلاد شریف کے موضوع پر ایک کتاب بھی لکھی جس کا نام انہوں نے "التنويد في المولد البشير النذير" ركها-جس پرسلطان نے انہيں ايك بزارد ينارانعام دیا۔وہ تادم مرگ حکمران رہا' اس کی وفات ۱۳۰۰ ججری میں شہرعکا میں ہوئی۔اس وقت اس نے فرنگيوں كامحاصره كرركھا تھا مختضريه كها نتها ئى نيك سيرت اوريا ك طينت شخص تھا۔''



🕸 سبط ابن الجوزى نے مرآ ة الزمان میں لکھا ہے: سلطان مظفر کے ہاں میلا و پاک میں شریک ہونے والے ایک شخص نے بیان کیا کہ اس نے خودشار کیا کہ شاہی دسترخوان پر پانچ سو خسته بکریاں' دس ہزار مرغیاں' ایک لا کھآ بخورے' اور تمیں ہزار ٹوکرے شیریں بچلوں ہے لدے

مزید لکھتے ہیں کہ میلا دِپاک کی تقریب پرسلطان کے ہاں بڑے بڑے جیدعلماء کرام اور جلیل القدر صوفیاء آتے 'جنہیں وہ خلعت واکرام شاہی ہے نواز تا تھا'صوفیاء کیلئے ظہرے لے کرا گلے دِن فجر تک محفل ساع ہوتی 'جس میں وہ بنفس نفیس شریک ہوتا اور صوفیاء کے ساتھ مل کر وجد کرتا تھا- ہر سال میلا دِ یاک پرتین لا کھ دینارخرچ کرتا۔ باہر ہے آنے والوں کیلئے اس نے ایک مہمان خانہ مخصوص كرركها تفا بس ميں ہرشعبہ زندگی ہے تعلق رکھنے والے لوگ بلالحاظِ مرتب مختلف اطراف و ا کناف ہے آگر کھہرا کرتے اس مہمان خانہ پر ہرسال ایک لا کھ دینارخرچ ہوتے تھے۔اسی طرح ہرسال دو لا کھ دینار فدید دے کر فرگیوں ہے اسے مسلمان قیدی رہا کراتا اور حرمین شریفین کی نگہداشت اور حجاز مقدس کے راہتے میں (حجاج کرام کیلئے) پانی مہیا کرنے کیلئے تین ہزار دینار سالانه خرج كياكرتا تھا۔

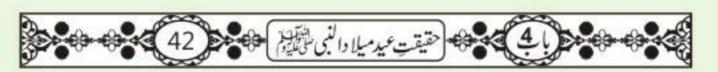
بیان صدقات وخیرات کےعلاوہ ہیں جو پوشیدہ طور پر کئے جاتے'اس کی بیوی رہیعہ خاتون جو سلطان صلاح الدین ایونی کی ہمشیرہ تھیں، بیان کرتی ہیں کہ اس کی قمیض موٹے کر ہاس (کھدر کی قشم کے کپڑے) کی ہوتی تھی جو یا نچ درہم سے زیادہ لاگت کی نہیں ہوتی تھی۔ کہتی ہیں کہ ایک بار میں نے اس سلسلے میں انہیں روکا تو انہوں نے کہا کہ میرے لئے یائچ درہم کا کپڑا پہن کر باقی صدقہ خیرات کردینااس ہے کہیں بہتر ہے کہ میں قیمتی کپڑے پہنا کروںاورکسی فقیراورمسکین کوخیر



جية الدين امام محمد بن ظفر المكي مينية عنه المحالي

حجتة الدين امام محمد بن ظفر المكي بينية كہتے كه الدر المنتظم ميں ہے:۔





وقال العلامة ابن ظفر رحمته الله تعالى: بل في الدر المنتظم: و قد عمل المحبون للنبي التَّنْكُلُيْمُ فرحاً بمولدة الولائم، فمن ذلك ما عمله بالقاهرة المعزية من الولائم الكبار الشيخ أبو الحسن المعروف بابن قُفل قدس الله تعالى سرته شيخ شيخنا ابي عبدالله محمد بن النعمان، و عمل ذلك قبل جمال الدين العجمي الهمداني وممن عمل ذلك على قدر وسعه يوسف الحجار بمصر وقد رأى النبي المُنْ اليَالِمُ وهو يحرِّض يوسف المذكور على عمل ذلك (صالحي، سبل الهدي والرشاد في سيرة خير العباد1-363) ترجمہ: اہلِ محبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلا د کی خوشی میں دعوتِ طعام منعقد کرتے چلے آرہے ہیں۔قاہرہ کے جن لوگوں نے محبت وعشق سے بڑی بڑی دعوتوں کا اہتمام کیاان میں شیخ ابو احسنی میلید بھی ہیں جو کہ ابنِ قفل قدس اللہ تعالیٰ <mark>سرۂ کے نام سے مشہور ہیں اور ہمارے شیخ</mark> ابو عبدالله محدین نمان کے شیخ ہیں۔ یمل مبارک جمال الدین مجمی ہمدانی ؓ نے بھی کیا اور مصرمیں سے یوسف حجاز نے اسے بہ قدرِ وسعت منعقد کیا پھ<mark>رانہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو</mark> (خواب میں) دیکھا کہ آپ سائٹ آلیا ہم بوسف حجاز کو مملِ مذکور کی ترغیب دے رہے تھے۔

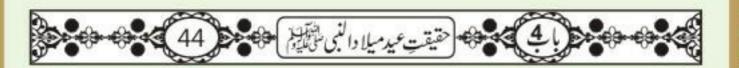
امام عما دالدين بن كثير رئيلية

امام حافظ عماد الدين ابوالفداد اساعيل بن كثيرايك نامور محدث، مؤرخ اور فقيهه عقص آپ كى تفییر''تفسیر القران العظیم'' اور احادیث کی جامع کتاب'' جامع المسانید والسنن'' اور تاریخ کے ميدان مين البداية والنهاية "متندكت بير-آب في ميلاد ياك ك بار مين ايم مختصر كتاب 'ذكر مولد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و رضاعة ' كنام ع بحى تحريركى ب آپاس کتاب میں لکھتے ہیں:-

سب سے پہلے آپ سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچاا بولہب کی کنیز ثوبیہ نے آپ سلی اللہ علیہ وآلہوسلم کودودھ پلایا تھااس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس چچا کوآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری دی تو اس نے اس خوشی میں اُسے اسی وقت آزاد کردیا۔ جب اس کے مرنے کے بعداس کے بھائی عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنۂ نے اُسے خواب میں بُری حالت میں و یکھا تو یو چھا! تیرا کیا حال ہے؟ پس اس نے جواب دیا تم سے بچھڑ نے کے بعد مجھے کوئی سکون نہیں ملا اور اپنی شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا سوائے اس کے کہ تو بیہ کوآزاد کرنے کی وجہ سے مجھے اس سے پانی پلایاجا تا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی مشاری (773ھ۔852ھ/1372ء۔1449ء)

🛞 شارح سیجی البخاری حافظ شہاب الدین نے ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی میسیہ سے میلا دالنبی سان الیا کی واضح طور پر محقیق کی ہے۔امام جلال الدین سیوطی میں یہ کھتے ہیں: و قد سئل شيخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل ابن حجرعن عمل المولد فاجاب بما نصه: قال: و قد ظهر لي تخريجها على اصل ثابت، وهو ما ثبت في الصحيحين من "أن النبي التي الما قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم فقالوا: هو يوم اغرق الله فيه فرعون، و نجى موسلى، فنحن نصومه شكرًا لِله تعالى فيستفاد منه فعل الشكر لِله تعالى على ما مَنّ به في يوم معين من اسداء نعمة ، او دفع نقمة ، و يعاد ذلك في نظير ذلك اليوم من كل سنة والشكر لِله تعالى يحصل بانواع العبادات كالسجود والصيام والصدقة والتلاوة و اي نعمة اعظم من النعمة ببروز هذا النبي التي الذي هو نبى الرحمة في ذلك اليوم" (حسن المقصد في عمل المولد امام سيوطيّ) ترجمہ: ایک بارشیخ الاسلام حافظ العصر ابوالفضل ابنِ حجر بیلیہ ہے میلا دشریف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمته الله علیہ نے بیہ جواب دیا'' مجھے میلا دشریف کے بارے میں اصل تخ تنج کا پہتہ چلا ہے''بھیجین'' سے ثابت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ سائی اللہ اللہ ان میں ودکوروز ہ رکھتے ہوئے پایا آپ سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے یو چھا! ایسا



کیوں کرتے ہو؟ اس پرانہوں نے جواب دیا کہاس دِن اللّٰہ تعالٰی نے فرعون کوغرق کیااور حضرت موی علیہ السلام کونجات دی تو ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجالانے کے لیے روز ہ رکھتے ہیں۔'' اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے کسی احسان وانعام کے عطا ہونے یا کسی مصیبت کے ٹل جانے پرکسی خاص معین دِن میں اللہ تعالیٰ کاشکر بجالا نا اور ہرسال اس دِن کی یاد تازہ کرنا احسن ہے۔اللہ تعالیٰ کاشکرنماز وسجدہ ،صدقہ اور تلاوتِ قرآنِ یاک اور دیگر عبادات کے ذریعے بجالا یا جاسکتا ہے۔حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولا دت سے بڑھ کرنعمتوں میں ہے کون سی نعمت ہے اس کیے اس دِن ضرور سجدہ شکرانہ بجالا نا جا ہے۔ اس وجہ سے ضروری ہے کہ اسی معین دِن کو منایا جائے تا کہ یوم عاشورہ کے حوالے سے حضرت موی علیہ السلام کے واقعہ سے متابقت ہو۔



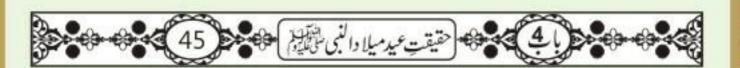
امام شهاب الدين ابوالعباس قسطلانی بمينيه (851هـ-923هـ/1448م-1517م)



'ضاحبِ ارشادالساری الشرح صحیح ابنجاری''امام شهاب الدین ابوالعباس بن ابی بکرقسطلا نی میسید میلا دالنبی سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں لکھتے ہیں:-

لا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده التَّيَّالِيْز و يعملون الولائم و يتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراة مولدة الكريم و يظهر عليهم من بركأته كل فضل عظيم و مما جرب من خواصه انه امان في ذالك العام و بشرى عاجله بنيل البغية و المرام فرحم الله امراءً اتخذ ليالي شهر مولدة المبارك أعيادًا ليكون اشدعلة على من في قلبه مرض- (المواجب

تر جمہ: ہمیشہ سےمسلمان حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم کی ولا دت باسعادت کے مہینے میں میلا د کی محافل منعقد کرتے آئے ہیں، وہ دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں،اس ماہ کی را توں میں صدقات و



خیرات کی تمام مکنہ صورتیں ہروئے کارلاتے ہیں اظہارِ مسرت اور نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں اور میلا دشریف کے چرچ کیے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان میلا دشریف کی محافل سے فیض یاب ہوتا ہے۔ میلا دشریف کی محافل کے انعقاد کی برکات میں سے ایک ہی ہی ہے کہ جس سال میلا دمنا یا جائے اس سال امن قائم رہتا ہے نیز نیک مقاصد اور دِلی خواہشات کی تحمیل ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ماہ میلا دالنبی شائید کی را توں کو بھی بطور عید منا کران لوگوں کے شدت ِمرض میں اضافہ کیا جن کے دلوں میں (بغض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب خطرناک) بیاری ہے۔

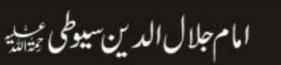
امام محمد الزرقاني مينية (1055 هـ-1122 هـ/1645 - 1710 ء)

استمر أهل الاسلام بعد القرون الثلاثة التي شهد المصطفى التي المنطقة بخيريتها فهو بدعة وفي أنها حسنة قال السيوطى: وهو مقتضى كلام ابن الحاج في مدخله فأنه انما ذم ما احتوى عليه من المحرمات مع تصريحه قبل بأنه ينبغى تخصيص هذا الشهر بريادة فعل البرّ و كثرة الصدقات والخيرات وغيرة ذلك من وجوة القربات وهذا هو عمل المولى مستحسن والحافظ ابى الخطاب بن دحية الف في ذالك "التنوير في مولد البشير النذير" فا جازة الملك المنظفر صاحب اربل بالف دينار، واختارة ابو الطيب السبتى نزيل قوص وهولاء من اجلة المالكية او منمومة وعليه التأج الفا كهانى وتكفل السيوطى، لردّ مااستد اليه حرفاً حرفاً والاول اظهر، لما اشتمل عليه من الخير الكثير-

يحتفلون: يهتمون بشهر مولدة عليه الصلولة والسلام ويعملون الولائم ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور به ويزيدون في المبرات ويعتون بقرائة قصة مولدة الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم- (ثرح المواب اللانيدالم زرقانی)

ترجمہ: اہلِ اسلام ان ابتدائی تین اُدوار (جنہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے خیرالقرون فرمایا ہے) کے بعد سے ہمیشہ ماہِ میلا دالنبی سائٹا کیا ہمیں محافلِ میلا دمنعقد کرتے چلے آ رہے ہیں۔ پیمل (اگرچہ) بدعت ہے مگر'' بدعتِ حسنہ' ہے (جیسا کہ) امام سیوطی بیٹیڈنے فرمایا ہے:-اور ''المدخل''میں ابنِ الحاج کے کلام ہے بھی یہی مراد ہے اگر چہانہوں نے ان محافل میں داخل ہو جانے والی ممنوعات (محرمات) کی مذمت کی ہے لیکن اس سے پہلے تصریح فر مادی ہے کہ اس ماہِ مبارک کو اعمالِ صالحہ اور صدقہ و خیرات کی کثرت اور دیگر اچھے کاموں کے لیے خاص کر دینا چاہیے۔میلا دمنانے کا یہی طریقہ پسندیدہ ہے۔حافظ ابوخطاب بن دحیہ کا بھی یہی مؤقف ے جنہوں نے اس موضوع پرایک مستقل کتاب "التنویر فی المولد البشیر و النذیر" تالیف فرمائی جس پرمظفرشاہ اربل نے انہیں ایک ہزار دینار (بطور انعام) پیش کیے۔اور یہی رائے ابو طیب سبتی کی ہے جوقوص کے رہنے والے تھے۔ بیتمام علماء جلیل القدر مالکی آئمہ میں سے ہیں۔ یا پھر یہ (عمل مذکور) بدعتِ مذمومہ ہے جبیبا کہ تاج فاکہانی کی رائے ہے۔لیکن امام سیوطی میں نے ان کی طرف منسوب عبارات کا حرف به حرف رّ قر مایا ہے۔ (بہرحال) پہلاقول ہی زیادہ قابلِ ترجیح اور واضح تر ہے۔ بایں وجہ بیا ہے دامن میں خیر کثیر رکھتا ہے۔لوگ (آج بھی) ماہِ میلا د النبی طَنْفُلْیَا میں اجتماعات کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور اس کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات وخیرات دیتے ہیں اورخوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہیں۔کثرت کے ساتھ نیکیاں کرتے ہیں اورمولود شریف کے واقعات پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اس کی خصوصی بر کات اور بے پناہ فضل و کرم اُن پر ظاہر ہوتا ہے۔







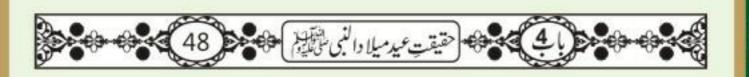
آپ میلادالنبی الفالیل منانے کے متعلق فرماتے ہیں:

😸 میرے نز دیک میلا دیاک دراصل ایک ایسی تقریبِ مسرّ ت ہوتی ہے جس میں لوگ جمع ہوکر بقد رِسہولت قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور حضور نبی کریم ساتھ کیا کے ظہور کے سلسلہ میں جوخوشنجرياں احاديث وآثار ميں آئی ہيں اور جوخوارقِ عادات اور نشانياں ظاہر ہوئی ہيں'انہيں بيان کرتے ہیں۔ پھرشرکائے محفل کے آگے دستر خوان بچھایا جاتا ہے وہ حسب ِضرورت اور بقدرِ کفایت کھانا تناول کرتے ہیں اور دعائے خیر کر کے اپنے اپنے گھروں کو واپس جاتے ہیں۔میلا د النبی النوالی النوالی النوالی منعقدی جانے والی بی تقریب سعید بدعت حسنہ ہے جس کا اہتمام کرنے والے کو ثواب ملے گا' اس لئے کہ اس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم' شان اور آپ سان الله کا کی ولاوت باسعادت پرفرحت وانبساط کا اظهار پایاجا تا ہے۔(حن المصد فی عمل المولد) 🛞 🔻 بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولا د<mark>ت</mark> باسعادت ہمارے لیے نعت عظیم ہے اور آپ صلی الله علیه وآله وسلم کا وصال جمارے لیے سب سے بڑی مصیبت ہے تاہم شریعت نے نعمت پراظہارشکر کا حکم دیا ہے اور م<mark>صیبت</mark> پرصبر <mark>وس</mark>کون کرنے اور اُسے چھیانے کا حکم دیا ہے اس کیے شریعت نے ولا دت کے موقع پر عقی<mark>قہ کا حکم دیا ہے کہ یہ بیج کے</mark> پیدا ہونے پر اللہ تعالیٰ کے شکر اور ولا دت پرخوشی کے اظہار کی ایک صورت ہے لیکن موت کے وقت جانور ذرج کرنے جیسی کسی چیز کا تھم نہیں دیا گیا بلکہ نوحہ اور جزح وغیرہ ہے بھی منع کر دیا گیالہٰذا شریعت کے قواعد کا تقاضا ہے کہ ماہ رہیج الاوّل میں آپ صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی ولا دت باسعادت کی خوشی منائی جائے نہ کہ وصال كى وجبه على مرحن المقصد في عمل المولد، الحاوى للشاوى)



آپ حضرت امام نووی رحمته الله علیه کے شیخ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

و من احسن ماابتدع في زماننا ما يفعل كل عام في اليوم الموافق ليوم الموافق ليوم الموافق ليوم الموافق ليوم الموافق اليوم الموافق اليوم الموافق المولدة الموافق المعروف و الموافق الموافق المعروف و الموافق المعروف و المعر



الاحسان للفقر آء مشعر بمحبة النبي التُهَلِيمِ و تعظيمه في قلب فاعل ذلك و شكرالله على مامن به من ايجاد رسول الله التي السلام السلام المامين (امام صالحي، سبل الهدى والرشاد سيرة خير العباد التوليم (السالهدى والرشاد)

ترجمہ: ہمارے زمانے کی اچھی ایجادوں میں وہ افعال ہیں جومولدا لنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن کئے جاتے ہیں۔ بعنی صدقات ' بھلائی کے کام' زینت وسرور کا اظہار کیونکہ اس میں فقراء کے ساتھ احسان کرنے کے علاوہ اس بات کا شعار ہے کہ میلا دکرنے والے کے دل میں نبی کریم صلی الله عليه وآليه وسلم كي محبت اور تغظيم ہے اور الله تعالی كاشكرا داكر تاہے جواس نے دھمته اللعالمين كو پیدافر ما کرہم پراحسان فرمایا ہے۔

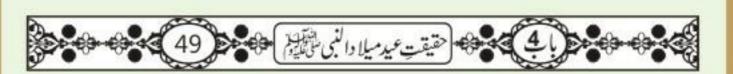


ملك المرين الجزرى بينية (660هـ) ملك حافظ مس الدين الجزرى بينية (660هـ)



الكافر الذي المالك الكافر الذي نزل القران بذمه جوزي (في النار) بفرحد الفران بذمه جوزي (في النار) بفرحد ليلة مولدالنبي المنافي الماحال المسلم الموحد من امته المنافية بمولده و يبدل ما تصل اليه قدرته في محبته التَّنْ لِيم لعمري انما يكون جزاؤه من الله الكريم ان يدخله بفضله العميم جنأت النعيم - (الحاوى للفتاوى، الم جلال الدين سيوطي)

ترجمه: جب ابولہب کا فرکوجس کی مذمت میں قر آن پاک میں سورۃ نازل ہوئی ،حضور نبی کریم صلی الله عليه وآله وسلم كي ولا دت كي خوشي ميں جزا نيك مل گئي (عذاب ميں شخفيف) تو حضور نبي كريم صلى الله عليه وآله وسلم كى امت كے مسلمان موحد كاكيا حال ہوگا جوحضور نبى كريم صلى الله عليه وآله وسلم كى ولا دت کی خوشی منا تا ہواور حضور نبی کریم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں حسب طافت خرچ کرتا





الم يفعله احد من السف في القرون الثلاثة و انماً حدث بعد ثم لازوال اهل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الكيار يعملون المولد يتصدقون في لياليه بانوع الصدقات و بل يعتنون بقرابة مولدة الكريم و يظهر عليهم من بركاته كل فضل عميه - (فآوي امام خاوي)

ترجمہ: نتیوں زمانوں میں سلف میں کسی نے میلا د (مروجہ) نہیں کیا' اس کے بعد شروع ہوا پھر ہمیشہ مسلمان ہر طرف اور بڑے شہروں میں میلا د کرتے ہیں اور ان را توں میں ہرفتم کا صدقہ کرتے ہیں اور میلا دشریف بیان کرنے کا اہتمام <mark>کرتے ہیں 'میلا دشریف کی برکت سے ان پر ہر</mark> فتم کافضل ورحمت نازل ہوتی ہے۔





الازال اهل الاسلام يختلفون بشهر مولده عليه الصلوة و السلام و يعملون الولائم ويتصد قون في لياليه بانواع الصدقات و يظهرون السرور و يزيدون في المبرات و يعتنون بقرآء مولدة الكريم (انوارمُدي) ترجمہ: ہمیشہ مسلمان ولادتِ پاک کے مہینہ میں محفلِ میلا دمنعقد کرتے آئے ہیں اور دعوتیں کرتے ہیں اوراس ماہ کی راتوں میں ہرفتم کا صدقہ کرتے ہیں اورخوشی مناتے ہیں' نیکی زیادہ

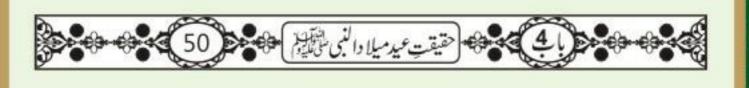


محدث حضرت علامها بن جوزی میشد (+1201_+1116/2597_2510)

کرتے ہیں اورمیلا دشریف پڑھنے کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔



علامہ جمال الدین ابوالفرح عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی میلید کثیر کتب کےمصنف ہیں۔آ



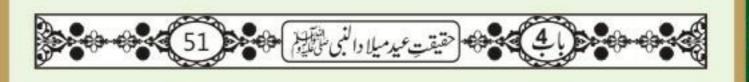
رحمته الله عليه فرمات بين:-

🕸 من خواصه انه امان في ذلك العام و بشري عاجلة نبيل البغية والمراد و اول من احدثه من الملوث الملك المظفر ابوسعيد صاحب اربل واتف له الحافظ ابن دحية تاليفا سماه التنوير في مولد البشير النذير فاجرزه الملك المظفر بالف دينار وصنع الملك المظفر المولد وكأن يعمله في ربيع الاوّل و يحتفل به اختلافا ضائلا و كأن شهما شجاعا بطلا عاقلا عالما عادلا و طالف مدته في الملك اتى ان مان و هو فحاصرا لفرنج بمدينة عكاسنة ثلاثين و ستمائة محمود السيرة و السيريرة . (يرتبنونً) ترجمہ: "میلاد شریف کی ایک تا ثیریہ ہے کہ سال بھرامن رہے گا اور مرادیں پوری ہونے کی خوشخبری ہے۔ بادشاہوں میں سے جس نے پہلے میلا دشریف شروع کیا وہ مظفر ابوسعید شاہِ اربل تها اس كيليّ حافظ ابن دحيه في ايك كتاب للحي جس كانام "التنوير في مولد البشير النذير" رکھا۔بادشاہ نے اس کو ہزار دینارنڈر کیے بادشاہ مظفر نے میلا دکیا اور وہ رہیے الا وّل شریف میں میلا دکیا کرتا تھااوراس میں عظیم ال<mark>شان محفل منعقد کرتا تھااوروہ ذ</mark>کی' بہادر' دلیر'عقلمند' عالم اور عادل تها- وه سیرت اور عادت کا حجها تها-اس کا زمانهٔ حکومت طویل رمایهان تک که انگریزون کا محاصره کرتے ہوئے 630 ججری میں ع کاشہر میں انتقال کر گیا۔وہ سیرت وکر دار کا اچھاتھا''۔

اس مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ شاہِ اربل ملک مظفر ابوسعید عالم عادل ہونے کے علاوہ مجاہد بھی تھااور جہاد فی سبیل اللہ میں اپنی جان جانِ آ فرین کے سپر دکر دی کلہذا جن لوگوں نے انہیں بُر کے کمات سے یادکیا ہے وہ سچے نہیں ہے۔ انہیں بُر کے کمات سے یادکیا ہے وہ سچے نہیں ہے۔

آپ اپنی کتاب "بیان المیلا دالنوی طفیلیلم "میس تحریر فرماتے ہیں:

لا زال أهل الحرمين الشريفين والمصرِ واليمن والشام وسائر بلاد العرب عن المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبي التي المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبي التي المشرق ويفر حون بقدوم هلال شهر ربيع الاول ويهتمون اهتمامًا بليعًا على السماع والقراة لمولدالنبي التي المناع وينا لون



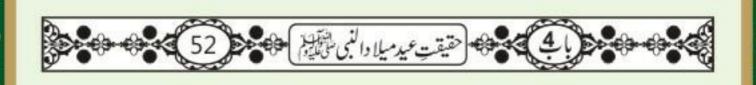
بذلك أجزاً جزيلاً وَفوزًا عظيمًا ٥

ترجمہ: مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن، الغرض مشرق تا غرب تمام بلادِ عرب کے باشندے ہمیشہ سے عید میلا دالنبی سائٹ کا کیا تہ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں وہ رہیج الاوّل کا چاند د کیھتے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہتی چنا نچہ ذکر میلا دیڑھنے اور سننے کا اہتمام کرتے اور اس کے باعث بے پناہ اجروکا میابی حاصل کرتے رہے ہیں۔



قال سبط ابن الجوزى في مرآة الزمان حكى لى بعض من حقر سماط المظفر في بعض المولد فذكرانه عدفيه خمسة الاف راس غنم وعشرة الاف رجاجة و مائدة الف زبدية و ثلاثين الف صحن حلوه و كان يحضر عنده في المولد اعيان العلماء و الصوفية فيخلع عليهم ولطق لهم البحورو كان يصرف على المولد ثلثمائة الف دينار - (يرت بون المؤلد ثلثمائة الف

ترجمہ: حضرت ابنِ جوزی رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے فرماتے ہیں کہ مجھے لوگوں نے بتایا جوملک مظفر کے دسترخوان پر میلا دشریف کے موقع پر حاضر ہوئے کہ اس کے دسترخوان پر پانچ ہزار بکر یوں کے بھنے ہوئے سر'دس ہزار مرغ' ایک لاکھ پیالی مکھن اور تمیں ہزار طباق حلوے کے تھے اور میلا دمیں اس کے ہاں مشاہیر علماء اور صوفی حضرات حاضر تھے' ان سب کو خلعتیں عطا کرتا تھا اور خوشبودار چیزیں سلگا تا تھا اور میلا دِمبارک پر تمین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا۔ عبارت بالاسے معلوم ہوا کہ میلا دِمبارک میں فقط عوام ہی حاضر نہیں ہوتے تھے بلکہ مشاہیر علماء اور





آپ رحمته الله عليه مكه مكرمه كے مفتی رہے ہیں۔

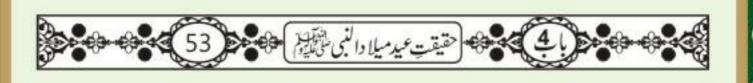
الموالد والاذكار التي تفعل عندنا اكثرها مشتمل على خير كصدقة و ذكر و صلواة و سلام على رسول الله التي الله المن و مدحه

ترجمہ: ''محافل میلا داوراذ کار جو ہمارے ہاں کئے جاتے ہیں ان میں ہے اکثر بھلائی پرمشمل ہیں جیسے صدقہ' ذکر'صلوٰ ق وسلام رسول الشصلی الله علیہ وآلہ وسلم پراورآپ کی مدح پر۔''



(ماثبت مِن السنةَ في ايام السنة)

میلا و شریف کرنے ہیں اور مال کیلئے اس میں سند ہے جو شب میلا و خوشیاں مناتے ہیں اور مال خرج کرتے ہیں یعنی ابولہب کا فرتھا اور قرآن پاک اس کی ندمت میں نازل ہوا جب اسے میلا و کی خوثی منانے اور اپنی لونڈی کو آزاد کرنے کی وجہ ہے جزادی گئی تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو محبت اور خوشی میں بھر پور ہے اور میلا د پاک میں مال خرج کرتا ہے۔ (مائیت مِن السنة فی ایام السنة) کی لایزال اہل الاسلام بشہر مولود و یعملون الولائم و یتصد قون فی لیالیہ بانواع الصد قات و یظہرون السرور و یزیدون فی المبرات و یعتنون بقراء مولد الکریم (مائیت مِن السنة فی ایام السنة) ترجمہ: بمیشہ ہے مسلمانوں کا یوستور ہے کہ رہے الاول کے مہینے میں میلاد کی محفلیس منعقد کرتے ہیں۔ صدقات، خیرات اور خوشی کے اظہار کا اجتمام کرتے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان ونوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں اس موقع پروہ ولادت باسعادت کے واقعات بیان کرتے ہیں۔





و كنت قبل ذلك بمكة المعظمة في مولد النبي التي ألي في يوم ولادته و الناس يصلون على النبي التي النبي التي النبي التي التي ظهرت في ولادته و مشاهدة قبل بعثته فرايت انواراً سطعت دفعة واحداة لا اقوال اني ادركتها ببصر الجسد ولا اقوال ادركتها ببصر الروح فقط والله اعلم كيف كان الامر بين هذا و ذالك فتاملت تلك الانوار فوجدتها من قبل الملائكة الموكلين بامثال هذا المشاهد و بامثال هذه المجالس و رايت يخالطه انوار الملائكة انوار الرحمة - (فيض الحرين)

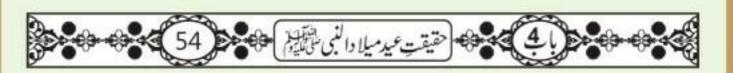
ایک ایس سے پہلے مکہ مکر مہ میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی ولادت باسعادت کے دن میں الیک ایس میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ طاق آلیا ہے کی بارگاہِ اقدس میں ہدیہ درودو ملام عرض کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جوآپ طاق آلیا ہی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ طاق آلیہ ہوا۔ اچا نک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار وتجلیات کی برسات شروع ہوگئی۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے بیمنظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھانہ بیہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا، بہر حال جو بھی ہو میں نے فور وخوض کیا تو مجھ پر بیہ حقیقت منکشف ہوئی کہ بیانوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جوالی مجالس میں شرکت پر مامور کیے جاتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ کے ساتھ ساتھ رحمت باری تعالی کا نزول بھی ہورہا تھا۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں سے کون سامعا ملہ تھا۔





﴾ حرمین شریفین اورا کثر بلا دِاسلام میں عادت ہے کہ ماہِ ربیع الاوّل میں محفل میلا دشریف



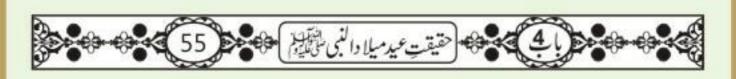


کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کرکے ذکرِ مولود شریف کرتے ہیں اور اکثر درود پڑھتے ہیں اور اکثر درود پڑھتے ہیں اور بطور دعوت کے کھانا یا شیر بنی تقسیم کرتے ہیں۔ سو بیامرموجبِ برکاتِ عظیمہ ہے اور سبب ہے زیادتِ محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔بارہویں رہے الاوّل کو مدینہ منورہ میں می محفلِ متبرک مسجد شریف میں ہوتی ہے اور مکہ المکرّ مدمیں مکانِ ولادت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔ (تواری عبیب اللہ)

مرب حافظ ابوالحسنات محمد عبد الحي لكهنوى مينه مافظ ابوالحسنات محمد عبد الحي لكهنوى مينه مافظ الموالحسنات محمد عبد الحي الكهنوي مينه الله

میلاد شریف بدعت صلالت دووجہ سے نہیں ہے۔ وجداق ل یہ ہے کہ میلاد کا مطلب یہ ہے کہ مقرر کوئی قرآن کی آیت یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پڑھے اوراس کی تشریح میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل معجزات ولادت نسب کے احوال اور وقت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل معجزات ولادت نسب کے احوال اور وقت ولادت خوارق عادت جوآب اللہ اللہ علیہ علی العالم بموئے بیان کرے جیسا کہ اس کی تحقیق ابن حجر مالکی نے ''النعمت الکبری علی العالم بمول سید ولد آدم' میں کی ہے ان کے علاوہ علمائے ماہرین نے کی ہے۔

یہ حقیقت بعنی میلا دشریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں موجود تھی اگر چہ بینام نہ تھا فین حدیث کے ماہرین سے بیہ پوشیدہ نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مجالسِ وعظ اور تعلیم علم میں فضائل اور حالاتِ ولادتِ اُحمہ بیکا ذکر کرتے تھے۔ صحاح میں مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیان بن ثابت وہ وہ کواپنی مسجد شریف میں منبر شریف پر بٹھاتے تھے اور وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کوظم اور اشعار میں پڑھتے سے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے حق میں دعائے خیر کرتے اور فرماتے: ''اے اللہ! روحِ اقدس سے ان کی تائید فرما۔' دیوانِ حیان کے ناظر پر بیہ بات پوشیدہ نہیں کہ ان کے حالات اور نسب شریف کا ذکر موجود ہے' پس اس قتم کے قصائد میں معجزات اور ولادتِ پاک کے حالات اور نسب شریف کا ذکر موجود ہے' پس اس قتم کے قصائد میں معجزات اور ولادتِ پاک کے حالات اور نسب شریف کا ذکر موجود ہے' پس اس قتم کے



اشعار کا پڑھناکسی محفل مجلس میں میلا دشریف ہے۔ (مجومہ فاوی عبدالحی)



حاجی کی ایرادالله مهاجر کلی میلید حاجی کی ایرادالله مهاجر کلی میلید حاجی کی میلید حاجی کی میلید حاجی کی میلید (1233ھ - 1317ھ)



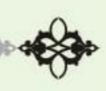
علائے ہند کے عظیم شیخ بالخصوص علماء دیو بند کے مرشد، جن کے مریدین میں مدرسہ دیو بند کے بائی مولا نا محمد قاسم نا نوتوی و ارالعلوم و یو بند کے سر پرست مولا نا رشید احمد گنگوہی ، مولا نا اشرف علی تھانوی اورمولا نامحمود الحن دیو بندی شامل ہیں۔آپ سینیہ ہندوستان سے ہجرت کرکے مکہ مکرمہ میں مقیم ہوئے اور جنت المعلیٰ میں مدفون ہوئے ۔عیدمیلا دکے بارے میں فرماتے ہیں :-😸 مولد شریف تمام ابل حرمین کرتے ہیں اس قدر ہمارے واسطے ججت کافی ہے اور ہمارے علاءاس زمانے میں جو پچھلم میں آتا ہے ہے جابا فتوی وے دیتے ہیں علائے ظاہر کیلئے علم باطن بہت ضروری ہے۔بغیراس کے پچھ کام درست نہیں ہوتا۔ فرمایا: ''ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں' تاہم علاء <mark>جواز کی طرف بھی گئے ہیں' جب</mark>صورت جواز کی موجود ہے پھر كول ايما تشدوكرت بين اور جار _ واسط اتباع حرمين كافى ب، (الأم امادي)

🛞 مشرب فقیر کابیہ ہے کم محفلِ میلا دمیں شریک ہوتا ہوں' بلکہ ذریعۂ بر کات سمجھ کرمنعقد کرتا مول - (فيعله مفت مسله)

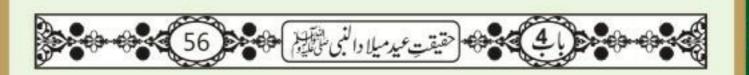
جولوگ میلا د کی محفل کو بدعت مذمومه کہتے ہیں خلاف شرع کہتے ہیں۔(نصلہ ہنت میلہ)



مرکب امام صدرالدین موهوب بن عمر الجزری بیسید (590ھ-665ھ)



امام صدرالدین موهوب بن عمر بن موهوب الجزری الشافعی مینید فرماتے ہیں: هذه بدعة لا بأس بها، ولا تُكره البِدع إلا إذا راغمت السُّنة، وأما إذا لم تراغمها فلا تُكرةُ ويُثاب الإنسان بحسب قصده في إظهار السرور و الفرح بمولد النبي التَّيَّالَيْزُ -وقال في موضع آخر: هذا بدعة ولكنها بدعة لا بأس بها ولكن لا يجوز له أن

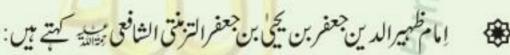


يسأل الناس بل إن كان يَعلمُ أو يغلب على ظنه أن نفس المسؤل تُطِيب بما يعطيه فالسؤال لذلك مباح أرجو أن لاينتهي إلى الكراهة- (سالى سل العدى والرشاد في سرة خيرالعباد التلكيم) ترجمہ: یہ بدعت ہے لیکن اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور بدعتِ مکروہ وہ ہے جس میں سنت کی بے حرمتی ہو۔اگریہ پہلونہ پایا جائے تو (بدعت) مکروہ نہیں اورانسان حضور نبی اکرم ملی کا کے میلا د کی حسبِ تو فیق اور حسبِ ارا دہ مسرت وخوشی کے اظہار کے مطابق اجروثواب یا تاہے۔ اورایک دوسرے مقام پر کہتے ہیں:'' یہ بدعت ہے کیکن اس بدعت میں کوئی مضا لَقتہ نہیں۔لیکن اس کے لیےلوگوں ہے سوال کرنا جائز نہیں اورا گروہ بیجا نتاہے یا اُسے غالب گمان

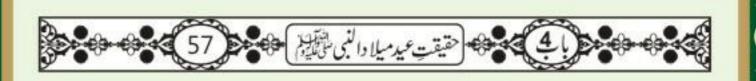
ہے کہاس کا سوال مسئول کی طبیعت برگران نہیں گز رے گا اور وہ خوشی ہے سوال کو بورا کرے گا تو الیی صورت میں بیسوال مباح ہوگا اور میں امید کر<mark>تا</mark> ہوں کہ بیمل مبنی بر کراہت نہیں ہوگا۔''

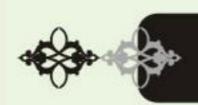




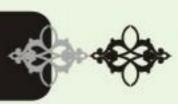


هذا الفعل لم يقع في الصدر الأول من السلف الصالح مع تعظيمهم وحبهم له إعظاماً ومحبة لا يبلغ جَمعُنا الواحدَ منهم ولا ذرّة منه وهي بدعة حسنة إذا قصد فاعلها جمع الصالحين والصلاة على النبي التيكيل وإطعام الطعام للفقراء والمساكين وهذا القدر يثاب عليه بهذا الشرط في كل وقت (سالحى، بل الهدئ والرشاوفي برة فيرالعباد الليل) محافلِ میلا د کے انعقاد کا سلسلہ پہلی صدی ہجری میں شروع نہیں ہوا اگرچہ ہمارے اسلاف صالحين عشقِ رسول النَّيْظَ البِهِمْ ہے اس قدرسرشار تھے كہ ہم سب كاعشق ومحبت ان بزرگانِ دين ميں ہے کسی ایک شخص کے عشقِ نبی سائٹا کیا ہے کہ کوئبیں پہنچ سکتا۔میلا د کا انعقاد بدعتِ حسنہ ہے اگر اس کا اہتمام کرنے والا صالحین کوجمع کرنے محفلِ درود وسلام اورفقراء ومساکین کے طعام کا بندوبست کرنے کا قصد کرتا ہے۔اس شرط کے ساتھ جب بھی پیمل کیا جائے گا موجب ثواب ہوگا۔





علامها بن تيميه مينيه (1263-1328ء)



علامة قى الدين احد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن تيميه مينية الني كتاب اقتضاء الصواط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم مين لكهة بين:

وكذلك مايحدثه بعض الناس إما مضاهاة للنصارى في ميلاد عيسي عليه السلام وإما محبة للنبي التي و تعظيمًا والله قد يشيبهم على هذه المحبة والاجتهاد لاعلى البدع من اتخاذ مولد النبي التي المراج عيدًا-

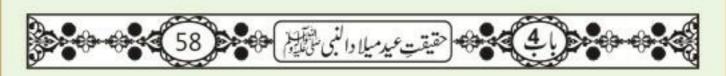
ترجمہ:اور ای طرح اُن اُمور پر (تواب دیا جاتا ہے) جوبعض لوگ ایجاد کر لیتے ہیں میلادِ عیسیٰ علیہ السلام میں نصاریٰ سے مشابہت کے لیے یاحضور نبی اکرم طاق ایجاد کی محبت اور تعظیم کے لیے اور اللہ تعالیٰ اُنہیں اس محبت اور اجتہا دیر تواب عطافر ما تا ہے نہ کہ برعت پر اُن لوگوں کو جنہوں نے یوم میلا دالنبی طاق کی کے الطور عیدا پنایا۔

اسى كتاب مين دوسرى جگه لکھتے ہيں:

فتعظيم المولد واتخاذه موسماً، قد يفعله بعض الناس ويكون له فيه أجر عظيم: لحسن قصده وتعظيمه لرسول الله الله الله المالية عظيمة لله يحسن من بعض الناس ما يستقبح من المؤمن المسدد

ترجمہ: میلا دشریف کی تعظیم اورائے شعار بنالینا بعض لوگوں کاعمل ہے اور اِس میں اُن کے لیے اَجِ عظیم بھی ہے کیونکداُن کی نیت نیک ہے اور رسول اکرم سائٹ الیام کی تعظیم بھی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک ایک اُمراچھا ہوتا ہے اور بعض مومن اسے فتیج کہتے ہیں۔

ہیں۔





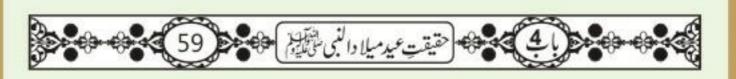
امام ربانی شیخ احدسر مندی حضرت مجددالف ثانی میدای میداید این "مکتوبات" میں فرماتے ہیں: 🛞 نفس قرآن خواندن بصوتِ حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چه مضانقه است؟ ممنوع تحريف و تغير حروفِ قر آن است والتزام رعاية مقامات نغمه و ترديد صوت بآن به طريق الحان باتصفيق مناسب آن كه در شعر نيز غير مباح است اگر به نهجے خوانند که تحریفِ کلمات قرآنی نشود چه مانع است؟ (کتوبات

ترجمہ: اچھی آ واز میں قر آ ن حکیم کی تلاوت کرنے قصیدے اور منقبتیں پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ ممنوع توصرف بہے کہ قرآن مجیدے حروف کوتبدیل وتحریف کیا جائے اورالحان کے طریق سے آ واز پھیرنا اوراس کے مناسب تا<mark>لیاں ب</mark>جانا جو کہ شعر می<mark>ں بھی ناجائز ہے۔اگرایسے طریقہ سے</mark> مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں ت<mark>حریف</mark> واقع نہ ہوا ورقص<mark>ائد پڑھنے میں ندکورہ (ممنوعہ) اُوامر نہ</mark> یائے جائیں تو پھرکون ساامر مانع ہے؟



وام على بن ابراجيم الحلبي مينيد المحالي المحالي مينيد المحالي المحالي المحالي مينيد المحالي مينيد المحالي المحالي المحالي المحال

إمام نور الدين على بن ابراہيم بن احمد بن على بن عمر بن بر ہان الدين حلبى قاہرى شافعيٌّ نہایت بلندر تنبہ عالم اور مقبول ومشہور مشائخ میں سے ہیں۔اُن کے مدلل علم کی وجہ ہے اُنہیں امام كبيراورعلامهٔ زمال كہا گيا ہے۔ أن كے معاصرين ميں ہے كوئى ان كے پائے كا نہ تھا۔ آپ بہت ہی بلند پایہ ومقبول کتب کے مصنف وشارح ہیں۔ آپ کی عظیم تزین کتاب سیرت ِطیبہ پر ''إنسان العيون في سيرة الأمين المامون "ج جوكه 'السيرة الحلبية"كتام معموف ہے۔ اُنہوں نے اس کتاب میں حضور نبی اکرم النہ اللہ کا میلا دشریف منانے پر دلائل دیتے



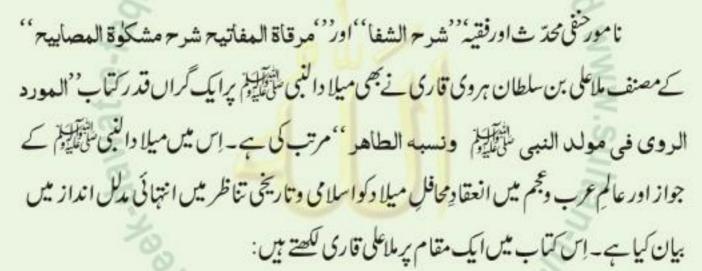
ہوئے اِس کا جائز اور مستحب ہونا ثابت کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

والحاصل أن البدعة الحسنة متفق عل ندبها وعمل المولد واجتماع الناس له كذلك أي بدعة حسنة_

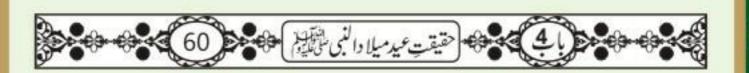
ترجمہ:حاصل کلام بیہے کہ بدعتِ حسنہ کا جواز واستخباب متفقہہے (اس میں کوئی اختلاف نہیں) اور اِسی طرح میلا دشریف منانے اوراس کے لیےلوگوں کے جمع ہونے کاعمل ہے کیعنی پیجھی بدعتِ دسنه (جائز اورمستحب) أمر ي all ri-



العلى القارى عينية (م1606ء) ملاعلى القارى عيناية (م1606ء)



وفى قوله تعالى: لَقَدُ جَأَءَ كُمْ رَسُولٌ (التوبة) إشعار بذلك وإيماء إلى تعظيم وقت مجيئه إلى هنالك قال: وعلى هذا فينبغي أن يقتصر فيه على ما يفهم الشكر لله تعالى من نحو ماذكر٬ وأما ما يتبعه من السماع واللهو وغير هما فينبغي أن يقال ما كان من ذلك مباحًا بحيث يعين على السرور بذلك اليوم فلا بأس يالحاقه٬ وما كان حرامًا أو مكروهًا فيمنع- وكذا ما كان فيه خلاف بل نحسن في أيام الشهر كلها ولياليه يعنى كما جاءعن ابن جماعة تمنيه فقد اتصل بنا أن الزاهد القدوة المعمر أبا إسحاق إبراهيم بن عبدالرحيم بن إبراهيم بن جماعة لما كان بالمدينة النبوية على ساكنها أفضل الصلاة وأكمل التحيّة كان بعمل طعامًا في المولد النبوي و يطعم



الناس ويقول: لو تمكنت عملت بطول الشهر كل يوم مولكًا

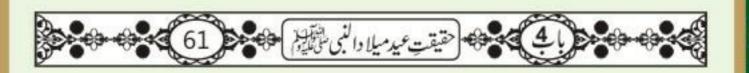
قلت: وأنا لما عجزت عن الضيافة الصورية كتبت هذه الأوراق لتصير ضيافة معنوية نورية مستمرة على صفحات الدهر غير مختصة بالسنة والشهر وسميته: بالمورد الروى في مولد النبي المراجع -

ترجمہ: فرمانِ باری تعالیٰ ہے'' ہے شک تمہارے پاس (ایک باعظمت) رسول (ایک آلیم باری تعالیٰ ہے '' اس آیت میں یہی فہر واشارہ ہے کہ حضور نبی اکرم الی آلیم ہی تشریف آوری کے وقت کی تعظیم بجالائی جائے اور اس لیے ضروری ہے کہ اظہار تشکر میں مذکورہ صورتوں پر اکتفا کیا جائے۔ جہاں تک ساع اور کھیل کود کا تعلق ہے تو کہنا چاہیے کہ اس میں سے جومباح اور جائز ہے اور اس دن کی خوشی میں مدومعاون ہے تو اس میلاد کا حصہ بنانے میں کوئی حرج نہیں اور جوحرام اور ماری کی خوشی میں مدومعاون ہے تو اس میلاد کا حصہ بنانے میں کوئی حرج نہیں اور جوحرام اور میں میٹل جاری رکھتے ہیں جیسا کہ ابن جماعہ نے فرمایا '' ہمیں یہ بات پینچی ہے کہ زاہد قدوہ کو میں میٹل جاری رکھتے ہیں جیسا کہ ابن جماعہ جب مدینہ النبی میں آلیم میں موتا تو پورا معرابوا سے ات کی موقع پر کھانا تیار کر کے لوگوں کو کھلاتے اور فرماتے: اگر میرے بس میں ہوتا تو پورا مہینہ ہرروز محفل میلاد کا امہمام کرتا''۔

میں کہتا ہوں: جب میں ظاہری دعوت وضیافت ہے عاجز ہوں تو بیا اوراق میں نے لکھ دیئے تاکہ میری طرف سے بیمعنوی ونوری ضیافت ہوجائے جوزمانہ کے صفحات پر ہمیشہ باقی رہے محض کسی سال یا مہینے کے ساتھ ہی خاص نہ ہواور میں نے اس کتاب کا نام 'المهورد الدوی فی مولد النہی ساتھ اللہ النہی ساتھ ہی خاص نہ ہواور میں اللہ کا نام 'المهورد الدوی

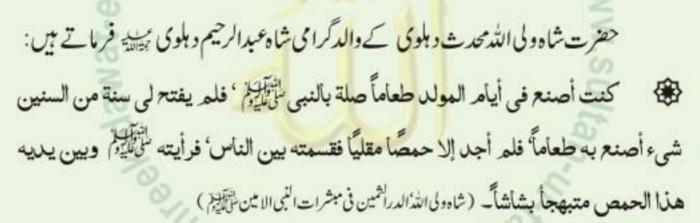
دوسرےمقام پر لکھتے ہیں:

وقد رؤى أبو لهب بعد موته في النوم 'فقيل له: ما حالك؟ فقال: في النار 'إلا أنه خُفّف عنّى كل ليلة اثنتين 'فأمص من بين أصبعي هاتين ماء – وأشار إلى رأس



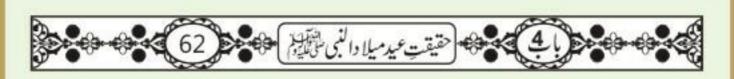
أصابعه _ وإن ذلك يا عتاقى لثوبيه عند ما بشرتنى بولادة النبى التي و وبارضا عها له ـ ترجمه: اورابولهب كومر نے كے بعد خواب ميں و يكھا گيا تواس سے بوچھا گيا: اب تيراكيا حال ہے؟ پس اُس نے كہا: آگ ميں جل رہا ہوں تاہم ہر پير كے دن (مير _ عذاب ميں) تخفيف كردى جاتى ہے اوراً نگيوں سے اشاره كرتے ہوئے كہنے لگا كہ ميرى ان دوائگيوں كے درميان سے پانى (كاچشمه) نكاتا ہے (جے ميں پي ليتا ہوں) اور يه (تخفيفِ عذاب) مير ليے اس وجہ سے كه ميں نے تو بيكو آزاوكيا تفاجب اس نے جھے محد (التي اليون) كى ولادت كى خوشخرى دى اوراس نے آپ التي كورودھ بھى پلايا تھا۔

شاه عبدالرجيم د ہلوی ہيئية (1114-1114ھ)



ترجمہ: میں ہرسال حضور سائٹا کے میلاد کے دِن کھانے کا اہتمام کرتا تھا 'لیکن ایک سال بوجہ غربت کھانے کا اہتمام کرتا تھا 'لیکن ایک سال بوجہ غربت کھانے کا اہتمام نہ کرسکا تو میں نے بچھ بھنے ہوئے چنے لے کرمیلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کردئے۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور سائٹا کیا ہے کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ سائٹا کیا ہے خوش وخرم تشریف فرما ہیں۔

برصغیر میں ہرمسلک اور طبقۂ فکر میں کیساں مقبول ومتندشاہ ولی اللہ محدث دہلوگ کا اپنے والدگرامی کا بیمل اور خواب بیان کرنا اِس کی صحت اور حسبِ اِستطاعت میلا دشریف منانے کا جواز ثابت کرتا ہے۔





مينخ اساعيل حقى مينية "تفسير روح البيان" مين لكصة بير-

ومن تعظيمه عمل المولد أذا لمريكن فيه منكر- قال الإمام السيوطي قُدّس سرة: يستحب لنا إظهار الشكر لمولدة عليه السلام-(اساعيل حقي، تغيرروح البيان) ترجمہ: اورمیلا دشریف منانا آپ سائی کیا ہے کے تعظیم میں سے ہے جب کہ وہ منکرات سے پاک ہو۔ ا مام سیوطیؓ نے فرمایا ہے: ہمارے لیے آپ سائٹا کیا کی ولا دتِ باسعادت پراظہارِ شکر کرنامستحب



شاه عبد العزيز محدث د ہلوی میں معدد العزیز محدث د ہلوی میں معدد العزیز محدث د ہلوی میں معدد (1822-1745ء)



خاندانِ شاہ ولی اللہ کے آفتابِروش شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی میں اے فقاوی میں

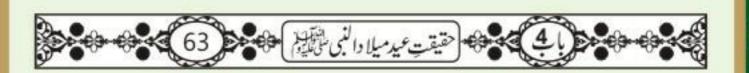
وبركة ربيع الأول بمولد النبي التي المنظيل فيه ابتداء وبنشر بركاته التي على الأمة حسب ما يبلغ عليه من هدايا الصلوة والإطعامات معاً - (عبدالعزيز عدث والوئ تآوي) ترجمہ: اور ماہِ رئیج الاوّل کی برکت حضور نبی اکرم مائی آلیا کے میلا دشریف کی وجہ سے ہے۔ جتنا اُمت کی طرف ہے آپ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود وسلام اور طعاموں کا نذرانہ پیش کیا جائے اُ تنابی آپ ملکھایی کی برکتوں کا اُن پرنزول ہوتا ہے۔



شيخ عبدالله بن محمد بن عبدالوماب عبيلة



اہل حدیث مکتبہ فکر کے بانی شیخ محمد بن عبدالوہاب میشید کی کتاب' مختصر سیرۃ الرسول

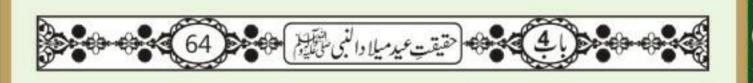


وأرضعته النَّيْ اليَّمْ ثوبية عتيقة أبى لهب أعتقها حين بشرته بولادته النَّيْ أَلِيْمْ - وقد رؤى أبو لهب بعد موته في النوم فقيل له: ما حالك؟ فقال: في النار والا أنه خُفف عتى كل اثنين وأمصَ من بين أصبعي هاتين ماء - وأشار برأس أصبعه - وإن ذلك باعتاقي لثويبة عندما بشرتني بولادة النبي النَّيْلِيْمْ وبإرضا عها له ـ

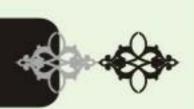
قال ابن الجوزى: فإذا كأن هذا أبو لهب الكافر الذى نزل القران بذمّه جُوزى بفرحه ليلة مولد النبى المنظمة به فما حال المسلم الموحد من أمته يُسر بمولده- (عبدالله مختفريرة الرسول المنظمة)

ترجمہ: اور ابولہب کی باندی تو ہیے نے آپ سی گیائی کودودہ پلایا اور جب اُس نے آپ سی گیائی کی بیدائش کی خبر سنائی تو ابولہب نے اُسے آزاد کر دیا اور ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے بوچھا گیا: اب تیراکیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا: آگ میں جل رہا ہوں' تاہم ہر سوموارکو (میر نے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور اُنگی کے اشارہ سے کہنے لگا کہ میری ان دو انگیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکاتا ہے (جے میں پی لیتا ہوں) اور یہ (تخفیف عذاب میر نے لیا ہوں) اور یہ (تخفیف عذاب میر نے لیے) اس وجہ سے کہ میں نے تو بیہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (سی تھی ہے) کی ولادت کی خوش خبری دی اور اس نے آپ سی تھی ہے کہ میں نے تو بیہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (سی تھی ہے)

ابن جوزی کہتے ہیں:''پس جب حضور نبی اکرم طان آلیا کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اُجر میں ہر شب میلاداُس ابولہب کو بھی جزا دی جاتی ہے جس کی ندمت میں قرآن حکیم میں (ایک مکمل) سورت نازل ہوئی ہے۔ تو آپ طان آلیا کی اُمت کے اُس تو حید پرست مسلمان کو ملنے والے اُجروثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ طان آلیا کی کے میلاد کی خوشی منا تا ہے۔''







شاه احد سعید مجد دی د ہلوی بیشیہ ہندوستان کی معروف علمی وروحانی شخصیت تھے۔اُ نہوں نے مدینہ منورہ میں وفات پائی اورسیدنا عثمان غنی طافؤ کے پہلومیں مدفون ہیں۔آپ اپنے رسالیہ "إثبات المولى والقيام" بين لكه بين

ايها العلماء السائلون عن دلائل مولى الشريف لنبينا وسيدنا المنتيلية! فاعلموا أن محفل المولد الشريف يشتمل على ذكر الآيات والأحاديث الصحاح الدالة على جلالة قدره وأحوال ولادته ومعراجه و معج<mark>زا</mark>ته ووفاته التَّهُ الله على الما ذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكرة الغافلون فإنكار كم مبنى على عدم استماعه-

'' ہمارے نبی و آتا طائنگائی کے میلا دشری<mark>ف</mark> کے دلائل کے بارے میں پوچھنے والو۔اے علاء! جان لو کہ مخلِ میلا دشریف الیم آیات و سیج احادیث کے بیان پرمشمل ہوتی ہے جن میں آپ سائیلینظ کی کمالِ شان پر دلالت ہوتی ہے اور آپ مائیلیلظ کی ولادت باسعادت معراج ' معجزات اوروصال کے واقعات کا بیان ہوتا ہے۔ آپ طانی کیا ہے کا ذکر کرنا ہمیشہ سے بزرگانِ دین کی سنت رہی ہےاور صرف غافلین نے آپ الٹھائیوں کے ذکر سے غفلت برتی ہے۔ پس تمہاراا نکار ہٹ دھرمی پرمبنی ہے۔''

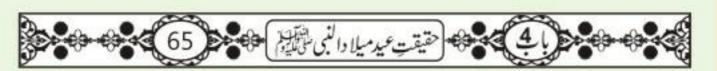


مولا نااحر علی سہارن پوری میں ہے۔



مولانا احد علی محدّث سہارن پوری میں و یو بند کے مشہور عالم ہیں اور میلا دشریف کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

إن ذكر الولادة الشريفة لسيدنا رسول الله التُهَالِيم بروايات صحيحة في أوقات

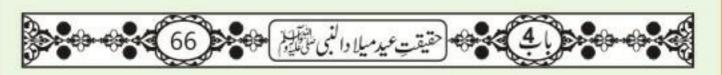


خالية عن وظائف العبادات الواجبات و بكيفيات لم تكن مخالفة عن طريقة الصحابة وأهل القرون الثلاثة المشهود لها بالخير٬ وبالا عتقادات التي موهمة بالشرك والبدعة وبالآداب التي لم تكن مخالفة عن سيرة الصحابة التي هي مصداق قوله عليه السلام-ما أنا عليه وأصحابي وفي مجالس خالية عن المنكرات الشرعية موجب للخير والبركة بشرط أن يكون مقرونًا بصدق النية والإخلاص واعتقاد كونه داخلاً في جملة الأذكار الحسنة المندوبة غير مقيد بوقت من الأوقات فإذا كان كذلك لانعلم أحد من المسلمين أن يحكم عليه يكونه غير مشروع أو بدعة - (سارن پورئ المبدعلى المفند) ترجمه: سيدنارسول الله ساتيناكيز كي ولا دت شريف كا ذكر سيح روايت سے ان اوقات ميں جوعبا داتِ واجبہ سے خالی ہوں ان کیفیات سے جو صحابہ کرام بھائی اور ان اہل قرونِ ثلاثہ کے طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی شہادت حضرت (سانھالیلم) نے دی ہے ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہول ا<mark>ن آ داب کے ساتھ جو صحابہ شائشے</mark> کی اس سیرت کے مخالف نہ ہوں جوحضرت (ساتھ الیام) کے ارشا<mark>دما اُنا علیہ واصحابی کی مصداق ہے ان مجالس میں</mark> جو منکرات ِشرعیہ سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہے۔ بشرطیکہ صدق نیت اورا خلاص اوراس عقیدہ ہے کیا جاوے کہ بیجھی منجملہ دیگراَذ کارِحسنہ کے ذکرِحسن ہے' کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں۔ پس جوابیا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دےگا۔



سيّداحمد بن زيني دحلان عيد (1233-1304ھ)

سیداحد بن زین دحلان حنی ہاشمی قریش مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ مکہ مکرمہ کے مفتی سے اور اپنے معاصر علمائے حجاز میں بلندر تبہ پر فائز تھے۔ آپ میں بیدا ہوئے قریباً ہرموضوع پر قلم اُٹھایا اور 35 سے زائد کتب ورسائل لکھے۔ آپ نے 'السیدۃ النبویۃ (53:1)' میں آئمہ وعلماء کے اقوال نقل کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ میلا دالنبی ملٹھ آئے کے خوشی منانے پر توایک کا فربھی جزا



ے محروم نہیں رہتا' تو حید پرست مسلمان کو ملنے والے اُجر وثواب کا کیا عالم ہوگا۔ میلا دشریف منانے والے کے نیک مقاصداور دلی خواہشات جلدیا یہ پھیل تک پہنچتی ہیں۔



اہلِ حدیث مکتبہ فکر کے نامور عالمِ دین نواب صدیق حسن خان بھو پالی میلا دشریف منانے کی بابت لکھتے ہیں: منانے کی بابت لکھتے ہیں: منانے کی بابت لکھتے ہیں:

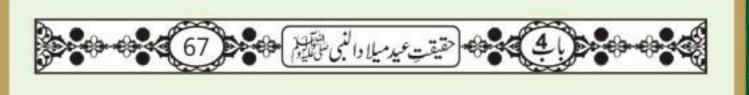
اسبوع المسبوع المسبوع

آ گے لکھتے ہیں:

المجانب ''جس کوحضرت (التقلیم) کے میلا دکا حال من کرفر حت حاصل نه ہوا ورشکر خدا کا حصول پر'اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں'' (بھو پالیٰ الشمامة العنوبیة من مولد خیرالبریة ، 16)

على الامت علامه محمدا قبال بينية

شاعرِ مشرق حکیم الامت علامہ محمدا قبال بیسید فرماتے ہیں: ''منجملہ ان مقدس اُیام کے جو مسلمانوں کے لیے مقدس کے ہیں ایک میلا دالنبی سلی آلید کی کا دن بھی ہے۔ میرے نزدیک انسانوں کی دماغی وقلبی تربیت کے لیے نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رُوسے زندگی کا جونمونہ بہترین ہوا وہ ہروقت ان کے سامنے رہے۔ چنانچے مسلمانوں کے لیے اسی وجہ سے ضروری ہے کہ وہ اُسوہ رسول سلی آلید کی کہ وہ نظر رکھیں تا کہ جذبہ تقلیدا ورجذبہ عمل قائم رہے۔ ان جذبات کو عرفظر رکھیں تا کہ جذبہ تقلیدا ورجذبہ عمل قائم رہے۔ ان جذبات کو



قائم رکھنے کے تین طریقے ہیں:

🛞 پہلاطریق تو درود وصلوٰۃ ہے جومسلمانوں کی زندگی کا جزولا نیفک ہو چکا ہے۔وہ ہروقت ورود پڑھنے کےمواقع نکالتے ہیں۔عرب کےمتعلق میں نے سنا کہا گرکہیں بازار میں دوآ دمیلڑ يرُت بين اورتيسرابة وازبلند اللهمة صَلِّ عَلى سَيِّدِنَا وَبَادِكُ وَسَلِّمُ يرُّهُ ويَا بِوَلرُانَى فوراً رک جاتی ہےاور فریقین ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھانے سے فوراً باز آ جاتے ہیں۔ بیدرود کا اثر ہے اورلازم ہے کہ جس پر درود پڑھا جائے اس کی یا دقلوب کے اندرا پنااثر پیدا کرے۔

🛞 پہلاطریق انفرادی دوسرااجتاعی ہے۔ یعنی مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہوں اورایک شخص جوحضورا قائے دوجہاں ساتھا کیا کے سوائے حیات سے بوری طرح باخبر ہوا ہے ساتھا کیا کی سوائے زندگی بیان کرے تا کہان کی تقلید کا ذوق وشوق مسلمانوں کے قلوب میں پیدا ہو۔اس طریق پڑمل پیراہونے کے لیے آج ہم سب یہاں جمع ہوئے ہیں۔

🕸 تیسراطریق اگر چه مشکل ہے لیکن بہر حا<mark>ل</mark> اس کا <mark>بیان</mark> کرنانہایت ضروری ہے۔وہ طریقہ یہ ہے کہ یا درسول مان آلکونز اس کثرت ہے اورا یسے انداز میں کی جائے کہ انسان کا قلب نبوت کے مختلف پہلوؤں کا خودمظہر ہوجائے بعنی آج سے تیرہ سوسال پہلے جو کیفیت حضور سرورِ عالم مانٹھا کیا کے وجو دِمقدس سے طاہر تھی' وہ آج بھی تمہار ہے قلوب کے اندر پیدا ہوجائے۔(آٹارا قبال۔ ملام دعمیر



مولا نااشرف على تقانوى مينية (1863-1943ء)

مولا نااشرف على تقانوي ميهية نامور عالم ديو بند تنظير آپ حاجي امداد الله مهاجر مكي ميهية کے ہاتھ پر بیعت تھے۔مجالسِ موالید پرخطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میراکٹی سال تک بیمعمول رہا کہ بیہ جومبارک زمانہ ہے جس کا نام رہیجے الاول کامہینہ ہے جس کی فضیلت کو ایک عاشق ملاعلی قاری نے اس عنوان سے ظاہر کیا ہے: لهذا الشهر فى الإسلام فضل منقبت تفوق على الشهود ديب فسى دبيب فسى دبيب فسى دبيب ونسود فسوق نسود فسوق نسود فسوق نسود مناسع فسى دبيب فضيلت تجاورتمام مبينول پراس كى تعريف كوفضيلت تجاورتمام مبينول پراس كى تعريف كوفضيلت مياداندر بهاداندر بهاد جاورتور بالائور بالائور

"توجب بیمبارک مہینہ آتا تھا تو میں حضور طاق آلی کے وہ فضائل جن کا خاص تعلق ولا دتِ شریفہ سے ہوتا تھا مخضر طور پر بیان کرتا تھا مگر التزام کے طور پرنہیں کیونکہ التزام میں تو علاء کو کلام ہے۔ بلکہ بدوں اِلتزام کے دووجہ سے:

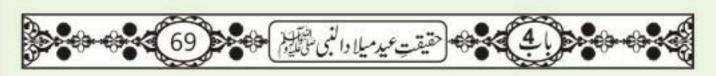
ایک بیرکہ حضور طفائلی^{او} کا ذکر فی نفسہ طاعت وموجب برکت ہے۔ دوسرےاس وجہ ہے کہ لوگوں کو بیہ معلوم ہو جائے کہ ہم لوگ جومجالسِ موالید کی ممانعت کرتے ہیں تو وہ ممانعت نفسِ ذکر ک<mark>ی وجہ ہے نہیں ۔نفسِ ذکر کوتو ہم لوگ طاعت سمجھتے ہیں بلکہ محض</mark>

منکرات ومفاسد کےانضام کی وجہ ہے منع کیا جات<mark>ا ہ</mark>ے ورن<mark>نفسِ ذکر کا تو ہم خود قصد کرتے ہی</mark>ں۔

مسرات ومفاسد کے انصام کی وجہ ہے تک کیا جاتا ہے ورنہ سی ذکر کا کو ہم خود فصد کرتے ہیں۔
'' یہ تو ظاہری وجوہ تھیں۔ بڑی بات بیتی کہ اس رہنے الاوّل زمانہ میں اور دنوں سے زیادہ حضور ساتھ آلیا ہے ذکر کو جی چاہا کرتا ہے اور بیا لیک امر طبعی ہے کہ جس زمانہ میں کوئی امر واقع ہوا ہو اس کے آنے سے دل میں اس واقعہ کی طرف خود بخو دخیال ہوا جاتا ہے اور خیال کو بیتر کت ہونا جب امر طبعی ہے تو زبان سے ذکر ہوجانا کیا مضا گفتہ ہے۔ بیتو ایک طبعی بات ہے۔''

ای خطاب میں آ گے ایک جگہ فرماتے ہیں:

''تو میرا جومعمول تھا کہ اس ماہ مبارک میں حضور یا گھیے ہے فضائل بیان کیا کرتا تھا'وہ دوام کے حد میں تھا'التزام کے طور پر نہ تھا۔ چنانچہ چندسال تک تو میں نے کئی وعظوں میں فضائل نبوی سائی آلیے ہا کا ذکر کیا جن کے نام سبمقفی ہیں: النبود' النظھود' السرود' الشذود' الحبود۔ وہاں ایک ذکر رسول سائی آلیے ہوگا جو کہ اس سلم میں ہے مقفی نہیں۔ پھرکئی سال سے اس کا اتفاق نہیں موا کچھا سباب طبعیہ ایسے مانع ہوئے جن سے یہ معمول ناغہ ہوگیا۔ نیز ایک وجہ یہ بھی تھی کہ لوگ



اس معمول سے التزام کا خیال نہ کریں جو کہ خلاف واقعہ ہے کیونکہ میرے اس معمول کی بڑی وجہ صرف بیتھی ان ایام میں حضور سائٹ کیا ہے کے فضائل اور دنوں سے زیادہ یاد آتے تھے نہ کہ اس میں شرعی ضرورت کا اعتقادیا عمل تھا۔''

فضل اوررحمت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس مقام پر ہر چند کہ آیت کے سباق پر نظر کرنے کے اعتبار سے قرآن مجید مراد ہے کے مقابار سے قرآن مجید مراد ہے کے سنا گرا لیے معنی عام لیے جائیں کہ قرآن مجید بھی اس کا ایک فردر ہے تو بیزیادہ بہتر ہے۔ وہ یہ کہ فضل اور رحمت سے مراد حضور طراق کیا ہے گذروم مبارک لیے جائیں۔ اس تفییر کے موافق جتنی نعمیں اور رحمت سے مراد حضور طراق کیا ہے کہ اوجود اور ان میں قرآن بھی ہے مسب اس میں داخل ہو جائیں گی۔ اس لیے کہ حضور طراق کیا ہے کہ اس محتوں کی اور مادہ ہے تمام رحمتوں جائیں گی۔ اس لیے کہ حضور طراق کیا ہے کہ اس تفییر کی بنا پر اس آیت کا حاصل بیہ ہوگا کہ ہم کوی تعالیٰ ارشاد فر مار ہے ہیں کہ حضور طراق کیا ہے کہ جود باجود پر خواہ وجو دِنوری ہو یا ولا دت طاہریٰ اس پرخوش ہونا چا ہے۔ اس لیے کہ حضور طراق کیا ہم کوی نواں کے واسط ہیں۔ فردسری عام نعمتوں کے علاوہ) افضل نعمت اور سب سے بڑی دولت ایمان ہے جس کا حضور طراق کیا گیا ہے ہم کو پنچنا بالکل ظاہر ہے ۔ غرض اصل الاصول تمام مواد فضل ورجمت کی حضور طراق کیا ہی ذات بابر کات ہو گی ۔ پس ایس قادر ہی خوثی اور فرح ہو کم ذات بابر کات ہو گی۔ پس ایس قادری کی قاد وہ کی کہ اس کے دوجود پر جس قدر بھی خوثی اور فرح ہو کم خوتی اور فرح ہو کم دات بابر کات ہو گی۔ پس ایس قادی کی تھانوں گا

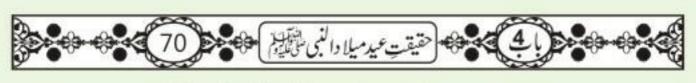
مولا نااشرف علی تھانوی کے مندرجہ بالاا قتباسات سے واضح ہوجا تا ہے کہ اُن کاعقیدہ ہرگز مجالسِ میلا د کے قیام کے خلاف نہیں تھا۔ وہ صرف اِس کے لیے وقت معین کرنے کے حامی نہیں تھے۔ ہبر حال میلا دشریف منانا اُن کے نز دیک جائز اور مستحب امرتھا۔



مفتی رشیداحمه لدهیا نوی میشه (1922ء) 🖈



مفتی رشیداحدلدهیانوی مینید تحریر کرتے ہیں:



جب ابولہب جیسے بدبخت کا فر کے لیے میلا دالنبی طافی آلیا کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں سختی اب میں سختی نے جو کوئی آئی آلیا کی خوشی کی است آپ طافی آلیا کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپ طافی آلیا کی است کی خوش کرے اور حسب وسعت آپ طافی آلیا کی محبت میں خرج کرے تو کیونکراعلی مراتب حاصل نہ کرے گا۔ (احسن الفتاوی)

ملك ويوبندكامتفقه فيصله علمائے ديوبندكامتفقه فيصله

حرمین شریفین کے علائے کرام نے علائے دیو بند سے اختلافی واعتقادی نوعیت کے چیبیں (26) مختلف سوالات پوچھے تو 1325ھ میں مولا ناخلیل احمد سہاران پوری (1269-1346ھ) نے ان سوالات کا تحریری جواب دیا جو 'المھند علی المھند' نامی کتاب کی شکل میں شائع ہوا۔ ان جوابات کی تقدیق چوبیں (24) نام وَ رعلائے دیو بند نے اپنے قلم سے کی 'جن میں مولا نامحود اللہ تو رابات کی تقدیق چوبیں (24) نام وَ رعلائے دیو بند نے اپنے قلم سے کی 'جن میں مولا نامحود اللہ تا رابات کی تقدیق مولا نامحرد سن امروہ وی (م 1330ھ) 'مفتی اعظم دارالعلوم دیو بند مفتی علی تا اور مولا ناماشق والہی میر شی عزیز الرحمٰن (م 1347ھ) مولا ناماش والہی میر شی میں شامل ہیں۔ ان چوبیں (24) علاء نے صراحت کی ہے کہ جو پچھ 'المھند علی المھند ''میں تحریر کیا گیا ہے وہی ان کا ور ان کے مشائخ کا عقیدہ ہے۔

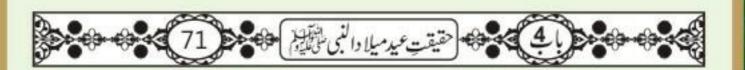
كتاب ندكوره مين اكيسوال سوال ميلا وشريف منانے كمتعلق بـ- اس كى عبارت ب:

اللہ عبارت بندكور ولادته التي الله مستقبح شرعًا من البدعات السيئة المحرمة أم غير ذلك؟

''کیاتم اس کے قائل ہو کہ حضور طاق آلیا کی ولادت کا ذکر شرعاً فیسے سیئے مرام (معاذ اللہ) ہے یا اور کچھ؟''

علمائے دیوبندنے اس کامتفقہ جواب یوں دیا:

علية الصلاة والسلام ، بل و ذكر غبار نعاله وبول حمارة النَّمَا في مستقبح من البدعات



السنية المحرمة فالأحوال التي لها أدنى تعلق برسول الله المنافية ذكر ها من أحب المنادوبات وأعلى المستحبات عندنا سواء كان ذكر ولادته الشريفة أو ذكر بوله و برازه و قيامه وقعوده و نومه و نبهته كما هو مصرح في رسالتنا المسمأة بالبراهين القاطعة في مواضع شتى منها-

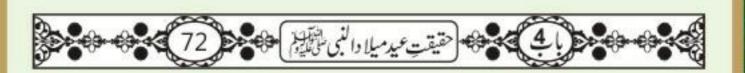
ترجمہ: حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایبانہیں ہے کہ آپ طراقی کے ولادتِشریفہ کا ولادتِشریفہ کا ذکر بلکہ آپ طرفی کے بیشاب کے تذکرہ کو بھی فہنچ و بدعتِ سئیہ یا حرام کے ۔ وہ جملہ حالات جنہیں رسول اکرم طرفی کیا ہے ذرای بھی نسبت ہے ان کا ذکر ہمارے نزد یک نہایت پسندیدہ اور اعلی درجہ کامستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریف کا ہویا آپ طرفی کیا ہو یا آپ طرفی کیا ہو یا گائی ہو جسیا کہ مارے رسالہ ' برا بین قاطعہ'' میں متعدد جگہ بالصراحت مذکورہے۔''

مفتی مظهر الله د الموی مینید مفتی مظهر الله د الموی مینید

کی میلا دخوانی بشرطیکہ میچے روایات کے ساتھ ہواور بارہویں شریف میں جلوس نکالنا بشرطیکہ اس میں کسی فعلِ ممنوع کا ارتکاب نہ ہویہ دونوں جائز ہیں ان کو ناجائز کہنے کے لئے دلیلِ شرعی ہونی چاہیے۔مانعین کے پاس اسکی ممانعت کی کیا دلیل ہے؟ لیہ کہنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہ کبھی اس طور سے میلا دخوانی کی نہ جلوس نکالا ،ممانعت کی دلیل نہیں بن سکتی کہ کسی جائز امرکوکسی کا نہ کرنااس کونا جائز نہیں کرسکتا۔ (فادی مظہری: ۴۳۲۳۳۵)

موجها المحالي المالكي المكي بينية محربن علوى المالكي المكي بينية

بیشک میلا دِالنبی طافع الله کامحفل حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کی ولا دت باسعادت کی خوشی و مسرت سے عبارت ہے اوراس اظہار خوشی پرتو کا فرنے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ سیجے بخاری میں مذکور ہے کہ



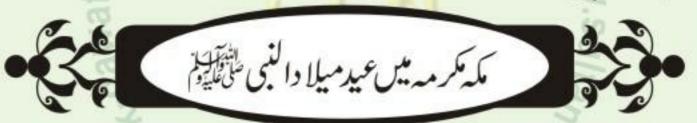
سوموار کےروزاس لئے ابولہب کے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے کہاس نے اپنی لونڈی ثوبیہ کوحضور نبی اکرم سائٹلین کی ولادت کی خوشخبری دینے کی بناپر (اظہارِ مسرت کی وجہ سے) آزاد کر دیا تھا۔

میرے مرشد پاک سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغرعلی میشید (1947-2003ء) ہر سال با قاعدگی ہے دومرتبہ میلادِ مصطفی سائٹلین کی عظیم الثان محافل منعقد کیا کرتے تھے۔ پہلی 12-13 اپریل اور دوسری ستمبر کے پہلے ہفتہ میں ۔ان میں آپ بیسیے کی طرف سے وسیع اور عالیشان کنگر (طعام) کا اہتمام کیا جاتا جو ہر خاص اور ادنیٰ کے لیے عام ہوتا۔ اس کے علاوہ آپ ہیں۔ سارا سال جہاں بھی جاتے <mark>اور ہیٹھتے و ہیں محفلِ میلا دشروع ہوجاتی ۔ان محافل میں حمد</mark> ونعت ،منقبت پڑھی اور شانِ رسو<mark>ل صلی الله علیہ وآلہ وسلم</mark> بیان کی جاتی۔محافلِ میلا د کے علاوہ آپ مید نے بھی بھی کسی دوسر موضوع پر محفل منعقد نہیں گی۔ آپ مید فرمایا کرتے تھے ہاری خواہش ہے کہ ساری زندگی اپنے آتا ومولاحضور علیہ الصلوۃ والسلام کی تعریف ونعت سنتے ر ہیں اور یہی ہماری زندگی ہے۔عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے بغیر زندگی فضول ہے۔ آپ نے ایک مرتبہ مجھ سے فر مایا کہ بھائی نجیب! بیہ جوہم زمین پر چل پھررہے ہیں اورائنے لوگ ہماری پیروی کر رہے ہیں ہمارااحترام اورعزت کرتے ہیں، ہمارے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اوربعض تواحترام میں پاؤں تک کو بوسہ دینے لگتے ہیں بیصرف اور صرف میرے آتا ومولاحضور علیہ الصلوۃ والسلام کے کرم اوران کی غلامی کی وجہ ہے ہے ور نہ ہماری کیا حیثیت ہے؟ مجھے نصیحت فر مائی! کہتم بھی گفتار میں تجریر میں ،تقریر میں جوبھی اللہ تعالیٰ ہنرعطا فر مائے حضور علیہ الصلوٰ ۃ والسلام ، اُن کے اہلِ ہیٹے اور صحابہ کرامؓ اور دینِ حق کو ہی عام کرنے کی کوشش کرنا پھر دیکھنا اللہ اوراس کے محبوب طافہ آلیا کی

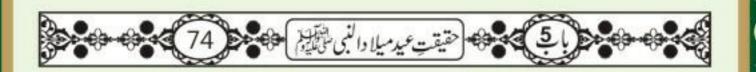




عالمِ اسلام میں خلافتِ عثانیہ تک جشنِ ولا دتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی عقیدت اور شان و شوکت سے منایا جاتار ہا ہے۔ اس کے بعد جوآئے ان کے نزدیک تو ہڑمل جوان کو پہندنہ ہؤشرک ہے۔ خلافتِ عثمانیہ تک عالمِ اسلام میں منائی جانے والی عید میلا دالنبی کی تقریبات کا حال مخضراً بیان کررہے ہیں۔ بیان کررہے ہیں۔



1- قَالَ السخاوى: و اما اهل مكة معدن الخير والبركة فيتوجهون الى المكان المتواتر بين الناس انه محل مولدة و هو في "سوق الليل" رجاء بلوغ كل منهم بذالك المقصد و يزيد اهتمامهم به على يوم العيد حتى قل ان يتخلف عنه احد من صالح و طالح، و مقل و سعيد سيما "الشريف صاحب الحجاز" بدون توار و حجاز قلت: الان سيماء الشريف لاتيان ذالك المكان ولا في ذالك الزمان، قال: وجود قاضيها و عالمها البرهاني الشافعي اطعام غالب الواردين و كثير من الاطنين المشاهدين فاخرالاطعمة والحلوى، و يمد للجمهور في منزله صبيحتها سماطاً جامعًا رجاء لكشف البلوى، و تبعه ولدة الجمالي في ذالك للقاطن والسالك، قلت: اما الان فما بقي من تلك الاطعمة الا الدخان، ولا يظهر مما ذكر الا بريح الريحان فالحال كما قال



اما الخيام فانها كخيامهم وارى نساء الحسى غير نسائهم امام سخاویٌ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ خیروبرکت کی کان ہیں۔وہ اس مشہور مقام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت ہے۔ بیسوق اللیل میں واقع ہے (متوجہ اس لیے ہوتے ہیں) تا کہ ان میں سے ہر کوئی اپنے مقصد کو یا لے گابیلوگ عید (میلاد) کے دن اس اہتمام میں مزید اضافہ کرتے ہیں یہاں تک کہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نیک یابد، سعید یاشقی اس اہتمام سے پیچھے رہ جائے۔خصوصاً امیر حجاز (شریفِ مکہ) بخوشی شرکت کرتے ہیں اور امیر حجاز (شریفِ مکہ) کی آمدیراس جگہ ایک مخصوص نشان بنایا جاتا ہے پہلے زمانہ میں نہ تھا اور مکہ کے قاضی اور عالم'' البرھانی الشافعی'' نے بے شار زائرین ، خدام اور حاضرین کو کھانا اور مٹھائیاں کھلانے کو پہندیدہ قرار دیاہے اور وہ (امیر حجاز) اپنے گھر میں عوام کے لیے وسیع وعریض دسترخوان بچھاتا ہے، بیامیدکرتے ہوئے کہ آزمائش اور مصیبت ٹل جائے اور اس کے بیٹے ''الجمالی'' نے بھی خدام اور مسافروں کے حق میں اپنے والد کی اتباع کی ہے۔ میں کہتا ہوں ۔۔۔۔۔اب ان کھانوں میں ہے کوئی چیز باقی نہیں رہی سوائے دھویں کے اور نہ ہی مذکورہ بالا اشیاء میں سے پھولوں کی خوشبو کے سوا کچھر ہا۔اب تو حال شاعر کے اس شعر کے مطابق ہے: (خیمے توان کے خیموں کی طرح ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس قبیلے کی عورتیں ان عورتوں ہے بہت مختلف ہیں)۔ (ملاعلی قاری،الموردالروی فی مولدالنبی:۱۵)

2۔ صدیوں سے اہلِ مکہ جشنِ میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناتے رہے ہیں۔اس کی تفصیل یوں ہے۔

يزار مولد النبى المكانى في الليلة الثانية عشر من ربيع الاول في كل عام فيجتمع الفقهاء والاعيان على نظام المسجد الحرام و القضأة الاربعة بمكة المشرفة بعد صلاة المغرب بالشموع الكثيرة والمفروعات والفوانيس والمشاغل و جميع المشائخ مع طوائفهم بالاعلام الكثيرة و يخرجون من المسجد الى سوق الليل و يمشون فيه الي محل مولد الشريف بازدحام و يخطب فيه شخص و يدعو للسلطنة الشريفة ثمر يعودون الى المسجد الحرام و يجلسون صفوفاً في وسط المسجد من لجهة الباب الشريف والقضاة يدعو للسلطان ويلبسه الناظر خلعة ويلبس شيخ الفراشين خلعة ثمر يؤذن للعشاء ويصل الناس على عادتهم ثمريمشي الفقهاء مع ناظر الحرم الى الباب الذي يخرج منه من المسجد ثم يتفرقون، و هذا من اعظم مراكب ناظر الحرم الشريف بمكة المشرفة و يأتي الناس من البدو والحضرو اهل جدة و سكان الاودية في تلك الليلة و يفرحون بها (قطب الدين، الاعلام بيت الله الحرام - ١٩٩) ۱۲رہیج الاوّل کی رات ہرسال با قاعدہ مسجدِ حرام میں اجتماع کا اعلان ہوجا تا ہے۔ تمام علاقوں کے علاء وفقهاء گورنراور جاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مجدِحرام میں استھے ہوجاتے ہیں اورادا کیکی تماز کے بعد سوق اللیل سے گذرتے ہوئے مولد النبی ساتھ کیا ہے (وہ مکان جس میں آپ سائی این کی والادت ہوئی) کی زیارت کیلئے جاتے ہیں ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں فانوس اورمشعلیں ہوتی ہیں (پیمشعل بردارجلوس ہوتاہے) وہاں لوگوں کا کثیر اجتماع ہوتاہے کہ جگہ نہیں ملتی۔ پھر عالم وین وہاں خطاب کرتے ہیں تمام مسلمانوں کے لئے دعا ہوتی ہے اور تمام لوگ پھر دوبارہ مسجد حرام میں آجاتے ہیں واپسی پر بادشاہ وفت مسجد حرام میں ایسی محفل کے انتظام کرنے والوں کی دستار بندی کرتا ہے پھرعشاء کی اذ ان اور جماعت ہوتی ہےاس کے بعدلوگ اینے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ بیا تنابڑااجتاع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں'شہروں حتی کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولا دت پرخوشی کا

3- الجامع اللطيف ميں مكه مكرمه ميں جشنِ ميلا و كے حوالے كھا ہے۔

جرت العادة بمكة ليلة الثاني عشر من ربيع الاول كل عامر ان قاضي مكه الشافعي

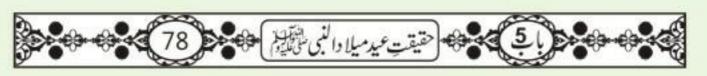
يتهياء لزيارة هذا المحل الشريف بعد صلاة المغرب في جمع منهم الثلاثلة القضاة و اكثر الاعيان من الفقهاء والفضلاء و ذوى البيوت بفوانيس كثيرة و شموع عظيمة و ازدحام عظيم و يدعى فيه للسلطان ولامير مكة و للقاضى الشافعي بعد تقدم خطبة مناسبة للمقام ثم يعود منه الى المسجد الحرام قبيل العشاء و يجلس خلف مقام الخليل عليه السلام بازاء قبة الفراشين و يدعو الداعى لمن ذكر انفا بحضور القضاة و الكثر الفقهاء ثم يصلون العشاء و ينصرفون ولم اقف على اول من سن ذالك سألت مؤرخى العصر فلم أجد عندهم علما بذالك (الجامع الطيف في فضل مكوابها و بناء البيت

ہرسال مکہ شریف میں 12 رہے الاوّل کی رات کواہل مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ جو کہ شافعی ہیں مغرب کی نماز کے بعدلوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ان لوگوں میں متنوں مذاہب فقہ کے آئمہ،ا کثر فقہاء، فضلاءاوراہل شہرہوتے ہیں۔ان کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں وہاں جا کرمولد شریف کے موضوع پر خطبہ ہوتا ہے اور پھر بادشاہ وقت، امیر مکہ اور قاضی شافعی (منتظم ہونے کی وجہ ہے) کے لیے دعا کی جاتی ہے اور پیا جا کہ مورز کی وجہ ہے) کے لیے دعا کی جاتی ہے اور پیا جاتا ہے جاری رہتا ہے اور عشاء سے تھوڑ اپہلے مجرحرام میں آجاتے ہیں مقام ابراہیم علیہ السلام پر اکشے ہوکر دوبارہ دعا کرتے ہیں۔ اس میں بھی تمام قاضی اور فقہاء شریک ہوتے ہیں پھرعشاء کی نماز اوا کی جاتی ہے اور پھر الوداع ہوجاتے ہیں۔ (مصنف فرماتے ہیں) جھے علم نہیں کہ بیسلسلہ کس نے شروع کیا تھا اور بہت ہے ہم عصر مؤرخین سے پوچھنے کے باوجود اس کاعلم نہیں ہوسکا۔

4۔ روزِ پیدائشِ آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مکہ میں بڑی خوشی منائی جاتی ہے۔اس کو "عید یومِ ولا دت رسول اللہ" کہتے ہیں۔اس روز جلیبیاں بکٹرت بکتی ہیں۔حرم شریف میں حنفی مصلے کے بیجھے مکلف فرش بچھایا جاتا ہے۔شریف اور کمانڈر حجاز مع سٹاف کے لباس فاخرہ زرق برق پہنے ہوئے، آگر موجود ہوتے ہیں اور حضرت رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولا دت پر جاگر تھوڑی دیر نعت شریف پڑھ کر واپس آتے ہیں۔ حرم شریف سے مولد النبی تک دو رویہ اللہ نیوں کی قطاریں روشن کی جاتی ہیں اور راستے میں جو مکانات اور دکانیں واقع ہیں ان پر روشنی کی جاتی ہے۔ جائے ولا دت اس روز بقعہ نور بنی ہوتی ہے۔ جاتے وقت اس کے آگے مولود خوان نہایت خوش الحانی سے نعت شریف پڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اار رکتے الاوّل بعد نما نے عشاء حرم محترم میں محفل میلا دمنعقد ہوتی ہے۔ آل بجے شب تک نعت، مولد اور ختم شریف پڑھتے ہیں اور رات مولد النبی مقام ولا دے نبی اگر م صلی الله علیہ وآلہ وسلم پر مختلف جماعتیں جاکر نعت خوانی کرتی ہوں۔

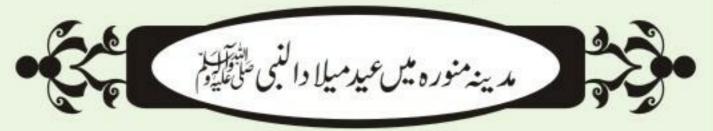
اارئے الاوّل کی مغرب ہے۔ ان وقول میں اللّٰ کہ بہت جش کرتے ، نعت پڑھے اور قعد جیاد ہے ترکی تو ہے خاند سرکرتا ہے۔ ان وقول میں اللّٰ کہ بہت جش کرتے ، نعت پڑھے اور کشرت ہے جالس میلا دمنعقد کرتے ہیں۔ (ماہنامہ ' طریقت 'لاہور)

5 ۔ اارئے الاوّل کو مکہ مکر مہ کے درود پوارعین اس وقت تو پول کی صدائے بازگشت ہے گونج اُسے جب حرم شریف کے موذن نے نماز عصر کے لیے اللّٰہ اکبراللّٰہ اکبر کی صدا بلند کی سب لوگ آپس میں ایک دوسرے کوعید میلا دالنبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم پر مبارک باود سے گئے۔ مغرب کی نماز ایک بڑے جمع کے ساتھ شریف ہیں اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم پر مبارک باود سے نہاز اعت فراغت نماز ایک بڑے جمع کے ساتھ شریف القضاف نے خسب دستورشریف مکہ کوعید میلا دکی مبارک باد دی۔ پھر تمام وزراء اور ارکانِ سلطنت ایک عام جمع کے ساتھ جس میں دیگر اعیانِ شہر بھی شامل دی۔ پھر تمام وزراء اور ارکانِ سلطنت ایک عام جمع کے ساتھ جس میں دیگر اعیانِ شہر بھی شامل تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ولا دت کی طرف روانہ ہوا ۔ بیشا ندار جمع نہایت انتظام واحتشام کے ساتھ مولد النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ولا دت کی طرف روانہ ہوا۔ قصر سلطنت سے مولد النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف روانہ ہوا۔ قصر سلطنت سے مولد النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف روانہ ہوا۔ قصر سلطنت سے مولد النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنی رنگ روشی سے رشک جنت بنا ہوا تھا۔ کو مولد النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنی رنگ روشی سے رشک جنت بنا ہوا تھا۔



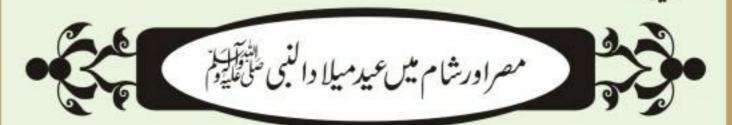
زائرین کا یہ مجمع وہاں پہنچ کرمودب کھڑا ہو گیااورایک شخص نے نہایت موثر طریقے ہے سیرتِ احمد بیسلی الله علیه وآله وسلم بیان کی جس کوتمام حاضرین نهایت خشوع وخضوع کے ساتھ سنتے رہےاورایک عالم سکوت تھا جوتمام محفل پر طاری تھا۔ایسے متبرک مقام کی بزرگی کسی کوحرکت کی اجازت نہیں دیتی تھی اور اس یوم سعید کی خوشی ہر صحف کو بے حال کیے ہوئے تھی۔اس کے بعد شیخ فواد نائب وزیر خارجہ نے ایک برجستہ تقریر کی جس میں عالم انسانی کے اس انقلابِ عظیم پر روشنی ڈالی کہ جس کا سبب وہ خلاصۃ الوجود ذات تھی۔۔۔ آخر میں ایک مقرر نے ایک نعتیہ قصیدہ پڑھا جس کوس کر سامعین بہت محظوظ ہوئے۔اس سے فارغ ہو کرسبھوں نے مقام ولا دت کی ایک ایک کر کے زیارت کی پھرواپس ہوکرحرم شریف میں نمازِعشاءادا کی۔ نمازے فارغ ہونے کے بعد سب حرم شریف کے ایک دالان میں مقررہ سالانہ میلا دسننے کے لیے جمع ہو گئے یہاں بھی مقرر نے نہایت خوش اسلوبی سے اخلاق واوصاف نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم بیان کیے۔ عیدمیلا دی خوشی میں تمام کچہریاں ، دفائر اور مدارس بھی 12رہیج الاول کوایک دن کے لیے بند کردیئے گئے اور اس طرح میرخوشی اور سر<mark>ور ک</mark>ا دن خت<mark>م ہو گیا۔</mark> خدا سے دعا ہے کہ وہ اسی سرور اورمسرت کے ساتھ پھر بدون وکھائے۔ (ماخوذ از اخبار''القبلہ'' مکه مکرمه، ماہنامه طریقت

مندرجہ بالاعبارات ہمیں ماضی قریب کی یا دو ہانی کراتے ہیں جب مکہ کرمہ میں جشنِ عید میلا والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری عقیدت واحترام سے منایا جاتا تھا اور اتنا اہتمام کیا جاتا تھا جس کا تذکرہ کتب ورسائل میں محفوظ ہے لیکن یہی امت آج اس مقدس دن کے موقع پر جواز اور عدم جواز کی بحث میں پڑی ہوئی ہے۔افسوس صدافسوس!!!!!



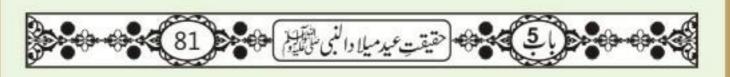
ولأهل المدينة---كثرهم الله تعالى به احتفال و على فعله اقبال و كان للملك

المظفر صاحب "اريك" بذالك فيها اتم العناية و اهتماماً بشانه جاوز الغابة فاثني عليه به العلامة ابو شامة أحد شيوخ النووي السابق في الاستقامة في كتابة الباعث على البدع والحوادث و قال مثل هذا الحسن: يندب اليه و يشكر فاعله و يثني عليه زاد ابن الجزري: ولو لم يكن في ذالك الإارغام الشيطان و سرور اهل الإيمان قال يعني الجزري : و اذا كأن أهل الصليب اتخذوا ليله مولد نبيهم عيداً أكبر فأهل الاسلام أولى بالتكريم و أجدر (مُلَا على قارى، الموردالروى في مولدالني: ١٦،١٥) اہلِ مدینہ (اللہ ان کو کثیر کرے) بھی اس طرح محافل منعقد کرتے ہیں اوراس طرح کے امور بجا لاتے ہیں اور بادشاہ مظفر شاہ اریک اس معاملے میں بہت زیادہ توجہ دینے والا اور حد سے زیادہ اہتمام کرنے والا تھا۔علامہ ابوشامیہ (جوامام نو وی کے شیوح میں سے ہیں اور صاحب استطاعت بزرگ ہیں) اپنی کتاب''الباعث علی البدع والحوادث' میں اس اہتمام پر اس (بادشاہ) کی تعریف کرتے ہیں اور فرماتے ہیں''اس طرح کے اچھے اموراس (بادشاہ) کو پسند تھے اوروہ ایسے افعال کرنے والوں کی حوصلہ افزائی اور تعریف کرتا تھا۔ امام جزری اس پر اضافہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ گوان امور کی بجا آوری سے صرف شیطان کی تذکیل اوراہل ایمان کی شاد مانی و مسرت ہی مقصود ہو۔ آ گے مزید فرماتے ہیں کہ جب عیسائی اپنے نبی کی شبِ ولا دت کو بہت بڑے جشن کے طور پر مناتے ہیں تو اہلِ اسلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کے زیادہ حقدار ہیں کہآ پ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم کے یوم ولا دت پر بے پناہ خوشی ومسرت کا اظہار

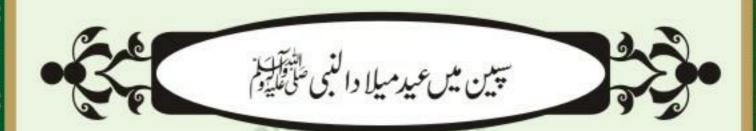


فاكثرهم بذالك عناية اهل مصر والشام، ولسلطان مصر في تلك الليلة من العام اعظم مقام، قال: ولقد حضرت في سنة خمس و ثمانين و سبعمائة ليلة المولد عند الملك الظاهر برقوق رحمته الله ـ ـ بقلعه الجبل العليه ، قرايت ما هالني و سرني وما ساء ني و حررت ما انفق في تلك الليلة على القراء و الحاضرين من الوعاظ والمنشدين و غيرهم من الاتباع والغلمان والخدام المترددين بنحو عشرة الاف مثقال من الذهب ما بين خلع و مطعوم و مشروب و مشموم و شموع و غيرها ما يستقيم به الضلوع و عددت في ذالك خمساً و عشرين من القراء الصيتين المرجو كونهم مثبتين، ولا نزل واحد منهم الا بنحو عشرين خلعة من السلطان ومن الامراء الاعيان قال السخاوى: قلت و لم يزل ملوك مصر خدام الحرمين الشريفين ممن وفقهم الله لهدم كثير من المناكير والشين و نظروا في امر الرعية كالوالد لولده ، وشهروا انفسهم بالعدل ، فاسعفهم الله بجنده و مدده - (مُلِّ على القارى ، المورد الروى في مولد الني صلى الشعايرة آله و سلم)

محافلِ میلاو کے اہتمام میں اہلِ مصراور اہلِ شام سب سے آگے ہیں اور سلطانِ مصر ولادت ہاسعادت کی رات ہرسال محفلِ میلا دمنعقد کرنے میں بلند مقام رکھتا ہے۔ فرمایا کہ میں ۵۸۷ صعبی سلطان ظاہر برقوق کے پاس میلاد کی رات الجبل العلیہ کے قلعہ میں حاضر ہوا۔ وہاں وہ کچھ در کی اور ہوت زیادہ خوش کیااور کوئی چیز مجھے بری نہ گئی۔ میں ساتھ ساتھ کھتا گیا جو بادشاہ نے اس رات قراءاور موجود واعظین ، نعت خواں (شعراء) اور ان کے علاوہ کئی اور لوگوں ، بچوں اور مصروف خدام کوتقر یبادس ہزار مثقال سونا ، خلعیت ، انواع واقسام کے کھانے ، مشروبات ، خوشبو کیں شمعیں اور دیگر چیزیں دیں جن کے باعث وہ اپنی معاشی حالت درست کر سکتے تھے۔ اس وقت میں نے ایسے ۲۵ خوش الحان قراء شار کیے جواپئی مصور کن آ واز سے سب پر فائق رہے اور ان میں سے کوئی بھی ایسانہ تھا جو سلطان اور اعیانِ سلطنت سے ۲۰ کے قریب خلعتیں فائق رہے اور ان میں سے کوئی بھی ایسانہ تھا جو سلطان اور اعیانِ سلطنت سے ۲۰ کے قریب خلعتیں لیے بغیر سٹیج سے اتر ا ہو۔ امام سخاوی کہتے ہیں کہ میرا موقف یہ ہے کہ مصر کے سلاطین جو حریین شریفین کے خدام رہے ہیں ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالی نے اکثر برائیاں اور عیوب ختم شریفین کے خدام رہے ہیں ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالی نے اکثر برائیاں اور عیوب ختم شریفین کے خدام رہے ہیں ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالی نے اکثر برائیاں اور عیوب ختم شریفین کے خدام رہے ہیں ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالی نے اکثر برائیاں اور عوب ختم

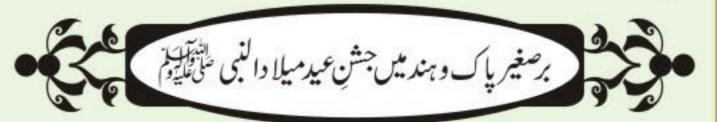


کرنے کی توفیق عطا کررکھی تھی اور انہوں نے رعیت کے بارے میں ایسا ہی سلوک کیا جیسا والد اپنے بیٹے سے کرتا ہے اور انہوں نے قیام عدل کے ذریعے شہرت حاصل کی۔اللہ تعالی اس معاملہ میں انہیں اپنی غیبی مددسے نوازے۔

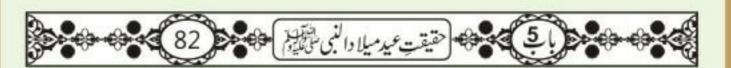


و اما ملوك الانداس والغرب فلهم فيه ليلة تسير بها الركبان يجتمع فيها ائمة العلماء الاعلام فمن يليهم من كل مكان و علوا بين اهل الكفر كلمة الايمان، واظن اهل الروم لا يتخلفون عن ذالك اقتفاء بغيرهم من الملوك فيما هنالك (مُلاَ على القارى، المورد الروى في مولد النبي: ١٨)

سلاطین اندلس اور شاہانِ بلادِمغرب (یوم ولا دیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) رات کے وقت قافے کی صورت نکلتے جس میں بڑے بڑے آئمہ وعلاء شامل ہوتے ، راستے میں جگہ جگہ سے لوگ ان کے ساتھ ملتے چلے جاتے اور بیسب اہلِ کفر کے سامنے کلمہ حق بلند کرتے ۔ میرا گمان غالب ہے کہ اہل روم بھی ان سے کسی طرح بیجھے نہیں تھے اور وہ بھی دوسرے بادشا ہوں کی طرح محافلِ میلا دمنعقد کرتے تھے۔



الاحتفال في بلاد الهند: وبلاد الهند تزيد على غيرها بكثير كما اعلمنيه بعض اولى النقد والتحرير و اما العجم فمن حيث دخل هذا الشهر المعظم والزمان المكرم لاهلها مجالس فخام من انواع الطعام للقراء الكرام و للفقراء من الخاص والعام ، وقراء ات الختمات والتلاوات المتواليات والانشادات المتعاليات و أنواع السرور و



اصناف الحبور حتى بعض العجائز من غزلهن و نسجهن يجمعن ما يقمن بجمعه الاكابر والاعيان و بضيافتهن ما يقدرون عليه في ذالك الزمان، و من تعظيم مشايخهم و علمائهم هذا المولد المعظم والمجلس المكرم انه لا يأباه أحد في حضوره، رجاء إدارك نوره و سروره و قد وقع لشيخ مشايخنا مولانا زين الدين محمود الهمداني النقشبندي قدس الله سرة العلى انه اراد سلطان الزمان و خاقان الدوران همايوب بادشاه تغمده الله و احسن مثواه ان يجتمع به و يحصل له المدد والمدد بسبه فأباه الشيخ، وامتنع أيضا أن ياتيه السلطان استغناء بفضل الرحمن فألح السلطان على وزيره بيرم خان بأنه لابد من تدبير للاجتماع في المكان ولو في قليل من الزمان، فسمع الوزير ان الشيخ لا يحضر في دعوية من هناء و عزاء إلا في مولد النبي عليه السلام تعظيما لذالك المقام، فأنهى إلى السلطان فامرة بتهيئة أسبابه الملوكانية في انواع الاطعمة والأشربة و ممايتمم به و يبخر في المجالس العلمية ، و نادي الاكابر والاهالي، وحضر الشيخ مع بعض الموالي فأخذ السلطان الابريق بيد الادب ومعاونة التوفيق والوزير أخذ الطست من تحت امرة رجاء لطفه و نظرة و غسلا يدا الشيخ المكرم وحصل لهما ببركة تواضعها ولرسوله صلى الله عليه وآلم وسلم المقام المعظم والجام المفخم- (مُلاَ على القارى ، المورد الروى في مولد النبي:١٥،١٥) بلا دِ ہند (ہندوستان) میں میلا دالنبی صلی الله علیه وآله وسلم کی تقریبات ، جبیبا که بلندیا بیدنقاد ، علماء اوراہلِ قلم حضرات نے مجھے بتایا ہے، ہندوستان کےلوگ دوسرےمما لک کی نسبت بڑھ چڑھ کر ان مقدس اور بابرکت تقریبات کا انعقاد کرتے ہیں اور عجم میں جونہی اس ماہِ مقدس اور بابرکت ز مانے کا آغاز ہوتا،لوگ عظیم الشان محافل کا اہتمام کرتے 'جن میں قاری حضرات اورعوام وخواص میں فقراء منش لوگوں کے لیےانواع واقسام کے کھانوں کا انتظام کیا جاتا۔مولود شریف پڑھا جاتا اورمسلسل تلاوت ِقرآن کی جاتی ، با آوازِ بلندنعتیه ترانے (قصیدے) پڑھے جاتے اور فرحت و

خوشی کا متعد دطریقوں ہے اظہار کیا جا تاحتیٰ کہ بعض عمر رسیدہ خوا تین سوت کا ت اور بُن کررقم جمع کرتیں جس سے اپنے دور کے اکابرین اور زعماء کی حسبِ استطاعت ضیافت کرتیں۔میلا دالنبی صلی الله علیه وآله وسلم کی اس بابر کت ومکرم مجلس کی تعظیم کا بیه عالم تھا کہ اس دور کے علماء ومشائخ میں ہے کوئی بھی اس میں حاضر ہونے ہے انکار نہ کرتا، بیامید کرتے ہوئے کہ اس میں شریک ہو کرنور وسروراورتسکینِ قلب حاصل کریں گے۔ایک دفعہ شہنشاہ دوراں، سلطان زمال،شہنشاہ ہمایوں (الله تعالیٰ اس کی بردہ یوشی کرےاوراچھاٹھکانہ دے) نے ارادہ کیا کہوہ ﷺ المشائخ زین الدین محمود ہمدانی نقشبندی قدس سرۂ العزیز کے ہمراہ مجلس منعقد کرے اور ان کے لیے (مالی) مدد کا اہتمام کرے اور بیدرواس (بادشاہ) کے وسلہ سے ہو۔ توشیخ نے آنے سے انکار کر دیاحتیٰ کہ سلطان (شہنشاہ ہمایوں) کواپنے پاس آنے ہے بھی روک دیا کیونکہ وہ بفضلہ تعالیٰ اس ہے مستغنی تھے۔ بادشاہ نے اپنے وزیر ہیرم خا<mark>ن سے اصرار کیا کہ اجتما</mark>ع کی لازماً کوئی تدبیر کی جائے اگر جہوہ محدود و قت کے لیے ہی ہو۔ وزیر نے سنا کہ شیخ محفلِ میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی بھی خوشی یا تھی کی محفل میں شریک نہیں ہوتے ہیں اس (وزیر) نے بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ شاہانہ کھانے اورمشر دبات تیار کیے جائیں اور ایک مجلس علمی کے انعقاد کے تمام اسباب بہم پہنچائے جائیں۔تمام ا کابرین اور کار کنانِ سلطنت کو مدعو کیا تو شیخ اینے بعض مریدین کے ساتھ تشریف لائے۔سلطان نے نہایت ادب ہے لوٹا پکڑااوروز برنے شیخ کی طرف لطف وکرم کی نظر کی امید کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں طشت اٹھائی۔ یوں دونوں نے شیخ کے ہاتھ دھلوائے۔ دونوں کو الله اوررسول کے حضورا پنی عاجزی وانکساری کی وجہ سے بڑا مقام و درجہ حاصل ہوا۔ محدث علامه ابن جوزي رحمته الله عليه اپني كتاب "بيان الميلا دالنبوى الني الياليم "مين فرمات بين: لا زال أهل الحرمين الشريفين والمصرِ واليمن والشام وسائر بلاد العرب عن المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبي التي التي المشرق ويفر حون بقدوم هلال شهر ربيع الاول ويهتمون اهتمامًا بليِّغًا على السماع والقراة لمولدالنبي التَّهَا فِي وينا لون





اس کتاب میں کی گئی تمام بحث ہے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ محبوبِ خدا کی ولا دت باسعادت کی خوشی منا ناسب سے اعلیٰعمل ہے اور بیرہارے اوپر واجب بھی ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں سے ہیں جن کی اُمت میں شامل ہونے کے لئے تمام انبیاء کرام اپنی نبوت چھوڑنے کو تیار تخےاور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ <mark>وسلم کی اُمت می</mark>ں شامل ہونے کی دعا کرتے رہے۔ پھر کتنے افسوس' د کھاور کرب کی بات ہے کہ ہم اپنی سالگرہ منا ئیں ،اپنی بیوی کی سالگرہ منا ئیں ،اپنی اولا د کی سالگرہ منائیں اور اپنی شادی کی سالگرہ منائیں' ندہبی اور سیاسی جماعتیں اپنے سالا نہ اجتماع منعقد کرکے اپنے لیڈروں کی تعریفیں کریں ۔اپنی طاقت عوام کو دکھا کیں جھنڈے لہرا کیں'اپنی جماعت کا یوم تاسیس منائیں' صدسالہ' بچاس سالہ قیام کا جشن منائیں،جلوس نکالیں،ہم اپنے ملک کی آ زادی کا جشن منائیں' حکمران اپنی حکومتوں کی سالگرہ منائیں کیکن اعتراض ہوتو صرف میلا دِمصطفیٰ صلی الله علیه وآله وسلم کے منانے پر۔ تف ہے اس نظریه کی پیروی کرنے والوں پر۔ ضد، انا اور تعصّب حچھوڑ ہے' آئیں! آپ صلی اللّہ علیہ وآلہ وسلم کی ولا دے اس شان ہے منائیں جس شان کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما لک ہیں' سجد ہُ شکر بجالا ئیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو آ پ صلی الله علیه وآله وسلم کا اُمتی بنایا دُرودوسلام پڑھیں' نعت خوانی کریں اورآ پ صلی الله علیه وآلہ وسلم کی شانِ رسالت اور حقیقتِ محدید ﷺ کو بیان کریں تا کہ شفاعت کے حقدار

